www.novelsclubb.com
لاوارث
ناولز کلب
وجیہار حمان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

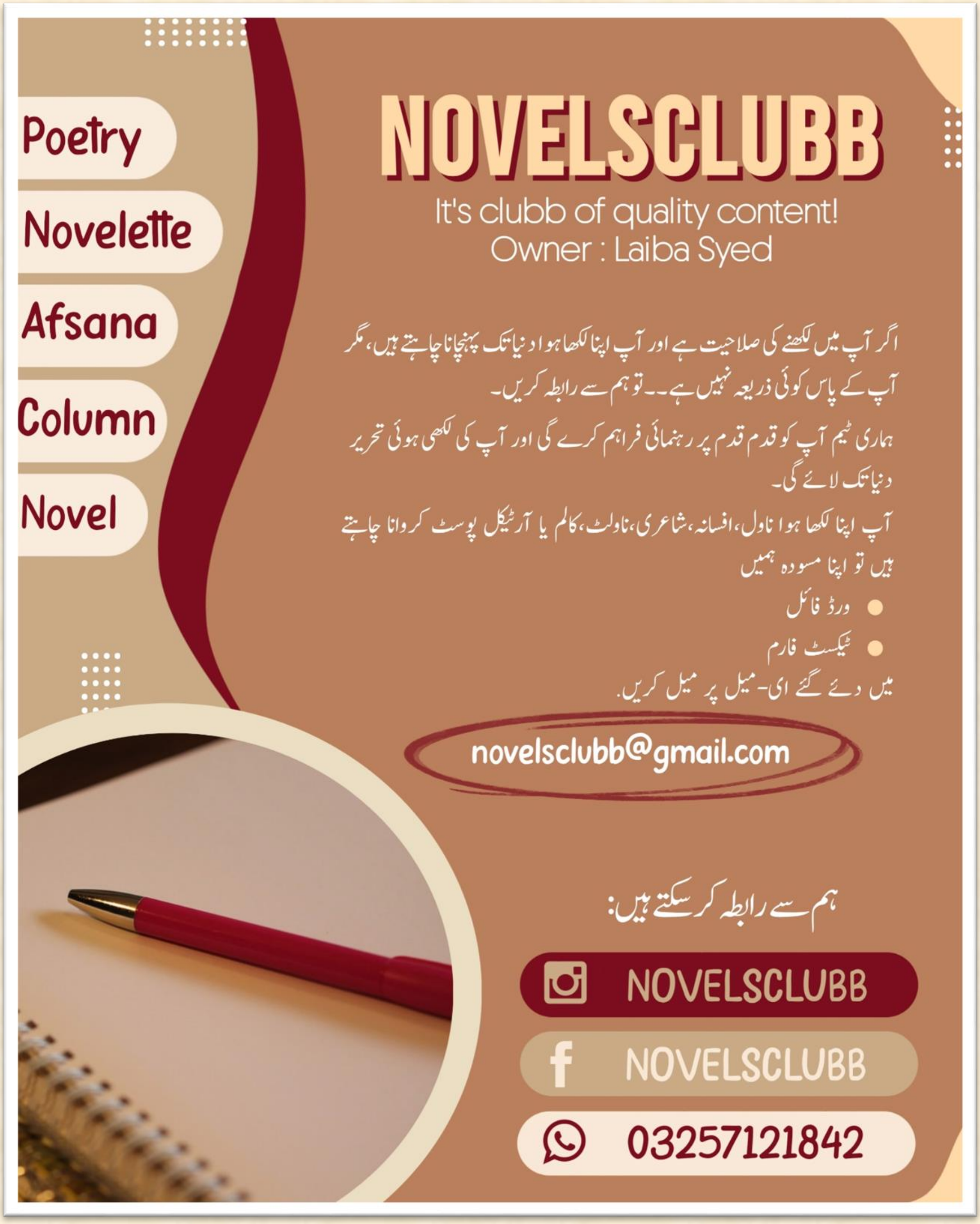
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

لاوارث

از قلم

وجیہار حمان

Clubb of Quality Content!

ایسا لگ رہا تھا وہ پر سکون نیند کی آغوش میں ہے۔اس کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سی مسکان تھی،اس کا چہرہ کھل رہا تھا وہ تکیے کو دو ہاتھوں میں پکڑے سہلا رہا تھا جیسے کوئی اسکا بچھڑا ہوا مل گیا ہو۔سردیوں کی رات تھی وہ اپنے اوپر سفید کمبل اوڑھے ہوئے تھا جو صرف چھاتی تک بازوؤں کے نیچے دھبے ہوئے تھا کمرے کی ایک دیوار گلاس سے بنی تھی جس پر پردہ آویزاں تھا وہ اس کی طرف منہ کر کے سویا تھا لیکن یہ کیا اس کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے لگ رہا تھا کوئی برا خواب دیکھ لیا ہو اس کے چہرے سے پسینہ پانی کی طرح بہنے لگا ہاتھوں میں تھمائے اس تکیے پر جیسے ابر برس رہا ہو وہ اب کانپ رہا تھا اس کے ہاتھ اسکے پاؤں اسکا پورا بدن کانپ رہا تھا۔اب اس کے قابو سے باہر تھا کہ وہ اس تکلیف بھرے۔لمحے میں نیند کی آغوش میں سویا رہے اور یک دم آٹھ کر بیٹھ گیا سردی تھی مگر اس کے جسم میں گرمی کی لہر دوڑ رہی تھی اپنے اوپر سے کمبل ہٹا کر سائیڈ پر رکھی ٹیبل سے

پانی کا گلاس بھرا اور اپنے سوکھے لبوں کو سیراب کیا اور پیچھے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی تا کہ خواب کے اثر سے باہر نکل آئے۔

وہ اندھیرا کمرہ جس کو دیکھ کر کسی کو بھی خوف آنے لگے،دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا وہ شہیریار کی مما تھی۔

"اتنا اندھیرا کیا ہوا ہے دل نہیں گھبراتا تمھارا" کمرے کی لائٹس آن کر کے شیشے سے پردہ ہٹا کر اس نے پورا کمرہ روشن کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا کر رہی ہے مما آنکھوں میں چبھ رہی ہے یہ روشنی"

"انکھوں میں چبھے کی کیوں نہیں ہر وقت اندھیری گفا میں بیٹھے رہتے ہو خوف نہیں آتا تمہیں" ثمینہ بیگم اپنی اولاد کی لاپرواہی پر اسے کھوسی

"اور تمہیں اتنا پسینے کیوں آ رہا ہے اتنی سردی میں تمہاری شرٹ بھی پوری گیلی ہو چکی ہے" وہ اس کے پاس اکر بیٹھ جاتی ہے

"کچھ نہیں مما بس ویسے ہی" شہیریار اپنے تھکے ہوئے چہرے کو جھکا کر بولا

"اچھا فریش ہو کے نیچے آجاؤ بابا ویٹ کر رہے ہیں تمہارا ناشتے پر"

"جی میں آتا ہوں"

"کہاں ہے تمہارا صاحب زادہ اٹھا کہ نہیں"حماد صاحب ناشتے کے ٹیبل پر اپنے بیٹے کا انتظار کر رہے تھے

"اٹھ گیا ہے بس آنے والا ہے"ثمینہ بیگم بولی

"السلام علیکم"وہ السلام کرتے ہوئے نکلنے لگا

"ارے صاحب زادے اب آ ہی گئے ہیں تو ہمارے ساتھ بیٹھ بھی جائے تھوڑی دیر اس دنیا میں تمہارے ماں باپ بھی زندہ ہے"

"ابو ضرور بیٹھتا مگر دیر ہو رہی ہے یونیورسٹی کے لیے اللہ حافظ ابو،اللہ حافظ امی"

"شہیر یار بیٹا ایک سیکنڈ رکھو"وہ کچھ بریڈ جلدی سے پیک کر کے شہر یار کو پکڑا دیتی ہے" جاتے ہوئے کھا لینا"

"مگر امی میں کھالوں گاناباہر سے کچھ"

"کوئی بہنانے نہیں سنوں گی تمہارے مجھے پتہ ہے تم بھول جائے گا پھر"

وہ کرسی پر ایک ٹانگ اوپر رکھی اور دوسری زمین پر رکھی بیٹھی تھی دونوں ہاتھوں میں موبائل پکڑ کر انگھوٹے کو موبائل کی سکرین پر پھیر رہی تھیوہ کسی سے میسج کر بات کر رہی تھی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ ایسی تھی کہ گویا اس نے زبردستی اپنے ہنسی قابو کر رہی ہو اس کے گال سرخ ہو رہے تھے بال ایک سائیڈ پر گرے ہوئے تھے مہرون لپسٹک لگائی ہستے ہوئے سفید دانت چمک رہے تھے پینٹ شرٹ پہنی کسی ماڈل سے کم نہ تھی

"کیوں ہنس رہی ہو" زیمل نے دیکھا اس کی مما اسے گور کر دیکھ رہی تھی

"کچھ نہیں وہ دوست سے بات کر رہی تھی" اس نے موبائل بند کر کے گھبراتے ہوئے بولی

"ایسی کون سی دوست ہے جو بات کرتے ہوئے اتنا شرما رہی ہو"

وہ نیچے دیکھتے ہوئے امی کی باتیں سن رہی تھی

"ادھر دو اپنا فون" سنجیدہ بیگم نے اپنا ہاتھ اگے بڑھایا اپنا فون دے دیا سنجیدہ بیگم نے تلاشی لی مگر کچھ نہ ملا پھر غصے سے گور کر فون واپس کر دیا

"نیچے آؤ تمہارے بابا جانے لگے ہیں تمہیں بس سٹاپ چھوڑ آئیں"

"جی" زیمل نے اپنے موبائل سے مما کے آتے ہی میسجز ڈیلیٹ کر دیے تھے تبھی سنجیدہ بیگم کو کچھ نہ ملا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"زیمل بیٹا اج سٹاپ پر کوئی ہے کیوں نہیں"

"وہ ابّو آج صرف ہم میڈیکل کالج والو کو جانا ہے اور کالج تو صرف میں ہی جاتی ہوں سکول والوں کو چھٹی ہے"

تیمور صاحب سوچ میں پڑ گئے "زیمل بس میں اکیلی ہو گی چلو میں چھوڑ آو تمہیں کالج" زمل نے حامی میں سر ہلایا۔

"کیاڈاکٹر ذیشان فری ہیں" مجھے ان سے ملنا ہے میری اپوائنٹمنٹ تھی"

"ایک منٹ صبر کریں میں پتا کرتا ہوں"

"ہیلو ڈاکٹر ذیشان اپ سے پیشنٹ ملنے ائے ہیں ان کی اپوائنٹمنٹ تھی اپ سے""اوکے"

"اب جاسکتے ہیں وہ فری ہیں""جی شکریہ"وہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔

"السلام علیکم کیسے ہیں اپ"شیریار ڈاکٹر کر روم میں داخل ہوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وعلیکم السلام آئے بیٹے"

"اپ جیسے نوجوان کو کیسے ضرورت پڑ گئی ڈاکٹر کی"

ڈاکٹر نے اسے دیکھا تھا اس کے حسن پر حیرت ہوئی انہیں لگا نہیں تھا کہ اتنے چاق و چوبند آدمی کو بھی اپنی پریشانی ہو سکتی ہے اگر زندگی میں سب کچھ حسن ہی ہوتا تو دنیا میں کوئی سائیک ایکٹریس ڈاکٹر کو پہچانتا ہی نا اپنی دنیا میں مگن رہتے اور عیاشیاں کرتے رہتے۔

"اچھا جی نوجوانوں میں احساسات نہیں ہوتے کیا"وہ مسکرا کر بولا

" نہیں ایسی کوئی بات نہیں!! آپکی آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہے "وہ اس کے چہرے کی پریشانی کو پڑھ رہا تھا۔ڈاکٹر آخر کس کام کے ہیں جو کام اپنے نہیں کر سکتے جو باتیں اپنے نہیں سمجھ سکتے وہ شفاء ڈاکٹرز کے پاس ہے لیکن زمانہ ان لوگوں کو پاگل سمجھتی ہے جو سائیک ایکٹریس کے پاس جائیں اس لئے تو آدھی دنیا ڈپریشن اور دماغی بیماریوں کے امراض میں مبتلا ہے۔

"رات کو سو نہیں پایا، خواب آتا جب جب سوتا ہوں"

" کیسا خواب "

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیمل کلاس میں موجود ہو کر بھی غیر حاضر تھی اس کی ٹیچر اسے کافی دیر سے نوٹ کر رہی تھی

"زیمل اٹھو، جو میں نے ٹاسک دیا تھا کل وہ یاد کیا ہے سناؤ"

"جی کونسا ٹاسک "وہ یاد کر کے آئی تھی مگر وہ ذہنی طور پر غیر حاضر ہونے کی وجہ سے ان کی بات کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"ہاں !!!!کونسا ٹاسک، کہاں سوچوں میں گم ہو، کھڑی ہو جا کر پیچھے دیوار کے ساتھ" وہ گئی

دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے گرتے

اس کے کتاب میں ضبط ہوتے جاتے ہیں میم نے اسے نوٹ کیا تو انھیں اور غصہ آیا

" کیوں رو رہی ہو، ادھر آو، میرے کلاس میں رونا دھونا نہیں چلے گا، اتنی دیر سے کھڑی ہو

کچھ یاد ہوا، سناؤ جو یاد کیا ہے سناؤ جو یاد کیا ہے "وہ خاموش کھڑی رہی "میں تم سے بات کر

رہی ہوں سنائی نہیں دیتا "زیمل رونے لگ گئی اسے بات بات پر رونا آجاتا، "میں بتا رہی ہو

میری کلاس میں کمزور بننے کا ناٹک نہیں چلے کا "وہ بہت غصے میں تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

" آنسو خود ہی نکل آتے ہیں میں کیا کروں اب اسکا "زیمل معصومیت سے بولی !

"خود کیسے نکل آتے ۔۔۔۔۔۔ یہ کوئی بہانا نا ہوا کیا تم پاگل ہو جو خود بخود نکل آئے ۔۔۔

بہت محبتیں ہو گئی ہیں عاشق کی اولاد ۔۔۔۔۔۔ جاؤ نکل جاؤ میری کلاس سے "

" کیا سوچ رہی تھی تم جو میم نے تمہیں اتنا ڈانٹا "ماہ نور اس کی دوست تھی اس سے پوچھنے لگی

ـ

"کچھ نہیں بس یوں ہی میرا کلاس میں دل نہیں لگ رہا تھا"

"کیا ہو گیا ہے تمہیں"

"کچھ نہیں ہوا یار میں خوش ہوں بس کلاس میں دل نہیں لگ رہا تھا"

"کلاس میں دل کیوں نہیں لگتا تمہارا ہر وقت سوچ میں گم رہتی ہو" زیمل اسکا جواب دیئے بغیر پھر سے سوچ میں پڑ جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"گھر آگئی تم زیمل"

"اسلام علیکم مما"

وعلیکم السلام، آکے کھانا کھالو"

"نہیں مما، مجھے بھوک نہیں ہے میں نے نہیں کھانا"

"ایک تو تمہارے نخرے" سنجیدہ منہ بنا کر کیچن چلی جاتی ہے۔ زیمل فریش ہو کر وضو کر

کے اپنے لیے جائے نماز بچھا کر اللہ کے بارگاہ میں حاضر ہونے کو کھڑی تھی وہ اپنا دل ہلکا کرنے کو جانماز پر کھڑی تھی، بے شک دنیا جہاں سے تنگ آ کر بالآخر انسان اللہ کے قدموں میں ہی گر جاتا ہے، بے شک وہی ہے جو دل کا حال جانتا ہے، بے شک وہی ہے جو اپنے بندوں کو دلاسہ دیتا ہے، بے شک وہی ہے جو ہر گناہ کے بعد بندے کی ایک توبہ پہ اسے معاف کر دیتا ہے، بے شک وہی ہے جو نوازتا ہے خوشیوں سے اور کرتا ہے بندے کو پرسکون۔

زمل نماز پڑھ کر اللہ سے دعا مانگتی ہے

"یا اللہ، یا اللہ تو میرا پاک رب، میرا مالک، میرا رازق، میری زندگی سے دکھوں کو ختم کر دے، بے شک تو بڑا رحیم ہے اور کون ہے مجھے سمجھے بس تو ہی ہے جس کے واسطے سب برداشت کیا، بس اب تو میرے دل کو وسعت عطا کر میرے صبر کو مضبوطی عطا کر اور مجھے معاف کر میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تو بڑا عظیم ہے، میں تیرا گناہ گار بندہ ہوں اس بندے کی کوتاہیوں کو معاف کر" اب وہ پرسکون تھی"

بے شک دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے

اس کے سر میں بہت درد تھی وہ اس چیخ و پکار میں سونے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی بہنوں نے شور مچا رکھا تھا۔ قہقہہ کی گونج آسمانوں تک رسائی حاصل کرنے کی طاقت رکھتی تھی۔

"ارم، ثانیہ اس کمرے سے جاؤ میں سو رہی ہوں ناں دیکھ نہیں رہا، تم لوگوں میں احساس نام کی کوئی چیز ہے یہ نہیں" وہ دونوں آنکھیں پھیر کر باہر نکل گئی

"مما زیمل پاگل ہو گئی ہے بلاوجہ ہمیں کمرے سے نکال دیا ہر وقت رعب جماتی رہتی ہے"

"کوئی بات نہیں پاگلوں سے بحث نہیں کرتے" زیمل انکی سب باتیں سن رہی تھی مگر۔ وہ ان باتوں کو نظر انداز کر کے سو جاتی ہے۔

شہیر یار دکان سے گلاب کے پتے خریدنے کھڑا تھا" بھائی جان ایک تھیلی یا دو" دکاندار اس

سے پوچھنے لگا تبھی ایک بچہ بھاگ کر آیا" انکل! مجھے بھی ایک تھیلی دے دے اللہ آپ کے کام میں برکت کرے، اپنی ماں کی قبر پر ڈالنا ہے مٹھی بنجر پڑی ہے "وہ دکھ بھری انداز میں بولا

"ارے جاؤ بچے ہم خود غریب لوگ ہے ہمیں بھی اپنا گھر چلانا ہے تجھے مفت میں دے دے تو ہم کیا کرے پھر "دکاندار نے ترس نا کھایا۔

"ایک کام کریں آپ دو تھیلیاں دے دیں"شہیر یار نے اس بات کا جواب دیا جو بچے کے آنے سے نادے سکا"یہ آپ کی دو تھیلیاں"شہیر یار نے ان دو تھیلیاں میں سے ایک تھیلی اس بچے کو دیں"یہ لو بیٹا"وہ بچہ خوشی سے جھومنے لگا۔

"تم تو یہاں سکوں سے سو رہی ہو مگر میرا کیا مجھے تو تم نے اکیلا کر دیا ناں اس مطلبی دنیا میں جہاں کوئی کسی کا نہیں سب اپنے اپ کے ہیں میں کس کے سہارے جیوں، مجھے جینے کا کوئی حق نہیں میں تمہیں بچا نہ سکا، ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا ناں تم نے، کہاں گیا وہ وعدہ کیا

تمہیں ڈر نہیں لگا اس بات سے کہ, "جو وعدہ پورا نا کرے وہ ہم میں سے نہیں"

"شہیر یار!" آس پاس سے آواز آئی،اس نے بائیں جانب دیکھا کوئی کھڑا دیکھائی دیا وہ کوئی اور نہیں نایاب تھی جس کی قبر پر بیٹھا وہ رو رہا تھا وہ اسے دیکھ کر ہوش میں نا رہا "نایاب تم زندہ ہو"

"جو مجبوری سے وعدہ پورا نا کرے اس پر کوئی گناہ نہیں بس اس لئے ڈر نہیں لگا"۔

وہ اس کے پاس جانے لگا،وہ وہاں سے غائب ہو گئی

"نایاب !نایاب ! کہاں گئی،نایاب،واپس آؤ،میں تمہیں دوبارہ نہیں کھونا چاہتا،واپس آو نایاب"مگر وہ مایوس ہو کر اس کی قبر سے سر لگا کر سو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیمل موبائل پر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

- تمہیں پتا ہے آج میرے ساتھ کیا ہوا

اب کیا ہو گیا تمہارے ساتھ

تمھاری وجہ سے مجھے ڈانٹ پڑی

میری وجہ سے کیوں ؟؟

میں کلاس میں تمھارے بارے میں سوچ رہی تھی کلاس کی طرف دھیان ہی نہیں تھا میم

نے پکڑ لیا اور خوب کلاس لی میری۔

اووہ! میں تمہیں اتنا اچھا لگتا ہوں کیا

ہاں تمہیں تو ہو جو مجھے سمجھتے ہو اور سب سے بڑھ کر میرے دوست ہو

صرف دوست

مما آرہی ہے بعد میں بات کرتی ہوں

ٹھیک ہے ایک تو تمھارے گھر میں پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہیں۔

"سر کا درد کیسا ہے اب"

"ٹھیک ہے مما"

نوولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چائے بنادوں"

"جی بنادیں" میں فریش ہو کر آتی ہوں ابھی ابھی سو کر اٹھیں ہوں"

"ہاں ٹھیک ہے جلدی سے ہو اؤ"

جیسے ہی زیمل واشروم جاتی ہے سنجیدہ بیگم اسکا فون اٹھا کر چیک کرتی ہے تو انھیں پتا چلتا ہے کہ زیمل کسی لڑکے سے بات کر رہی ہے، پھر وہ چائے بنانے کیچن چلی جاتی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ لو تمھاری چائے"

"ٹھیک ہے مما" سنجیدہ اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے

"یہ زین کون ہے"

"کون زین"

"انجان مت بنو"

"میں نہیں جانتی کون ہے"

"اچھا تو پھر یہ کون ہے جس سے تم دن رات باتیں کر رہی ہو" وہ غصے ہو گئی

"تو کیا ہو گیا اگر میں کسی ایسے انسان سے باتیں کر رہی ہو جو کم از کم مجھے سمجھتا تو ہے"

"ہم مر گئے ہیں کیا، جو تمہیں دوسرے لوگوں کی محبت کی ضرورت پڑ رہی ہے"

"آپ سمجھتی ہی کہاں ہے مجھے، آپ کو تو ثانیہ پیاری ہے، میں تو کوئی ہوں ہی نہیں آپ کیلئے ہمیشہ آپ نے اسے مجھ پر فوقیت دی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہیں گی آپ"

"تو اسکا مطلب ہے کہ تم نامحرم کو دوست بناؤ"

"یہی تو مسئلہ ہے، آپ اپنی غلطی مانتی ہی کہاں ہے، نہ آپ سمجھتی ہے مجھے نا کوئی اور بس وہی ہے جو مجھے سمجھتا ہے اس کے باوجود میں اسے دوست نا بناؤ تو کیا کروں"

"کان کھول کر میری بات سن لو اگر آئندہ تم نے اس سے بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

"آ اور کتنی بری بنیں گی میرا بچپن تو چھین لیا ہے آپ نے آٹھ سال کی عمر میں ہی اور وہ ثانیہ پندرہ سال کی ہو گئی مگر اب بھی آپ کیلئے بچی ہے اپ کو اب بھی میری فکر نہیں ہے

آپ کو یہ فکر ہے کہ لوگ لیا کہیں گے"

"تو اس پوری دنیا میں تمہیں یہ لڑکا ہی ملا تھا جس کو تم نے رازدان بنا لیا"

"دوستوں سے بھروسہ اٹھ گیا ہے میرا مما۔ ہر کوئی دھوکہ دیا مجھے اکیلی رہ گئی ہوں میں اس دنیا میں، کبھی پوچھا آپ نے مجھ سے میرے دوستوں کے بارے میں کہ وہ میرے ساتھ کیا کرتے آرہے ہیں، مجھے اب لڑکیوں سے دوستی نہیں کرنی"

"اچھا تو جب یہ لڑکا تمھارا بھرم توڑے گا ناں پھر پتا چلے گا"

"دیکھا مما آپ اسی طرح لڑتی رہتی ہے مجھ سے میرا درد سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی اگر میری جگہ میری بہن ہوتی ناں تو آپ خوشی خوشی اسے گلے لگا لیتی"

"تو کیا چاہتی ہو تمہاری شادی کر دیں اس سے"

"نہیں امی، وہ میرا بس دوست ہے اور کچھ نہیں"

"تمھارے دل میں میرے لئیے اتنی نفرت زیمل، میں نے سوچا نہیں تھا میری اولاد مجھ سے اتنی نفرت کرے گی"

"آپ کی بس تین اولاد ہے، ارم، ثانیہ اور عدنان"

"ٹھیک ہے جو کرنا ہے کرو اگر کچھ ہوا ناں تو میں تمھارا ساتھ نہیں دینے والی"

"آپ نے میرا ساتھ نہیں دیا ہی کب ہے"

سنجیدہ وہاں سے چلی جاتی ہے

شہیر یار کو گھر میں داخل ہوتے ہی لیونگ روم سے ہنسنے کھلنے کی آوازیں آئی "یہ کون ہے اندر" جیسے ہی وہ لیونگ روم میں داخل ہوا اس کے پھوپھا، پھوپھی اور بیٹی جو ماں باپ کی اکلوتی تھی گھر آئے تھے، صوفے پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ "السلام علیکم"

"شہیر یار آو بیٹھو ہمارے ساتھ" پھوپھا بولے

"نہیں پھوپھا میں فریش ہو لوں پھر آتا ہوں"

شہیر یار شاور لیکر واشروم سے باہر نکلا تو سامنے رابیہ (پھوپھو کی بیٹی) کھڑی تھی وہ جلدی سے

واشروم میں واپس گھس گیا اور دھڑام سے دروازہ بند کیا" تم کیا کر رہی ہو یہاں"

مجھے میڈ نے یہ کپڑے دیئے کہہ رہی تمہیں دے دوں"

" ٹھیک ہے وہاں بیڈ پر رکھ دو میں لے لونگا, اور سنو کمرے کا دروازہ بند کر کے جاؤ" تھوڑی

دیر بعد دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تو شہیر یار واشروم سے باہر نکلا اور کپڑے پہن لیا"

ایسے کون کسی کے کمرے میں بنا بتائے گھستا ہے کپڑے بھی نہیں پہنے میں نے "وہ خود

سے بڑبڑایا رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زین مما کو پتا لگ گیا ہے کہ میں تم سے باتیں کرتی ہوں۔

کیا کہہ رہی تھی تمھاری مما

کہہ رہی تھی میں تم سے باتیں نا کیا کروں

تو کیا اب تم نہیں کرو گی۔

پتا نہیں

کیا مطلب پتا نہیں صحیح سے جواب دو

تم میری مما کو بتاؤ گے کہ ہم صرف دوست ہے انہیں یقین دلاؤ کہ ہم صرف دوست ہیں۔

تم مما کو بولو! نہیں کروں گی بات اور میرا نمبر لڑکی کی نام سے سیو کر لو

اگلے دن

زیمل مجھے اپنا موبائل دینا مجھے کچھ کام ہے" عدنان زیمل سے اسکا فون مانگا۔

"کیا کرنا ہے تم نے میرے فون کا"

"مجھے اپنے موبائل سے کنیکٹ کرنا ہے میرا پیکج ختم ہو گیا ہے"

"ٹھیک ہے کر لو"

عدنان زیمل کے موبائل کا واٹس ایپ اپنے موبائل میں لنک کرتا ہے اب زیمل جو بھی میسجز کرتی وہ عدنان کے موبائل میں بھی شو ہو جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں رابیہ کیسی لگی "ثمینہ شہیریار سے پوچھیں

"کیوں پوچھ رہی ہے "شہیریار سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا پڑھ رہا تھا ثمینہ کا سوال سن کر ان کی طرف دیکھا اور پیچھے ٹیک لگائی۔ "بھئی مجھے لگا تمہیں پسند ہو تو تمھارے لئے مانگو۔"

"مما آپکو کتنی بار بتایا ہے کہ مجھے نہیں کرنی شادی آپ سمجھتی کیوں نہیں میں نہیں کر سکتا کسی اور سے شادی"

"زندگی بھر ایسے ہی بیٹھے رہو گے "وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتی ہے "رہ لو گے ایسے پوری زندگی"

"رہ لو گا مما بس اب آپ مجھے تنگ نا کریں "وہ جان چھڑ انے والے انداز میں بولا

"میں مانتی ہوں تمھارا درد بڑا ہے مگر مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا یہ تو دین میں بھی نہیں ہے، کیوں اپنی زندگی برباد کر رہے ہو"

"میں اپنی زندگی برباد نہیں کر رہا مما میں وعدہ نبھا رہا ہوں میں نے نایاب سے وعدہ کیا تھا میں کسی کو اس کی جگہ نہیں دو نگا"

"بیٹھا جگہ دل میں ہوتی ہے وہاں اسے ہمیشہ آباد رکھو تم مگر آپنی زندگی مت خراب کرو

۔۔۔ دیکھو میں مانتی ہوں تمہارا دکھ بڑا ہے اور ہر کسی کو ایسا ہی لگتا ہے کہ اسکا دکھ بڑا ہے،

مگر کیا ہر کسی کا دکھ بڑا ہے نہیں بلکہ انسان کمزور ہے،اسلئے میرا بچہ ضد نا کرو اور بہادر بنو

۔۔۔۔ بے شک صبر کا پھل بہت بڑا ہے"

وہ مما کی باتیں سن کر خود کو روک نا پایا اور گلے پل کر رونے لگا۔ "صبر رکھو بیٹھا خدا صبر

کرنے والوں کو پسند کرتا وہ کسی کو اتنا درد نہیں دیتا کہ وہ برداشت نا کر پائے وہ بہت رحیم

ہے وہ اپنے پیارے بندوں کو آزماتا ہے،بس اب یہ بندے پر ہے کہ سیدھا راستے پر چلے یا

بیٹھک جائے،بیٹھا بھٹکنا مت"

" بھٹکنے سے مراد کیا ہے مما" وہ مما کے سینے سے جدا ہو کر پوچھا" کچھ لوگ اپنے درد کو اتنی

اذیت کا سبب بنا دیتے ہے کہ انہیں صحیح غلط کی پہچان نہیں رہتی وہ اپنے آپ کو پرسکون

کرنے کیلئے کچھ بھی کر جاتے ہیں وہ سب کر جاتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ سکون

دینے والا تو صرف اس ذات کی ہے،اس پروردگار کی ہے جس کو کیا ضرورت ہمارے

سجدوں کی،جنات ا،فرشتے،درخت،پودے،پرندے،جانور یہ پوری کائنات اسکا سجدہ کرتی ہے۔۔۔۔ کیا اس کے پاس سجدوں کی کمی ہے، کیا وہ ہمارے سجدوں کا طلبگار ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ہم سجدے نا کریں تو اس کی شان میں کمی نہیں آئے گی،ہم صرف سجدے اپنے سکون کیلئے اپنے قبر کیلئے پڑھتے اگر تم نہیں پڑھو گے تو نقصان تمھارا ہی ہو گا۔"

"لیکن مما اللہ نے یہ کائنات کیوں بنائی"

"تاکہ دیکھا جائے ہم میں سے کون سب سے پسندیدہ عمل کرتا ہے،یہ دنیا اللہ نے اتنی پیاری بنائی ہے تاکہ دیکھا جائے کون اس کی خوبصورتی کو چھنتا ہے اور کون اپنے رب کی تعریف بیان کرتا ہے۔"

"لیکن مما اگر ہم ہی نا ہوتے تو کیسی جنت اور کیسا دوزخ،ایک سوال میرے دل میں آرہا ہے مگر سمجھ نہیں آرہا کیسے کہوں"

"بیٹا دل میں بغض رکھنے سے اچھا وہ بات کہہ ڈالو"

"کیا اللہ نے مزے کیلئے یہ دنیا بنائی، کیا ہم بس ایک مہرا ہے"

"چلو ایک مثال دیتی ہوں، اگر کوئی شخص ایک بہت عالیشان بنگلہ بناتا ہے اور کوئی اور آکر اسے بول دے کہ یہ تم نے مزے کیلئے بنایا ہے، تو اسکا جواب کیا ہو گا"

"ظاہر ہے وہ اتنا بڑا بنگلہ اپنے مزے کیلئے تو نہیں بنائے گا"

"وہی تو اس کے پس اور بہت سے ذرائع ہو نگے مزے کرنے کیلئے تو اس نے وہ بنگلہ ہی کیوں بنایا کوئی مقصد ہو گا نا اسکا، لیکن اسکا مقصد صرف اسے ہی پتا ہے، اللہ نے یہ کائنات ہمارے لئے بنائی ہے کیا تم سمجھتے ہو خود کو اس لائق"

"میں تو ایک عام سا انسان ہوں، اور اعمال بھی کچھ اچھے کچھ برے، اس پوری کائنات کا مستحق میں خود کو نہیں سمجھتا"

"مگر اللہ نے تمیں اسکا حقدار سمجھا"

"مما اگر اللہ نے یہ دنیا بنانی تھی اور ہمیں پیدا کرنا تھا تو اس نے شیطانی راستہ کیوں پیدا کیا"

"پھر وہ تم کو اس دنیا میں بھیجتا کیوں سیدھا جنت کیوں نہیں بھیجا، وہ اگر تمہیں اتنا سب کچھ دیں، یہ کائنات، یہ دنیا، یہ نظام، یہ جسم، یہ سانسیں، یہ حسن، یہ نور، یہ آنکھیں، یہ پھل، یہ پھول، یہ

چھت، یہ زمین اور بدلے میں تمہیں ایک چھوٹی سی آزمائش میں ڈال دیں تو کیا تم اس میں بھی دغا کرو گے "شہیر یار خاموش تھا" تمہیں یہ ڈر ہے ناں کہ کہیں تم غلط راستے پہ نا چلو"

"جی مما اگر ایسا ہوا تو" "پتا ہے اللہ نے اپنے بندے کو کیا بولا ہے" "کیا بولا ہے مما" "جو میرے بندے ہونگے وہ کبھی نہیں بھٹکیں گے، شیطانی قوت تمہیں اپنی طرف کھینچیں گی مگر تمھارا ایمان مضبوط ہو گا تو وہ طاقت تمہیں نہیں بیٹھک پائے گی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ممایہ شور کیسا ہے، باہر سے شور کیوں آرہا ہے اتنا" ارم سنجیدہ سے بولی!

"بیٹا وہ شاید محلے میں کوئی لڑائی ہو رہا ہے"

"اچھا کیوں لڑ رہے ہیں" "میرے پیچھے لڑ رہے، وہ طنزیہ بولی۔۔۔ ابھی مجھے کیا پتا تیمور صاحب آتے ہیں تو پوچھ لینا" اتنے میں وہ دروازہ کھول کر اندر آئے "پتا نہیں کیا ہو گیا ہے لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ لڑتے رہتے ہیں" تیمور بولے

"جس بات پہ لڑ رہے تھے، وہ کرایے کے گھر کا کرایے دار نے کیچن کی برتن رکھنے والی

الماری توڑدی تھی،مالک مکان نے ڈانٹا تو اس عورت کا شوہر لڑنے لگا، پھر ہاتھا پائی بھی ہو گئی،میں نے کہا لڑنا بند کرو میں ٹھیک کردونگا،مالک مکان نے کہا آپ کیوں کریں گے ٹھیک جس نے تھوڑا وہ ٹھیک کریں۔۔۔۔ خیر میں نے ٹھیک کر کے بات ختم کردی"

"آپ تھک گئے ہونگے"

"نہیں میں اپنے گھر کی چیزیں بھی تو ٹھیک کرتا ہوں"

"تب میں آپکا خیال رکھتی ہوں،پانی شانی،چائے وائے پلاتی ہوں، توناں"

"اچھا اب پلادو بہت پیاس لگی ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارم وہی پہ کھڑی تھی"ارم جاؤ ابو کیلئے چائے بنادوں میری کمر بہت میں درد ہورہا ہے میں ذرا لیٹ جاؤں"

"اچھا لاتی ہوں"وہ کچن میں جانے لگی سامنے سے زیمل نے اسے دیکھ لیا جو موبائل چلا رہی تھی"ارم باہر کیا ہو رہا ہے""اس موبائل کی جان چھوڑو تو پتا چلے ناں دنیا میں کیا ہورہا ہے" اور وہ آنکھیں پھیری،زیمل نے موبائل رکھا اور باہر چلی گئی"ابو آپ کو یہ چوٹ کیسی آئی"

وہ میں الماری ٹھیک کر رہا تھا تو اس وقت لگ گئی تھی""ابو آپ کو اول اس جھگڑے میں پڑنا ہی نہیں چاہئے تھا اور اگر پڑ بھی گئے تھے کم از کم دھیان سے تو کرتے"" ٹھیک ہے بیٹا ادھر آؤ بیٹھو"زیمل ان کے ساتھ بیٹھ گئی"رکے پہلے مجھے اس زخم پر پٹی کرنے دیں"" ارے بیٹھا ٹھیک ہے نہیں ہے اتنی بڑی چوٹ""اچھا چلیں"وہ ابو کے ساتھ بیٹھ گئی اس کے ابو اس سے بات کرنے لگے

"تمہیں کوئی پسند ہے"وہ حیران ہوئی

"نہیں ابو میں کسی کو پسند نہیں کرتی"وہ گھبراتے ہوئے

"تمھاری مما بتا رہی تھی کہ تم کسی زین نامی لڑکے سے باتیں کرتی ہوں"اس کے پیروں سے زمین نکل گئی

"وہ میرا دوست ہے"تیمور اسکی طرف غصے سے دیکھا زیمل کا ڈر کے مارے برا حال ہو گیا

"پر ہے تو وہ لڑکا ہی نا۔ اگر معاشرے میں کسی کو پتا چلا تو وہ لوگ کیا کہیں گے کہ تیمور صاحب کی بیٹی لڑکوں سے باتیں کرتی ہے یہ غلط بات ہے ناں لڑکوں سے دوستی تمہیں اچھی

بات لگتی ہے، اگر دنیا کو پتا چلا تو انہیں ہم کیا جواب دیں گے کہ ہماری بیٹی اور کچھ نہیں بس صرف باتیں کرتی ہے لڑکوں سے"

"لوگوں کو بتائے گا کون" اس کی ہمت نا ہوئی مگر وہ پھر بھی بول پڑی"

"سوشل میڈیا کا زمانہ ہے کوئی بات چھپی رہ سکتی ہے تم ہی بتاؤ مجھے، اگر تمھارے دل میں کوئی بات ہو مجھے بتایا کرو امی کو بتایا کرو بہنوں کو بتاؤ بھائی کو بتاؤ کیا ہم میں سے تمہیں کوئی اچھا نہیں لگتا، ایسے لڑکوں سے باتیں کرنا اچھی بات لگتی ہے تمہیں وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا کیا"

زیمل نے حامی میں سر ہلایا "چلو اب جاؤ" اور اس سے بات ختم کرنے کی کوشش کرو"

زمل کمرے میں واپس اتی ہے اور بے چینی کے مارے ٹہل رہی ہوتی ہے دل ہی دل میں اسے خیالات اتے ہیں

"ابو میں نے اپ سے کبھی کوئی بات شیئر کی ہے جو اب کروں گی پہلے تو اپ کو خیال نہیں ایا میرا کہ میں کس اذیت سے گزر رہی ہوں اور اب جب میں نے اپنا راستہ تلاش کیا تو اپ

Clubb of Quality Content

بیٹھ کے مجھے سمجھا رہے ہیں نہیں مانوں گی میں اپ کی بات۔۔۔۔ کیسے نہ مانوں انہوں

نے اتنے پیار سے سمجھایا"اس کے دل میں دو باتیں چل رہی تھی۔۔

"میں بات مان لوں ابو نے اتنے پیار سے سمجھایا تمہیں"

"کیوں مانو میں ان کی بات وہ بس اپنی عزت بچانے کے لیے ایسا کر رہے ہیں انہیں میری

فکر ہوتی ہے تو مجھ سے تب بات کرتے جب میں لوگوں سے ذلیل ہو کر گھراتی تھی مجھے

ہمت دیتے مجھے حالات کا مقابلہ کرنا سیکھاتے لیکن نہیں میں تو کمزور بن گئی ہوں میں تو ظلم

سہہ کر برداشت کرتی ہوں اور چپ کر جاتی ہوں یا اللہ میں کیا کروں"اس نے اپنے

سانسوں کو بحال کرتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھا وہ رو رہی تھی

"میں رو کیوں رہی ہوں شاید ابو نے مجھ سے پیار سے بات کی یا انھوں نے مجھے بہت اہمیت

دی یا پھر میں ائندہ زین سے بات نہ کروں اس لیے جواب ڈھونڈنا مشکل ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد "جیسا چلتا ہے چلنے دو میں دیکھتی ہوں یہ ماحول مجھے کہا تک لے

جاتا ہے اسے اپنی زندگی کی پرواہ ہی نہیں تھی وہ ایک حساس لڑکی جس کو اس سے جڑے ہر

رشتے نے دکھ دیا مگر اب اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی وہ اپنی زندگی سے تاش کے پتوں کی طرح کھیل رہی تھی تاکہ برسوں کی اگ جو اس کے دل میں پائی جاتی تھی کسی حد تک کم ہو جائے کاش میں اپنی بہنوں کی طرح ڈھیٹ، بے حس، لاپرواہ ہوتی تو کم از کم سکون میں تو ہوتی۔۔ضدی تو میں بن گئی ہوں اب میں اور کیا کیا بنتی ہوں اس کا اندازہ بھی ہو جائے گا"

شہریار اپنے بیڈ پر تکیے سے ٹیک لگا کر کتاب پڑھ رہا تھا اس کا فون بجنے لگا کال ارہی تھی اس نے فون اٹھا کر دیکھا"اتنی صبح صبح شاویز کی کال اس نے کال اٹھائی

"ہیلو کیسے ہو شہریار"

"میں ٹھیک تم سناؤ"

"یار میرا کام تو کر دے"

"کتنے مطلبی دوست ہو کام کیلئے فون کیا مجھے لگا تم مجھے یاد کر رہے ہو اس لیے مجھے فون کیا"

"ارے تمہیں یاد کیا تبھی تو فون کیا"

"ہاں ہاں کام ہے تبھی تو فون کیا"

"اچھا نا یار سوری آئندہ خیال رکھوں گا"

"ایسے نہیں مانوں گا میں"

"کیا روایتی بیویوں کی طرح ناراض ہو رہے ہو"

"تو آپ روایتی شوہروں کی طرح منائیے ناں"

"پہلے میرا کام کرو پھر مناؤ نگا"

"یہ کیا بات ہوئی خیر اتنے سال بعد تم نے فون کیا بتاؤ کیا کام ہے"

"تمہیں تو پتا ہے میری فیملی یہاں اٹلی ہے تو ہمارا پاکستان میں جو کمپنی ہے وہ میرے دادا کے جاننے والے چلا رہے ہیں، میں نے ابو سے بولا کہ وہ کمپنی مجھے چلانے دیں میرا experience بھی ہو جائے گا، میں اسلام آباد میں رہنے کا سوچ رہا ہوں تو وہاں کوئی اچھا سا گھر دیکھ میرے لئے میں پیسے تمہیں transfer کر دونگا"

"گھر کی ٹینشن کے رہے ہو میرے گھر میں رہ لوگے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کونسا گھر تمہارا اسلام آباد میں کوئی گھر ہے ؟، تم لاہور رہتے ہو ناں"

"ہم لاہور میں ہی ہے مگر ہمارا اسلام آباد میں بھی ایک گھر ہے اگر تم چاہو تو وہاں رہ لو کوئی مسلہ نہیں ہے"

"اچھا ٹھیک ہے مجھے ایڈریس بھیجو"

"اتنے ٹائم بعد آرہے ہو اور میں تم سے ملنے بھی نا آؤ ایسا تو نہیں ہو سکتا، میں تمہیں پک کرنے آؤنگا، کب آرہے ہو تم"

"اگلے دو تین دن میں انشاءاللہ"

"اوکے جب آؤ inform کرنا" وہ فون بند کرتا ہے

"آج تم کالج نہیں جارہی زیمل"

"نہیں مما میرا دل نہیں کر رہا" وہ بستر پر کتابیں کھول کر بیٹھی تھی۔

"اتنی جلدی کیوں اٹھی سو جاؤ میں بھی سونے جس رہی ہوں"

"میں ہمیشہ جلدی اٹھتی ہوں اپنی روٹین خراب نہیں کرنا چاہ رہی"

"اچھا چلو! میں تو کہہ رہی تھی تم کالج نہیں جارہی تو سو جاؤ آرام کر لو۔۔۔۔۔ناشتہ بنا دوں؟"

"نہیں مما آپ سو جائیں بعد میں کھالوں گی سب کیساتھ"

"ٹھیک ہے" وہ پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہے تھوڑی دیر آرام کرنے کتابیں سائیڈ پر رکھ دیتی ہے تبھی اسکو میسج آتا ہے

"زیمل کہاں ہو بھئی میسج کیوں نہیں کر رہی ؟؟"

"میں مصروف تھی اس لئیے نہیں کیا"

"تو بتاؤ آج کالج نہیں گئی"

"ظاہر ہے کالج میں اتنی خروس ٹیچرز ہونگی اور مطلبی دوست ہونگے تو کس کو جانے کا دل کرے"

"تم بھی تو خروس ہوں بلکہ ان کی سردار"

"رہنے دو! میں بھی کس سے بات کر رہی ہوں جو خود خروس ہے"

"اچھا جی"

"ہاں جی"

"تمھارے لیے ایک چیز بھیجی ہے چیک کرو" وہ اسے کوئی لنک سینڈ کرتا ہے

"یہ کیا ہے"

"دیکھو تو صحیح"

"پہلے بتاؤ کیا ہے یہ" وہ ضدی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمھارے لئے ایک سرپرائز ہے میں بتا کہ خراب کر دوں کیا"

"اچھا کھولتی ہوں" "شاباش اچھے بچے ضد نہیں کرتے" "اب یہ کیا سرپرائز ہے یہاں تو کچھ ہے ہی نہیں مجھے بے وقوفی بنانا بند کرو اچھا" "بے وقوف تو تم بن گئی" "شٹ اپ زین بہت گندا مذاق کرتے ہو بالکل مزہ نہیں آیا" "تو میں نے تمھارے مزے کیلئے کیا کیا نہ میں تو اپنے مزے کیلئے کر رہا ہو"

"اچھا بس میں رکھ رہی ہوں فون میں شاور لینے جا رہی ہوں"

"موبائل ساتھ لے جاؤ ساتھ ساتھ بات کرتی رہنا"

"اوئے اس نے وہ لنک اوپن کر لیا اب تیرا کام کو جائے گاناں"زین اپنے دوست کو بولا

"ہو جائے گا نہیں ہو گیا سمجھو"

"اچھی بات ہے،وہ شاور لینے جا رہی ہے"

"اسے بولو موبائل ساتھ لے جائے"

"بول دیا میں نے رکھ جا ذرا"

"بھئی مجھ سے صبر نہیں ہو رہا"

"اوئے girl friend تیری ہے کہ میری, تو نظر بھی نا رکھ اس پہ سمجھے"زین کو اپنی چیزوں میں مداخلت پسند نہیں تھی

"بھئی پھر کسی اور ہیکر کو دیکھ لیں میں نہیں دیکھ رہا تیرا کام"

"ارے میری جان!میں مذاق کر رہا تھا، تو تو میرا دوست ہے یار ہے میرا"

"اچھا چل ٹھیک میں بھی مذاق ہی کر رہا تھا"

"زیمل شاور لینے چلی گئی کیا"

" تمہیں اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے چلی جاؤ نگی ناں"

"اچھا سنو ناں موبائل سپیکر پہ لگا لو مجھے تم سے باتیں کرنی ہے، تم کال کرنے سے منع کرتی ہوں لیکن واشروم سے کوئی سنے گا تو نہیں ناں"

"او ہو ایسی بھی کیا باتیں ہے جو تم میسجز پہ نہیں کر سکتے"

" مجھے تمہاری آواز سنی ہے"

"دیکھو میری آواز بہت بری ہے چڑیل کی طرح"

"تم منع کیوں کر رہی ہو"

" کیونکہ مجھے مزہ آرہا ہے تنگ کرنے میں، اور ویسے بھی میں تم سے کال پہ بات نہیں کر رہی

"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں کیا مسئلہ ہے تمہیں"

"مسئلہ مجھے نہیں میرے گھر والوں کو ہے"

"ایک تو تمھارے گھر والے"

"اچھا بس بس، میں جا رہی ہوں"

"یار حمزہ یہ بہت ڈھیٹ لڑکی ہے، بات مانتی ہی نہیں ہے"

"تمھاری girl friend ہے تم سنبھالو"

"حمزہ!!!!"

"چلو جانے دیں بعد میں try کر لینا"

تبھی زیمل کو ایک انجان نمبر سے میسج اتا ہے "کسی لنک پر کلک نہیں کرنا موبائل ہیک ہو سکتا ہے موبائل کے کیمرے پر ٹیپ لگا دو

"وہ wrong number سمجھ کے بلاک کر دیتی ہے"

Clubb of Quality Content

"ابے سالے تونے کیا زمل کو میسج "زین کے گینگ کا وہ لڑ کا سعد جو زیمل کو بچانے اسے میسج کرتا ہے

"تم لوگ ایک معصوم لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے "زین اسے مکہ مارتا ہے جس سے وہ زمین پر گر گیا اس کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا

"حر ••• سالے اگر اسے ذرا سا بھی شک کو جاتا ناں تو میں تمھاری جان لے لیتا "زین اسکا گریبان پکڑے نیچے جھکا ہوا تھا وہ اسے جانے دیتا ہے "پہلی غلطی تھی تمھاری اسلئے چھوڑ رہا ہوں اگر آئندہ میرا باپ بننے کی کوشش کی ناں تو یہ یاد رکھنا کہ میں اپنے باپ سے بھی نہیں ڈرتا "وہ پلٹ کر جانے لگا "تم کسی سے ڈرو یا نا ڈرو اللہ تمہیں ایسے ڈرائے گا کہ تم خود حیران رہ جاؤ گے "وہ واپس آیا اور اسے دوبارہ مکہ دیا "اگر تمہیں اتنے ہی اللہ والے ہو تو جا کے مسجدوں میں بیٹھو یہاں ہمارے اعمال لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، فرشتہ بننے کی ضرورت نہیں ہے"

"زین میں تمھارا دوست ہوں، میں دوستوں کا ساتھ نہیں چھوڑتا لیکن کسی نے سچ کہا تھا اگر

دوست کوئی غلط کام کرے اور دوسرا دوست اسے روکنے کی کوشش کرے تو دوستی ختم اور اگر اسے کرنے دو تو سمجھو دوست ختم تمہیں اب پتا نہیں لگ رہا لیکن عنقریب تم پچھتاؤ گے دوست"

"سالے تجھے میں نے بھی اپنا بھائی سمجھا تھا مگر تو نے اپنے بھائی کے پیٹھ پر ہی خنجر مار دیا"

زین اسے غصے بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

"جو غلط ہے سو غلط ہے، میں غلط کا ساتھ نہیں دیتا"

زین اپنے ہونٹ پر انگلی رکھ کر تھوڑی دیر سوچتا ہے" نہیں تمہیں کیا لگا تم اسے میسج کرو گے اور وہ تمھاری بات کا نام رکھ لے گی تم اسے بچا لو گے اور ہم میں سے کسی کو پتا نہیں چلے گا، ویسے اسکا موبائل تو ہم نے ہیک کر لیا ہے اب تمھارا میسج کرنے سے کیا ہو گیا الٹا تمہیں پکڑے گئے ہو، بلاک کر دیا اس نے دیکھو تو" وہ باقی ممبرز کو موبائل دکھا کر ہسنے لگا جاتا ہے

"کم از کم پچھتاوا تو نہیں رہے گا ناں کہ کسی معصوم کو بچانے میں کوشش نہیں کی میں نے "وہ فخر سے بولا زین اسے پھر مکہ مارا۔ "غلطی تو میری تھی جو تجھے ان گنڈوں سے بچا کر لایا

اگر میں نہ بچاتا تو تو آج زندہ نہ ہوتا" وہ اپنے ہاتھ کو پکڑا ہوا بولا "سالے تجھے مار مار میرے ہاتھ میں درد ہونے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساتھیوں اسے باندھ دو اور اتنا مارو کہ اس کی عقل ٹھکانے آجائے اور اگر پھر بھی عقل نا آئے تو جان سے مار دو" یہ کہہ کر وہ سیٹھیاں مارتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

فضا میں سعد کے چیخوں کی آوازیں گونج رہی تھی

"امی سعد بھائی نہیں آئے ابھی تک اتنی دیر ہو گئی ہے اب تک تو آجانا چاہیے تھا" انابیہ اپنی مما زارا سے بھائی کے بارے میں پوچھیں "وہ کہہ رہا تھا آج دوستوں کے پاس رکھو نگا دیر ہو جائے گی تھوڑی، انتظار کرو آجائے گا" "پتا نہیں مما مجھے لگ رہا ہے وہ کسی مشکل میں ہے" وہ امی کے پاس بیٹھ گئی جو اس وقت سوئی سے کپڑے میں پیوند لگا رہی تھی "خیریت ہو گی ان شاء اللہ فکر نا کرو" "اچھا۔۔۔۔۔مما یہ کیا کر رہی ہے اتنی رات کو کپڑے پکڑے ہوئے ہیں دن میں کر لیا کرے آپ سو جائے جا کر" "مجھے نہیں آ رہی تھی"

"مما آج میں اسلام آباد جارہا ہوں "وہ سیڑھیوں سے نیچے اترا" کیوں ؟؟ کس لئے جارہے ہو"
ثمینہ بیگم لاؤنج میں بیٹھ کر چائے پہ رہی تھی "وہ حیدر آریا ہے اٹلی سے کہہ رہا تھا ابو کا بزنس
چلانے آرہا ہوں گھر کا بندوبست کردو میں نے اسے اپنا گھر کا بتایا تو وہ وہی رکے گا۔۔۔اس
گھر کی حالت خراب ہو چکی ہو گی میں چاہ رہا ہوں اس کی صفائی کرلوں ڈرائیور کو ساتھ لے
جاؤنگا"" کب آرہا ہے شاویز حیدر "" مماوہ کل آرہا ہے، مجھے آنے میں شاید آیک دو دن لگ
جائے "" ٹھیک ہے آرام سے جاؤ میری دعائیں تمھارے ساتھ ہے۔۔۔۔ لیکن بیٹھا تمھارے
تو پیپرز آرہے ہیں پڑھائی کا خرچ ہو گا"" مما ان میں تھوڑا وقت ہے میں مینج کرلونگا"
"اچھا صحیح۔۔۔۔ڈاڈ کو بتایا"" اوہ شٹ۔۔۔۔انہیں بتانا تو بھول گیا میں" وہ ماتھے پہ ہاتھ
رکھے،" تمھارے ابو آفس گئے ہیں سب سے پہلے وہاں جاؤ انہیں مناؤ پھر چلے جانا ورنہ وہ
ناراض ہونگے"" ٹھیک ہے میں انھیں بتادیتا ہوں"

"ملک گاڑی نکالو" شہیریار نے ڈرائیور کو آرڈر دیا

"جی صاحب" وہ کوئی اتنے بڑے لوگ تو نہیں تھے مگر انکے گھر چوبیس گھنٹے گاڑی اور ڈرائیور موجود رہتا اس کے ڈاڈ ایک فیکٹری چلاتے جس سے انکا lifestyle امیروں سے کم نا تھا

"باجی آپکا فون بج رہا ہے کب سے" عدنان کمرے سے زیمل کا موبائل لے کر آیا" کس کا فون ہے"" کسی ملیحا کا فون آرہا ہے"" زیمل فوراً اس کے ہاتھ سے فون کھینچتی ہے اور اندر چلی جاتی ہے

" کہا تھا ناں مجھے کال مت کیا کرو" زیمل فون پہ زین سے بات کرتے ہوئے غصہ ہوئی" یار کیا کروں میں، تمہیں کب سے میسج کیا ہوا ہے جواب ہی نہیں دے رہی، مس کر رہا ہوں تمہیں"" میں کرتی ہوں تمہیں میسج ابھی رکھو فون" اور وہ فون کاٹ دیتی ہے وہ اسے پکارتا رہا مگر اس نے فون رکھ دیا تھا زین کو غصہ آیا اور اس نے موبائل زمین پر پٹخ دیا" یہ دو ٹکے کی لڑکی خود کو سمجھتی کیا ہے میرے منہ پر فون بند کر دیا" اور وہ غصے سے آگ بگولہ

ہو گیا"شانت ہو جائے بھائی گن گن کر بدلے لے لینا بس ایک دفعہ ہاتھ آجائے"اب وہ نارمل تھا۔

"مما زیمل نے زین کا نام ملیحا سے save کیا ہوا ہے اور اب اس کی کال آرہی تھی اندر اس سے بات کر رہی ہے"

"یہ عقل والی باتیں اسے زین سکھاتا ہو گا"وہ غصے سے زیمل کے روم میں گئی۔زیمل۔۔۔ سنجیدہ نے پکارا۔۔۔۔میں نے کہا تھا ناں اب تم اس سے باتیں نہیں کرو گی پھر کیوں تم کر رہی ہو باتیں، کیوں کر رہی ہو ایسا بولو جواب دو""میں نہیں کر رہی بات""اچھا نہیں کر رہی بات۔۔۔عدنان کے پاس ثبوت ہے تمھارے کارناموں کے تم مکر رہی ہو تو ثبوت پیش کروں میں"وہ خاموش کھڑی تھی"عدنان لاؤ ثبوت"وہ اپنے فون لایا جہاں اس کے سارے میسجز پڑے ہوئے تھے"یہ دیکھو یہ کیا ہے ہاں اب بھی تم مکرو گی۔۔۔۔وہ تمہیں ہراس کر رہا ہے اور تم کرنے دے رہی ہو""امی وہ حراس نہیں کر رہا وہ بات کرنا چاہ رہا تھا اب بھی وہ بات کرنا چاہ رہا تھا مگر میں نے منع کر دیا وہ ایسا نہیں ہے"سنجیدہ اسکے پاس آئی

اسے بالوں سے پکڑا اور اسے خوب مارا" تم اپنی آنکھو پہ پٹی لگا کر بیٹھی ہو اندھی ہو جو نظر نہیں آرہا تمہیں کچھ "" مما میں دوستی میں خیانت نہیں کرتی، آپ لوگ سوچ سکتے ہیں اس کے بارے ایسا مگر میں نہیں سوچ سکتی میرے قریب دوستی پر تہمت لگانا گناہ ہے، میں بھروسہ کرتی ہوں اس پر، بھروسہ کر کے اس پر شک کرنے کا گناہ نہیں کر سکتی میں"

"اگر تم ناسدری زیمل تو میں تمھارے ابو سے شکایت لگادونگی وہ تمہیں سیدھا کریں گے میرے بس کی بات نہیں ہے تمہیں سمجھانا" اور سنجیدہ وہاں سے چلی جاتی ہے، زیمل عدنان کو غصے بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے جیسے وہ اسکی غلطیوں کی سزا بھگت رہی ہے۔ "اس لئے لیا تھا تم نے میرا فون تاکہ میری جاسوسی کر سکو" وہ جواب دیے بغیر چلا گیا زیمل واشروم میں گھس کر دروازہ بند کر کے سر پکڑ کر زار و قطار رونے لگی وہ ڈھائی گھنٹے سے وہیں بیٹھی تھی۔

" کب تک سوگ مناتی رہو گی اندر، ایسے رو رہی ہو جیسے تمھارے ماں باپ مر گئے ہو" سنجیدہ

سے اسکا واشر وم میں بند ہونا اور ایسے ایٹیٹیوڈ دکھانا یہ برداشت نا ہوا" مر ہی جائے تو اچھا ہے

"زیمل درد سے رو رہی تھی اوپر سے اس کی ماں کا غصہ وہ برداشت نہ کر پا رہی تھی "پکڑو اپنا

موبائل کب سے بج ہی جا رہا ہے" سنجیدہ دروازے کے پاس موبائل رکھ کر چلی جاتی ہے

زیمل تھوڑی دیر بعد دروازہ تھوڑا سا کھول کر اٹھا لیتی ہے اور دوبارہ دروازہ بند کر کے بیٹھ

جاتی ہے اس کا فون بجتے بجتے بند ہو گیا تھا، اب پھر سے کال آئی تو اس نے اٹھا لیا تھا" ہیلو!

کیسی ہو زیمل، فون کیوں نہیں اٹھا رہی کب سے ملا رہی ہوں میں"" وہ مجھے بیل کی آواز

نہیں آئی"" اچھا چھوڑو تم یہ بتاؤ کب کالج آوگی پروفیسر بہت غصے میں تھے، تمہاری

attendence پر"" ماہ نور یار وہ میری طبعیت خراب تھی اس لئے نہیں آرہی تھی

آونگی دو تین دن میں سر کو سمجھاؤ پلیز"" ٹھیک ہے لیکن دو تین میں۔۔۔ کتنی چھٹیاں کرو

گی کیا ہو گیا ہے طبیعت کو"" یار وہ بس سر درد ہے ٹھیک ہی نہیں ہو رہا"" چلو ٹھیک ہے اللہ

حافظ"

جہاں سعد حسن کی درد بھری چیخوں کی گونج تھی وہاں وہ خون سے لے پت بندھا ہوا پڑھا تھا

اس جگہ مکمل اندھیرا نہیں تھا چھوٹے چھوٹے سراخوں سے سورج کی روشنی اندر آرہی تھی

جگہ سنسان لگ رہی تھی مگر ایک دم قہقہے کی ایک گونج سنائی دی "ہاہاہاہاہاہاہاہا!!!"

"کیا ہو گیا حمزہ شہزادا اتنی بھی کیا خوشی جو ایسے ہنس رہے ہو" زین چلتا ہوا آیا "زین بھائی

بڑی مچھلی ہاتھ لگی ہے "وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا "کیا بات کر رہے ہو ادھر دیکھاؤ" وہ حمزہ

سے لیپ ٹاپ چھینتے ہوئے "ارے بھائی آرام سے ہیڈ فونز اٹیچ ہے لیپ ٹاپ سے" "چھپ

کر ہیڈ فونز کی ایسی کی تیسی" جیسے ہی اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھا اس کے تو وارے

نیارے اڑ گئے "ابے یہ کیسے کیا تو میں نے تو اپنی چال بھی نہیں چلی" "کچھ نہیں بس

randomly چیک کر رہا تھا۔۔۔سوچا نہیں تھا یہ دیکھنے کو ملے گا" حمزہ نے لیپٹاپ کی

طرف اشارہ کرتی ہوئے کہا، زین کے تو دانت ہی اندر نہیں ہو رہے تھے "ابے یہ تو کمال

ہے "زین کا ایک ہاتھ ٹیبل پہ اور دوسرا ہاتھ لیپ ٹاپ کی سکرین پر اسے مسلسل دیکھے جارہا

تھا "زین بھائی۔۔۔۔زین بھائی۔۔۔۔زین بھائی" "کیا ہے" "لیپ ٹاپ واپس کرے

مجھے کام ہے ""یہ لو۔۔۔۔۔یہ ویڈیو مجھے سینڈ کرو""اچھا.. کرتا ہوں"

"زین بھائی۔۔۔وہ سعد !!!"ایک بندہ زین کے پس آیا"کیا سعد ""اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے مر جائے گا وہ"پانی شانی پلاؤ اسے "" نہیں بھائی اس کا خون بہت بہہ چکا ہے ""اسے ہاسپٹل لے کے جانا ہو گا ورنہ وہ مر جائے گا""ابے تو کس نے کہا تھا اتنا مارو اسے ،ڈاکٹر کے پاس نہیں لے کے جاسکتے پولیس کیس بن جائے گا""لیکن بھائی"" کہا ناں پٹی وٹی کراؤ اسکی جان چھڑاؤ""جی بھائی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہائے میرا بیٹھا کہاں ہے"سعد کی مما رو رہی تھی

"ابو تھانے میں رپورٹ کروائے ناں کہاں گیا سعد"سعد کی بہن نے ابو کو بولا"تھوڑی دیر صبر کرو کیا پتا آجائے ""ارے اور کتنا انتظار کرے پتا نہیں کہاں رہ گیا میرا بیٹا"محلے کے سارے لوگ وہاں کھڑے ہوئے تھے سعد کی فیملی کو دلاسہ دے رہے تھے

"زین بھائی ادھر آئے"" کیا ہو گیا"" یہ بار بار خون کی الٹیاں کر رہا ہے تڑپ رہا ہے""

ابے یار کیا مصیبت ہے"" زین بھائی۔۔۔۔۔اسکی سانسیں نہیں آ رہی"" کیا مطلب ہے

تمھارا"" مر گیا ہے"" چلو بھاگو یہاں سے"وہ سب سعد کو اس حالت میں چھوڑ کر بھاگ گئے

"آپ نے پولیس میں رپورٹ لکھوائی کہ نہیں"

"لکھوادیا ہے بیگم پولیس ڈھونڈ رہے ہیں اسے"پولیس کی گاڑیوں کی آوازیں آ رہی تھی"

لگتا ہے انھیں میرا بیٹا مل گیا ہے جائے دیکھے ناں کون ہے"سعد کا ابو باہر نکلنے والے تھے

کہ پولیس نے سعد کی لاش گھر کے اندر لائی،ان کے پیروں سے زمین نکل گئی ابو زمین پر

گر گئے،اس کی امی بے ہوش اور بہن نے رو رو کر اپنا حال برا کر لیا

"اللہ پوچھے ان سے جس نے میرے بھائی کے ساتھ یہ سب کیا"

اسلام آباد کی فضاء میں تو الگ سی خوشبو ہے بڑے عرصے بعد اس شہر میں آیا ہوں،کافی بدلا

بد لا سا لگ رہا ہے "شہیر یار کھڑکی سے ہوا کے مزے لے رہا ہوتا ہے "" سر جب نئے لوگ

ملتے ہیں تو پرانے دکھتے کیسے تھے وہ بھی یاد نہیں رہتا یہ تو پھر شہر ہے "" صحیح کہہ رہے ہو

لیکن مجھے تو شاویز یاد ہے وہ ہر ڈرام کھیکا۔۔۔"

" آپ کی کافی اچھی دوستی تھی ""ہاں مگر 12 کے بعد وہ اٹلی چلا گیا تھا اپنے پیر نٹس کے پاس "

""اوہ اچھا"" موسم اچھا ہو رہا ہے ہوا بھی چل رہی ہے لگ رہا ہے بارش ہو گی ""ان علاقوں

کا موسم لاہور سے اچھا ہوتا ہے بارشیں بھی ہوتی ہے "" ملک!! شام ہو رہی ہے مگر دھند

نظر نہیں آرہی ہے لاہور میں بہت پڑتی ہے "" سر لاہور والو کو اسلام آباد جنت لگے گا"

شہیر یار مسکرایا" جنت کو اگر کوئی دیکھے تو اس دنیا کی حسرت نا کریں پھر "" آپ کافی اچھی

باتیں کرتے ہیں صاحب "" مکھن لگا رہے ہو "" اچھی بات ہے ناں آپ چکنے ہو جائیں گے "

" میں پہلے سے ہی بہت پیارا ہوں الحمد للہ ""کوئی بات نہیں اور پیارے ہو جائیں گے ""

گاڑی چلاؤ ورنہ تمھارے اس چکنے چہرے پر اپنا ہاتھ چپکا دو نگا "ڈرائیور ہنس پڑا" بہت ہنسی

آرہی ہے ملک "وہ چھپ ہو گیا" ہنس لو ہنس لو، میں مزاق کر رہا تھا"" اب میری ہنسی بھاگ

گئی ہے سر"" کہاں بھاگ گئی"" اپنے منگیتر کے ساتھ"" کیا باتیں کر رہے ہو یار ملک کوئی sense بنتا ہے کیا"" مجھے ایسی ہی باتیں آتی ہے"" کس نے سکھائی ہے""وہ automaticly generate ہو جاتی ہے"شہیر یار مسکرایا

"سر اٹھ جائیں"ملک شہیر یار کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا"سر۔۔۔ سر۔۔۔ سر!!"" کیا ہو گیا ہے ملک"" اٹھ جائیں پہنچ گئے ہم آپ آخر میں سو گئے تھے جب ہم پہنچنے والے تھے""پتا ہی نہیں چلا جب آنکھیں بند ہو گئی"ملک اسے سہارا دیتے ہوئے اندر لے جانے لگا شہیر یار اس گھر کو دیکھ کر تھوڑی دیر تھم گیا"کیا ہوا سر"" کچھ نہیں چلو اندر چلو"وہ گھر شہیر یار کو نایاب کی یاد دلا رہا تھا وہ نایاب کی ہر یاد سے جڑا ہوا تھا، ہر قدم پر اسے نایاب کی مسکان کی آواز آتی، اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کہیں نا کہیں سے نکل آئے گی، اس کی جھلک کے گمان اسے بے چین کر رہا تھا، وہ اس گھر میں نہیں جیسے ماضی میں چلا گیا ہو"صاحب یہ گھر تو گندا ہے۔بہت زیادہ صفائی کرنی پڑے گی"" کل صبح دیکھ لیں گے فی الحال مجھے نیند آ رہی

ہے میرا سر بھاری ہو رہا ہے"" جی صاحب آپ کیلئے کمرے کا بندوبست کرتا ہوں"۔ "ہاں
بس بیڈ سے چادریں ہٹا دو باقی کل دیکھ لیں گے"۔ "ٹھیک ہے صاحب"

زیمل کو کال آئی زین کی "زین تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی مجھے کال نا کیا کروں میسج کرو
میں جواب دے دیا کرونگی"" چھپ ایک دم چھپ" وہ اسے دتکارتے ہوئے ہنس پڑا "تم
ایسے کیوں بات کر رہے ہو "اسکا منہ اتر گیا" خیر چھوڑوں تمہیں پتا ہے۔۔۔ تم بہت ہاٹ
لگ رہی تھی"" کیا مطلب، کیا کہہ رہے ہو، تم ہوش میں تو یا دماغ خراب ہو گیا ہے""
دیکھو تم مجھے بہرا کردو گی چلانا بند کرو"" تم جیسے بات کر رہے ہو تو مجھے غصہ آگیا"" او ہو
میڈم ائندہ مجھے اپنا غصہ دکھانے کی جرات نہیں کرنا سمجھی۔۔۔ مجھے کچھ دکھانا ہے "وہ
اسے ویڈیو سینڈ کرتا ہے "اس ویڈیو کو غور سے دیکھو اور مجھے بتانا کیسی لگی" وہ اس ویڈیو دیکھ
کر دیوانی ہونی لگی، اسکے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی، اس کے ہاتھوں سے جان چلی گئی اس کی
ہاتھوں سے موبائل بھی نیچے گر گیا تھوڑی دیر میں زین اسے دوبارہ کال کیا اب وہ ڈر کے

مارے کانپ رہی تھی وہ بستر پر ہاتھ پاؤں جوڑ کر بیٹھی تھی اسے اپنے انجام سے خوف آنے لگا اسے وہ ساری باتیں یاد آرہی تھی جو اسے اس کے مما کہا کرتی۔۔۔امی ابو جو کہتے بھلے کیلئے کہتے۔۔۔زیمل فون نا آٹھائی،زین نے میسج کیا"فون آٹھاؤ ورنہ تمہیں پتا میں کیا کر سکتا ہوں"اب وہ کال اٹھالیتی ہے"کیا چاہئے اب تمہیں"وہ دکھ بھرے انداز میں کہتی" کچھ نہیں بس کل آجاؤ ملنے ساتھ میں وقت گزارتے ہیں""شٹ اپ"اس میں دکھ اور غصے کے احساسات آئے جارہے تھے"تم پہ بھروسہ کیا تھا میں نے تم اتنی گھٹیا حرکت کیسے کر سکتے ہو تم""بھروسہ گیا تیل لینے کل آجانا ملنے،پتا بھیج رہا ہوں تمہیں" صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہو گئی مگر زیمل کا کچھ پتا نہیں ہوتا زین اسکا شدت سے انتظار کر رہا تھا" کہاں گئی یہ لڑکی نہ فون اٹھارہی ہے نا آرہی ہے زمین نگل اگئی یا آسمان کھا گیا"اب اسکا صبر ختم ہو چکا تھا اس نے وہ ویڈیو انٹرنیٹ پہ ڈال دی زیمل اپنے گھر میں اس بات سے بے خبر بیٹھی تھی،وہ ویڈیو رفتہ رفتہ وائرل ہو گئی مگر زیمل اور اسکے گھر والے بے خبر ہوتے ہیں۔

"زیمل اٹھو۔۔۔۔زیمل "اس کی امی اسے اٹھاتے ہوئے "" کیا ہوا امی، کیا ہوا "وہ گھبراتے ہوئے اٹھ گئی "پچھلے دو ہفتوں سے تم کالج نہیں جا رہی ہو اٹھو تیار ہو جاؤ اور جاؤ کالج "وہ حامی بھری اور اٹھ کر کالج جانے کی تیاری کرنے لگی۔ کالج میں اسے ہر کوئی شک کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے پھر اسے یاد ایا وہ ویڈیو۔۔۔۔ کہیں اسے پوسٹ تو نہیں کر دی موبائل نکالا تو انٹرنیٹ پر وائرل ہونے کے وجہ سے اسے سب سے پہلے ویڈیو دیکھی اس وقت اسے شرمندگی کے مارے مر جانا چاہیے تھا اس کا دل تھا ابھی زمین پٹے اور وہ اس میں دفن ہو جاؤں "زیمل تمہیں پرنسپل بلا رہی ہے" کلاس شروع ہوئی تو ٹیچر نے پرنسپل کا پیغام زیمل تک پہنچایا وہ پرنسپل آفس جاتی ہے "اسلام علیکم میم "اس کے سلام کا جواب دیے بغیر اس کو غصے بھری نظروں سے دیکھ کر اپنے دراز سے کچھ نکالا "یہ لو "وہ زیمل کو الفافہ پکڑاتے ہوئے "یہ کیا ہے میم" زیمل اس الفافے کو کھولتی ہے" سسپنشن لیٹر۔۔۔۔ پلیز میم مجھے سسپنس نہ کریں میری میڈیکل کی پڑھائی کا کیا ہو گا"" بی ہودہ کام کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا ہم ایسی نیچ

لڑکیوں کو کالج میں نہیں رکھتے"" نہیں میم میری کوئی غلطی نہیں ہے میں نے کچھ نہیں کیا مجھے کالج سے نہ نکالے"وہ منت کرنے لگی" گیٹ اؤٹ"" میم پلیز نا نکالے ""جاتی ہو یا میں گارڈز کو بلواؤ"اور زیمل کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا اسلئے وہ باہر نکل جاتی ہے اور کالج سے نکل کر باہر سڑک پر بیٹھے رو رہی ہوتی ہے وہ خود کو کھوس رہی ہوتی ہے"لوگ اپنی ہزار غلطیوں کے باوجود خود سے محبت کرنا نہیں چھوڑتے لیکن دوسرے کی ایک غلطی پر اس سے نفرت کی انتہا کرنے لگ جاتے ہیں مجھے تو اپنی اس غلطی پر خود سے ہی نفرت ہو رہی ہے تم نے دوستی کو نیلام کیا ہے زین میرے بھروسہ توڑا ہے بھروسہ ٹوٹنے کی اواز تو نہیں ہوتی مگر اس کی گونج زندگی بھر سنائی دیتی ہے میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اس دنیا میں رہنے کا اصول کیا ہے تو میں کبھی اس طرح نا روتی"

"ملک گاڑی نکالو ایئر پورٹ جانا ہے شاویز کو لینا ہے"وہ ڈرائیور کو اواز دیتا ہے ملک گاڑی نکالتا ہے شاویز کو لینے چلے جاتے ہیں

وہاں شاویز انتظار کر کر کے مرنے والا تھا" کہاں رہ گئے یار 15 منٹ کا بولا تھا 45 منٹ ہو گئے ہیں ابھی تک نہیں ایا" وہ شہیر یار کو کال کرتا ہے " کب پہنچو گے زہریلے "" بس پہنچ رہا ہو 5 منٹ میں" اگلے پانچ منٹ میں شہیر یار پہنچ جاتا ہے "معاف کرنا یار ٹریفک جیم تھا" "تو بریڈ لگا کے کھا جاتے" شہیر یار اس بات پر سوچتا ہے پھر اسے سمجھ لگ جاتی ہے "ابے بن کر اپنے سڑے ہوئے جوک "شاویز ہنسا۔۔۔۔

"اپنے ملک کی خوشبو ہی الگ ہی" وہ گاڑی میں بیٹھے تھے اور کھڑکی سے آتی کوئی ہوا کو محسوس کرتے ہیں" اگر اپنا ملک اتنا ہی پیارا ہے تو کیوں گئے چھوڑ کر"" اپنی ذات سے تو نہیں پیار اناں"" اوہ ہووو۔۔۔۔ پھر تم اپنے وطن سے محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتے برو" "نہیں جو بھی ہے یہاں آ کر سکون ملا ہے"" قبر کدھر بناؤ گے اپنی"" وہ تو سوچا ہی نہیں ۔۔۔۔ ابو لوگوں کے حوالے ہیں"" اگر انھوں نے تمہیں اٹلی میں دفن کر دیا تو اور خود پاکستان آگئے پھر"" ابے چپ کر ابھی میں آیا ہی ہوں اور تم مجھے مارنے کی پلین بنا رہے ہو"" اگر یہاں مر گئے تو میں تمہیں اٹلی پہنچا دو نگا فکر نہیں کرو"" چل بے۔۔۔۔ مجھے

پاکستان میں ہی دفن کرنا میرے امی ابو کو بلا لینا ادھر "" جب تم نے سارا فایدہ اٹلی کو دینا ہے تو دفن بھی ادھر ہی ہو جاؤ یہاں دفن ہو کے کیوں زمین کم کر رہے ہو "" نہیں میرے اتنے چھوٹے سے جسم سے تمھارے so called زمین کم پڑ جاتی "" نہیں بس تمہیں کیا پتا لگے گا میں تمہیں جہاں مرضی دفن کرو "" میں آتما بن کے تمھارے جان لے لونگا "" لے لو جان دفن تو ہو چکے ہونگے تم تب تک "" یار زہریلے تنگ نہیں کرو "" مزہ آتا ہے تنگ کرنے میں شاید کہیں کے "" تو شاید تیرا پورا خاندان شاید "شاویز اسے مارا" ابے کیا کر رہا ہے ڈرائیونگ کر رہا ہوں کہیں مر ور جاؤ گے آیکسڈنٹ میں تو اٹلی پہنچا دونگا "" سچ میں تو بہت زہریلا ہے "" کوئی شک "" نہیں یقین ہے مجھے "

"یہ گھر تو بہت پیارا ہے شہیر یار تمھارا" وہ اس گھر کی دیواروں کو دیکھتے دیکھتے ایک تصویر پر نہر جا پڑی وہ اس تصویر کو دیکھنے اسکے پاس گیا "یہ لڑکی کون ہے شہیر یار "" کچھ نہیں ویسے ہی لگی ہے "وہ اس تصویر کو وہاں سے ہٹھایا" کیا مطلب کچھ نہیں تم اس لڑکی کے ساتھ اتنے

چپک کے کھڑے ہو جب تک بتاؤ گے نہیں جان چھوڑو گا""یار شاویز دماغ ناخراب کرو""

کیوں نا کرو۔۔۔۔ بہن ہے تمھاری""ابے۔۔۔۔وہ اس تصویر کو شاویز کے سر پہ مارنے لگا

""ارے ارے کیا کر رہے ہو مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔ تو اگر بہن نہیں ہے تو کیا girl

friend ہے"" نہیں یار کیا ہو گیا ہے کیوں بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔۔دماغ خراب

ہو گیا کیا"وہ سرد لہجے میں بولا" تو بتاؤ نا کون ہے مجھے تم پر شک ہو رہا ہے""یار شاویز بیوی

ہے میری"" کیا۔۔۔۔بیوی۔۔۔۔ تمھاری بیوی۔۔۔۔۔ تم نے شادی بھی کر

لی۔۔۔۔اتنی جلدی۔۔۔۔ مجھے بلایا بھی نہیں""سب بہت جلدی میں ہوا تھا کسی کو بھی

نہیں بلایا تھا"" تو میں تمھارے لئے کسی ہو گیا اب""ارے رشتہ داروں کو بھی نہیں بتایا بہت

جلدی میں ہوا تھا سب""اچھا چلو بھابھی کہاں ہے۔۔۔۔اب کر ہی لی شادی تو بھابھی سے

تو ملوا دو"" نہیں ملوا سکتا"" کیوں بھابھی پردہ کرتی ہے کیا""او شٹ اپ حیدر""یار

زہریلے اب تم مجھے غصہ دلا رہے ہو"وہ اسکا بازو پکڑا"نام کیا ہے بھابھی کا""نایاب۔۔۔۔"

"نام تو بڑا پیارا ہے جہاں کے وہ""سو رہی ہے مٹھی میں مر گئی ہے وہ"" کیا؟"وہ شوک میں

چلا گیا شہیر یار وہاں سے روم میں چلا گیا

زیمل بے حال ہو کر گھر کے اندر ائی وہاں سب اس کا طاق لگائے بیٹھے تھے جیسے اس کے ابو کی نظر زیمل پر پڑی وہ بھاگ کر غصے سے اس کی طرف بڑھے اپنے ابو کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ تھم گئی پر وہ ٹس سے مس نا ہوئی اسے پتہ تھا کہ کیا ہونا ہے پھر اس کے ابو نے تیزی سے اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر مارا کہ وہ زمین بر جا گری "کیا لینے آئی ہو یہاں اپنی عزت بیچ کے، دفعہ ہو جاؤ میری نظروں سے نکل جاؤ اس گھر سے اس سے پہلے میں تمھاری جان لے لوں" گھر کے سب لوگ وہاں تیمور کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے کہ کہیں اسے جان سے نا مار ڈالیں انھوں اسے بازوؤں سے پکڑا تھا اپنے آپ کر قابو پا کر تیمور گھر کے اندر جانے لگے "سنجیدہ اس لڑکی کا ایک قدم بھی گھر کے اندر مجھے برداشت نہیں" اور وہ چلے گئے ۔۔سب اندر چلے جاتے ہیں سوائے سنجیدہ کے، وہ زیمل کے پاس زمین پر بیٹھ گئے " کتنا سمجھایا تھا تمہیں مگر تم نے میری ایک نا سنیں" زیمل زمین پر لاچار پڑی تھی اس کی امی بھی

اسے وہی چھوڑ گئی، زیمل ہمت کر کے اٹھی اپنا بیگ اٹھا کر ایک نظر اس گھر کو دیکھا جس میں وہ بچپن سے رہ رہی تھی اور اپنی آنسو صاف کر کے وہاں سے نکل گئی جانے اب وہ کہاں جائے گی وہ سڑک پر در بدر بے سہارا چلی جا رہی تھی انکھیں اور چہرہ سرخ ہو رکھا تھا وہ دل ہی دل میں خود سے باتیں کر رہی تھی اللہ جنھیں ازماتا ہے انہیں ہی بہتر بناتا ہے مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ یہ ازمائش ہے یا سزا مجھے تو سزا ہی لگ رہی ہے اگر میں اپنی ماں باپ کی بات سن لیتی ان کی بات مان لیتی تو آج میں اس حال میں نا ہوتی یہ تو دنیاوی سزا ہے امید کرتی ہوں میرے ماں باپ مجھے معاف کر دے جب اللہ نے فرما دیا تھا کہ لڑکا لڑکی کی دوستی کچھ نہیں ہے سوائے زنا کے تو پھر میں نے کیسے کسی لڑکے پر بھروسہ کر لیا لعنت ہو مجھ پہ مجھے جب یہ بات پتا تھی تو میں نے کیسے کسی غیر کو اپنا سمجھ لیا اخر کیسے اب سمجھ ایا شیطان کیسے بندوں کو بھڑکاتا ہے کیسے وہ سوچ پہ بند بنا دیتا ہے مبارک ہو شیطان تم جیت گئے میری بندگی ہار گئی یا خدا تو میری غفلت کو معاف کر دے اس کے ایک ایک لفظ کے ساتھ انکھوں سے انسو نکل رہے تھے اس کا درد ظاہر کر رہے تھے کوئی خبر نہیں وہ کہاں جا رہی

تھی وہ بس چلی ہی جا رہی تھی۔

وہ لڑکی دھبے پاؤں بھاگ رہی تھی سر پر دوپٹہ لینے والی لڑکی اس رات بغیر دوپٹے کے کھلے بالوں ساتھ بھاگ رہی تھی اس کے ننگے پاؤں کی آہٹ اور پھولے ہوئے سانسوں کی سسکیاں حذیفہ شہریار کو تکلیف دے رہی تھی وہ نیند میں کانپ رہا تھا اس کا بدن پسینے سے لت پت تھا وہ لڑکی بھاگتے ہوئے بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی گھولی چلنے کی اواز ائی اور شہیریار ڈر سے اچھل کر اٹھا اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر اسے احساس ہوا وہ کمرے میں سو رہا تھا۔ "تم نایاب کی موت کو اب تک بھلا نہیں پا رہے ہو، مرنے والا جتنا بھی قریبی کیوں نا ہو آخر اس کے ساتھ مرا تو نہیں جاتا، جتنا ہو سکے اس واقعے کو بھلانے کی کوشش کرو اور خوش رہو، تبھی یہ خواب تمھارا پیچھا چھوڑے گا" شہیریار کو ڈاکٹر ذیشان کی بات یاد آئی۔ کوئی دروازہ کھڑکایا شہیریار دروازے کی طرف دیکھا "اجاؤ" شہیریار نے اواز دی شاویز اندر ایا "تم ابھی سوئے نہیں شاویز مجھے لگا سو گئے ہو گے اتنے دور سے ائے ہو" "مجھے نیند نہیں ا رہی تھی" وہ

کرسی آگے کر کے شہریار کے سامنے بیٹھ گیا"شاید جگہ نئی ہے اس لیے"" تمہیں نئی جگہوں پہ نیند نہیں اتی"" پہلی بار ہو رہا ہے ایسا ورنہ تو سو جاتا ہوں جو مرضی جگہ ہو جب میں اٹلی گیا تھاناں پہلی بار تو بہت اچھی نیند ائی تھی"" نیند کیوں نہ اتی اخر پاکستان پاکستان ہے اور اٹلی اٹلی"شہیر یار اسے تنگ کرتے ہوئے بولا"وہ تکیہ دینا"شاویز نے شہیر یار سے بولا"تکیہ ؟؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھا کہ تکیہ کیوں چاہیئے بحرحال اس نے دے دیا"سالے تو تنگ کرنے سے باز نہیں آئے گاناں"وہ اسے تکیہ سے مارتے ہوئے "ارے ارے بس کر جا جان لے گا گیا تیرے باپ کا مال ہے کیا جو ایسے پٹخ رہے ہو""اس ننھے سے تکیہ سے تم مر نہیں جاتے"" بھئی وہ امیروں کے تکیے ہوتے ہیں جن کو سر پہ مارو تو روئی نکلتی ہے یہ ہم غریبوں کے تکیے سے تو بندہ بے ہوش ہونے والا ہوتا ہے"" تم جیسے ہائی فائی لوگ خود کو غریب بول رہے ہیں تو ان غریبوں کا کیا"" اچھا بس بیٹھ جاواپس ساری انرجی ختم ہو جائے گی تیری"" اتنا بھی کمزور نہیں ہو میں۔۔۔ تمہیں اتنا پسینہ کیوں آیا ہو ہے"" کچھ نہیں بس برا خواب دیکھ لیا تھا"" اب ٹھیک ہو"" ہمم ٹھیک ہو تم پریشان نہیں ہو"وہ دکھاوے کی

مسکراہٹ سے اسے بہلاتا ہے "یار شہیریار جب سے آیا کو سرپرائز پہ سرپرائز مل رہے ہیں پہلے تمہاری شادی اور پھر نایاب کی ڈیٹ ۔۔ کیا ہو رہا ہے مجھے بتاؤ گے کچھ "وہ دونوں ہاتھوں کی کونیاں گھٹنوں پر رکھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے اس کی طرف متوجہ تھا, شہیریار اسے کوئی جواب نہیں دیتا "شہیریار ادھر دیکھو میری طرف "وہ اس کی طرف دیکھا "بتاؤ گے کچھ "شاویز نے پھر پوچھا "نایاب اور میں کالج میں ایک ساتھ پڑھتے تھے، ہمارا سیکنڈ سیمسٹر چل رہا تھا فارمیسی کی پڑھائی کا ۔۔۔ "وہ ماضی میں گھس چکا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ہلکے ہلکے قدموں سے چھپ چھپ کر ارہا تھا ایک لڑکی جس کی پیٹھ تھی اس پر خوفناک اواز نکالی وہ بیچاری ڈر گئی اس نے مڑ کر دیکھا اور اسے خوب ڈانٹا "دماغ ٹھیک ہے تمہارا شہیریار انسان ہو یا گدھے ایسی خوفناک آواز تو گدھا بھی نہیں نکالتا ""انسان ہو کے گدھے کی حمایت کر رہی ہوں شرم نہیں آتی انسانی مخلوق تمہیں کھوسے گی "" کھوسنے دو "وہ آنکھیں

پھیر کر بولی "او ہو یہ ایٹیٹیوڈ مجھے نہ دکھاؤ سمجھی ایک منٹ میں اکڑ نکال لوں گا" وہ چٹکی بجاتے ہوئے بولا" کرلو کوشش یہ خواب نہیں پورا ہونے والا تمہارا" وہ پھر سے آنکھیں پھیری "یہ اتنی پیاری پیاری آنکھیں ہیں تمہاری اس کا سارا حسن خراب کر رہی ہو۔۔۔۔۔ اچھا انکھیں بند کرو"" کیوں کروں"" کرونا" وہ اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھے بولا" کیا ہے یار شہیریار نا کیا کرو ایسی حرکتیں" وہ آنکھیں بند کر کے بولی "اب کھول لو آنکھیں" وہ آنکھیں کھولیں تو شہیریار اسکے سامنے گلاب کے پھولوں کا گلدستہ رکھ دیتا ہے "ہوووووو!!!یہ کتنا پیارا ہے" وہ منہ پر ہاتھ رکھے بولی" تھینک یو سو مچ"" نو نیڈ بے بی!! وہ آنکھ مارتا ہوا بولا "شہیریار میرے ساتھ ایسی بات نا کیا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا" وہ پھولوں کو ناک سے لگا کر" اوکے جیسا آپ کا حکم ایک ہاتھ پیچھے اور دوسرا پیٹ پر رکھ کر جھکتا ہوا بولا اور چلا گیا "پاگل" نایاب اس کے جانے کے بعد بولی "یار زیمل تم کتنی خوش قسمت ہو اتنا پیار کرنے والا بندہ ملا" زیمل نایاب کی دوست نے کہا" کوئی کسی سے بلاوجہ پیار نہیں کرتا کوئی نا کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے"" کیا ہو گیا ہے مجھے نہیں لگتا وہ ایسا ہے"" کیوں تم اس کے دل میں رہتی ہو جو

تمہیں سب پتا ہے""اس کے دل میں تو تم رہتی ہو""چپ کرو"وہ پیار سے منہ بنا کر بولی

"نایاب یہ کیا ہے"وہ اسکے بیگ سے کچھ نکالا کر بولی"کیا ہے نظر نہیں آرہا جو پوچھ رہی ہے "وہ فون چلارہی تھی"کس نے دیے""کیا مطلب کس نے دیے میں خود نہیں خرید سکتی"" نہیں مجھے لگا کیا پتا کسی دوست نے دیے ہوں""انا بیہ۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔۔بہن ہو ناں بہن بن کر رہو زیادہ جاسوس بننے کی ضرورت نہیں ہے""ارے غصہ کیوں ہو رہی ہو میں نے تو ویسے ہی پوچھا""ویسے مت پوچھا کرو مجھ سے کچھ""اچھا۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی۔۔۔۔ اگر لے ہی لئے تھے پھول تو سنبھال کر تو رکھتی سارے خراب کر دیئے""اچھا بس سو جاؤ جا کر زیادہ باتیں نہ کرو"

سب بیٹھ کر ناشتے کے ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھی تبھی گھر کی بیل بجی"میں دیکھتی ہوں"ستارہ نایاب کی امی دروازہ کھولنے چلی گئی"نایاب پڑھائی کیسی چل رہی ہے""بہت اچھی بابا""

اپنی ضد پوری کی نا تم نے اب دل لگا کر پڑھنا،ورنہ ہم تو تمہیں اپنی زندگی میں رخصت ہوتا دیکھنا چاہتے تھے"" کیسی باتیں کر رہے ہیں اللہ آپ کو لمبی زندگی دے"" کیا ہوا استارہ کون ہے باہر"" وہ نایاب کی یونیورسٹی کا دوست آیا ہے کہہ رہا ہے ۔۔میں یہاں سے گزر رہا تھا سوچا نایاب کو بھی ساتھ لے چلو"نایاب کا نوالہ حلق میں اٹک گیا وہ کھانسنے لگ گئی گلاس میں پانی ڈال کر پی گئی"نایاب تم نے بلایا اسے"" نہیں ابو میں نے نہیں بلایا اسے وہ خود آیا ہے" "میں دیکھتا ہوں"افتخار صاحب کھانے کے ٹیبل سے اٹھ کر دروازے پر دیکھنے چلے گئے" السلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ""وعلیکم السلام بیٹھا""زیمل گھر پر ہے""بیٹھا وہ ابھی مصروف ہے وہ کچھ دیر بعد یونیورسٹی جائے گی""کس چیز میں مصروف ہے،میں مدد کر دیتا ہوں اسکی""وہ پڑھ رہی ہے کہہ رہی ہے ابھی پڑھ رہی ہوں بعد میں خود چلی جائے گی"" اگر ایسی بات ہے تو میں مدد کر دیتا ہوں اسکی ویسے بھی ہم پڑھائی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اسکا کام بھی جلدی ہو جائے گا اور یونیورسٹی کیلئے بھی دیر نہیں ہو گی""افتخار صاحب کے پاس جواب ختم ہو چکے تھے""میں اندر آجاؤں"وہ یہ کہہ کر اندر چلا آیا افتخار اسکا

منہ تھکتارہ گیا"لاحول ولا قوہ، کہاں سے آتے ہیں ایسے لوگ""نایاب تم پڑھ رہی ہو"وہ چلتے چلتے نایاب سے ٹکرایا"پڑھ لیا میں نے چلو چلیں۔۔۔۔اللہ حافظ ابو"اللہ حافظ انکل"شہیر یار انکل کو سیلیوٹ کرتے ہوئے باہر نکل گیا

"تم کیوں آئے میرے پیچھے"نایاب شہیر یار کو گاڑی میں ڈانٹتی ہوئی"ایک تو میں نے تم پر احسان کر کے لینے آیا اور تم میرا تھینک یو کرنے کے بجائے مجھے باتیں سنا رہی ہو۔۔۔بہت افسوس کی بات ہے توبہ توبہ""مہربانی کر کے آئندہ مجھ پر یہ احسان نہ کرنا""بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا"

"مس نایاب"پروفیسر شاہد نایاب کو بلاتے ہوئے"جی سر"وہ چل رہی تھی مگر سر کی آواز سن کر رک گئی"وقت ملیں تو میرے آفس آئیے گا مجھے کچھ ضروری کام ہے""اوکے سر ابھی کلاس ہے میری ختم ہوگی تو آجاونگی""میں انتظار کرونگا"وہ چلا گیا"یہ سر شاہد تمہیں

کیوں بلا رہے ہیں نایاب""پتا نہیں زیمل دیکھ کہ پتا چلے گا"" مجھے بتانا پھر کیا کہا انھوں نے

""تم سے کوئی بات چھپی رہ سکتی ہے بھلا""تم لوگ بتاتے کچھ ہو نہیں بس مجھ سے ہی باتیں

چھپاتے رہتے ہو""اچھا جی ویسے تو ہر بات پتا ہوتی ہے تمہیں""وہ تو باقیوں سے پتا چلتا ہے

ناں تم لوگ بتاتے نہیں ہو""اچھا زیادہ معصوم شکل نہیں بناؤ میں جا رہی ہوں کلاس میں"

"سر میں آئی کم ان"نایاب سر کے آفس آئی"آجائیے آجائیے""سر آپ نے بلایا تھا"وہ

اندر آتے ہوئے"ہاں بیٹھے مس نایاب"وہ جو کام کر رہے تھے اسے سمیٹا اور نایاب کی

طرف متوجہ ہوئے"کیا میں ایک سوال کر سکتا ہوں""اب بلا ہی لیا ہے تو کرے سوال""

آپ کا کوئی boy friend ہے یا کوئی منگیتر""جی سر۔۔۔کیوں پوچھ رہے ہیں""میں

دوستی کرنا چاہتا ہوں""کیا مطلب ہے سر آپکا میں آپکو کوئی آوارہ کتی لگتی ہوں جو کسی کے

ساتھ بھی دوستی کر لیں"وہ سیٹ سے اٹھی"آپ کی اور شہیر یار کی بھی اچھی دوستی ہے سنا ہے

ساتھ آتے جاتے ہو،مجھ سے بھی دوستی کر لو ساتھ آتے جاتے رہیں گے""آپ اپنے ہوش

میں ہیں سر اگر اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو جا کے آوارہ کتیوں کو ڈھونڈے ناں ۔۔۔ اجازت دیں مجھے "وہ غصے میں وہاں سے چلی گئی "ارے مس نایاب"

"کیا ہوا نایاب تم ٹھیک ہو" شہیر یار اسے آفس سے نکلتا ہوا دیکھا تو اس کے پاس گیا وہ بہت غصے میں لگ رہی تھی شہیر یار نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا" چھوڑو مجھے شہیر یار ۔۔ جانے دو "وہ دوبارہ اسکے سامنے آیا" جب تک بتاؤ گی نہیں، نہیں جانے دو نگا بتاؤ کیا ہوا ہے ""پتا ہے اس دنیا میں کسی لڑکی کا باہر نکلنا حرام ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو دس لوگ اس کی گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں، ایک کہتا میرے پاس آجاؤ دوسرا کہتا میرے پاس آجاؤ سر شاہد بھی انھیں میں سے ایک ہے، کہتے ہیں میری girlfriend بن جاؤ، میں کوئی فالتو کا مال ہو جس نے ہاتھ بڑھایا اس کی ہو گئی میں، مجھے ان پہ پہلے سے ہی شک تھا" یہ سن کر شہیر یار غصے میں آ گیا، غصے سے بھرپور انرجی لے کر پروفیسر کے آفس گئے وہ کرسی پہ بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے انکا گریبان پکڑ، کر اٹھا کر، دو مکے مار کر نیچھے گرادیا وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا پر دوبارہ مکا کھا کر زمین پر بے جان پڑے رہ گئے شہیر یار اس پر جھکا "میری بات

کان کھول کر سن لو اگر نایاب کی طرف دوبارہ آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو آنکھیں نکال کر ہاتھ میں رکھ دونگا" تبھی وہاں سب جمع ہو جاتے ہیں "یہ کیا طریقہ ہے، یہ ادب ہے تمھارا شہیریار کہ ٹیچر پر ہاتھ آا ٹھاؤ" دوسرا پروفیسر آ کر شہیریار کو سمجھانے کی کوشش کی "اور کسی پروفیسر کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اپنی شاگرد کو میلی نگاہ سے دیکھے"

نایاب، شہیریار، ہیڈ آفس میں بیٹھے ہوتے ہیں، سر شاہد بھی وہیں بیٹھے تھے وہ اپنی صفائی پیش کر رہے تھے ہیڈ آفس کے مالک کو "سر میں تو ان سے کام کی بات کر رہا تھا پتا نہیں اس میڈم نے کیا سمجھ لیا" "سر یہ جھوٹ بول رہے ہیں یہ مجھ سے غیر اخلاقی باتیں کر رہے تھے" نایاب سر شاہد کی بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی "سر نایاب صحیح کہہ رہی ہے اگر آپ کو یقین نہیں آرہا تو میرے پاس گواہ ہے اس یہ ساری باتیں سنیں اپنے کانوں سے" شہیریار نایاب کو انصاف دلانا چاہ رہا تھا" کہاں ہے گواہ لیکر آو میں بھی دیکھوں کو نسا جھوٹ میرے متھے لگا رہے ہو تم لوگ" سر شاہد ڈیٹائی سے کام لے رہے تھے" سر آپ

میرے دوست زبیر کو بلالیں اس نے سب سنا ہے اپنے کانوں سے "شہیر یار اپنی بے گناہی ثابت کر رہا تھا" سنو جا کر زبیر کو بلا کر لاؤ "ہیڈ نے اپنے گارڈ کو بھیجا تھوڑی دیر میں زبیر آیا" بتاؤ زبیر سر شاہد نے نایاب سے بد تمیزی کی ہے "شہیر یار زبیر کی طرف دیکھا آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سمجھایا "جی سر میں نے خود سنی ساری باتیں سر شاہد مس نایاب سے غیر اخلاقی باتیں کر رہے تھے "" ٹھیک ہے جاؤ آپ زبیر ۔۔۔۔اب آپ کیا کہیں گے سر شاہد "" سر یہ مجھ پہ جھوٹا الزام لگا رہے ہیں "" سر آپ نے مجھے آفس میں بلایا مجھ سے بد تمیزی کی اب آپ اپنی صفائی تو ڈھنگ سے دیں گواہ کو بھی سن چکے ہیں سب "" ایک لیڈی کو ہیر اس کرنے کی وجہ سے سر شاہد کو کالج سے 1 ہفتے کیلئے سسپنڈ کیا جاتا ہے "" سر آپ ایسا نہیں کر سکتے میں نے کچھ غلط نہیں کیا "" ہم اپنا فیصلہ سنا چکے ہیں اگر بحث کی تو ہمیشہ کیلئے eliminate کر دیں گے"

"شہیر یار سر شاہد کو مارنا نہیں چاہئے تھا "" کیوں بھئی وہ اسی لائق ہے "" پتا نہیں میرا دل

بہت گھبرا رہا ہے"" کیا ہوا ہے نایاب "زیمل وہاں بھاگتی ہوئی آئی "کچھ نہیں زیمل""

میں نے کہا تھا ناں تم لوگ کچھ بتاتے ہی نہیں کو مجھے میں ناراض ہو جاؤ گی""اچھا آو بتاتی

ہوں ناراض نہیں ہو۔۔۔۔ شہیریار بعد میں ملتے ہیں ٹھیک ہے"

"انا بیہ یار یہ اواز تو کم کرو اس نے دماغ خراب کر رکھا ہے میرا "وہ گانے سن رہی تھی تیز

اواز میں "او ہو اپی کیا ہے اپ کو اتنی کیوں چڑ چڑی ہو رہی ہے ""بند کرتی ہوں یا میں

اؤں ""وہ آواز کم کرتی ہے نایاب آنکھوں پہ ہاتھ رکھے سونے کی کوشش کرتی ہے

شہیریار کو کال آئی "ہیلو"

"شہیریار کیسے ہو "سامنے سے کوئی انجان شخص بولا "کون ہو تم۔۔۔اسے وہ آواز جانی پہچانی

لگی "ارے اتنی جلدی بھول گئے۔۔۔ صبح ہی تو ملاقات ہوئی تھی""شاہد"" صحیح پہچانے""

کس لئے فون کیا ہے ""ایسے بات کرو گے تو سوچ لو تمہاری girlfriend کی جان بھی جا

سکتی ہے"" کر لو جو کرنا ہے "اسے اس کی بات کا یقین نہیں آیا "اب یہ تو serious ہی نہیں لے رہا شاہد دل میں بولا" تمہیں یقین نہیں آرہا ناں۔۔۔رکھو۔۔۔"وہ اسے کسی لڑکی کی آواز سناتا ہے "اب آیا یقین"" چھوڑ دو اسے۔۔۔کیا چاہیئے تمہیں۔۔۔"شاہد فون بند کرتا ہے "ہیلو! ہیلو!"اسے نایاب کو خطرے میں محسوس کیا وہ بھاگتا ہوا سر شاہد کے گھر پر گیا"نایاب"وہ چلا چلا کر اسے پکار رہا تھا تبھی سر شاہد نیچے سیڑھیوں سے اتر کر آیا"دیکھو تو کون آیا ہے خوش آمدید""نایاب کہاں ہے۔۔کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ""نایاب۔۔ وہ تو اپنے گھر پر ہو گی تمہیں نہیں پتا جو یہاں ڈھونڈتے آگئے""کیا چال چل رہے ہو تم" اسے شک ہوا"بس تم دیکھتے جاؤ"وہ ایک بھاری بیگ اٹھاتا ہوا نیچے آیا اور شہیر یار کے قدموں میں رکھ دیا اور کسی کو فون کرتے ہوئے اندر بلایا تبھی پولیس اندر آئی" hands up آپ کو چوری کی جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے"" کیا چوری۔۔وہ حیرانی سے بولا"انسپکٹر لے جائیں اسے اور خوب خاطر تواضع کیجیئے گا"سر شاہد انہیں آرڈر کرتے ہوئے"دیکھئے میں بے قصور ہوں میں نے کچھ نہیں کیا"وہ اپنی صفائی پیش کر رہا تھا مگر کوئی نا سنا اور اسے

تھانے کے گئے

سنجیدہ بیگم ملک کو پکارتے ہوئے آئی "شہیریار نہیں آیا ابھی تک ؟"" نہیں میڈم وہ تو نہیں آیا ابھی تک"" کہا گیا یہ کال بھی نہیں اٹھا رہا۔۔اس کے دوستو سے پتا کرو کہاں رہ گیا ہے یہ "" جی میڈم صاحبہ "وہ شہیریار کا پتا کرنے نکل جاتے ہیں

"حماد صاحب جائے اٹھے پتا کرے شہیریار کا"" کیا پتا کروں نکل گیا ہو گا اپنے دوستوں کے ساتھ آجائے گا کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو"" آدھی رات ہو چکی ہے حماد کچھ تو خوف کرے "" اچھا میں پتا کرتا ہو تم خواہ مخواہ ٹینشن نہیں لو"مگر وہ ٹینشن کے مارے پھر بھی ادھر ادھر ٹہل رہی تھی

"مگر نایاب ابھی پڑھ رہی ہیں اور معذرت کے ساتھ اپ سے عمر میں کافی چھوٹی ہے "افتخار صاحب پر فیسر شاہد کو انکار کرتے ہوئے "جہاں تک پڑھائی کی بات ہے وہ تو شادی کے بعد

بھی جاری رکھ سکے گی اور عمر کا کیا ہے لڑ کا اچھا ہو نا چاہیے "افتخار صاحب بڑے مایوس بیٹھے تھے شاہد کے سامنے "لڑ کا مجھے کم اور انکل زیادہ لگ رہے ہے "انابیہ سائیڈ پر کھڑی ہو کر بڑبڑا رہی تھی ""معاف کیجیے گا آپ کافی عقل مند انسان ہے مگر ہمیں یہ رشتہ قبول نہیں ہے دراصل ہمیں نایاب کی شادی ابھی نہیں کرنی "افتخار صاحب معذرت خواہ تھے "چلیں ٹھیک ہے انکل میں چلتا ہوں معذرت اپ کو اتنی رات کو تکلیف دی "ابے تیرے سے ایک سال ہی چھوٹے ہوں گے میرے ابو "انابیہ کو سخت غصہ چڑا تھا اس کے بعد شاہد اٹھ گئے اور گھر سے باہر نکل گئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پولیس انکل ایک منٹ میرا فون دے مجھے اپنا وکیل بلوانا ہے "شیر یار سلاخوں کے پیچھے سے التجا کر رہا تھا فون نہیں مل سکتا تمہیں "" کیوں بھئی کیا مطلب نہیں مل سکتا یہ میرا قانونی حق ہے فون کرنا ایسے کیسے تم لوگ مجھے فون کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے مجھے اپنا فون چاہیے اگر نہیں دے سکتے میرا فون تو اپنا دے دو مجھے بس ایک کال کرنی ہے " کہاں نا

نہیں مل سکتا فون چپ کر کے بیٹھو وہاں "میں تم سب پہ کیس کروں گا" "ابے چپ کر جا کب سے دماغ خراب کر رہے ہو" تبھی وہاں پہ ایس ایچ او صاحب اتے ہیں سر یہ موبائل فون کی منت کر رہا ہے اور شور مچا رہا ہے" "کل مل جائے گا تمہیں فون ارام سے بیٹھو وہاں پہ ابھی "تم سب کے سب ملے ہوئے ہو نا میں تمہیں بتاتا ہوں ایک بار مجھے باہر انے دو" "پولیس والے کو دھمکی دینے کی سزا جانتے ہو" "کیا مصیبت ہے" پولیس نے اسے warningدی شہیر یار غصے کے مارے وہ سلاخوں کو پٹختا ہوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح پولیس اسٹیشن سر شاہد کی آمد ہوئی "سر آپ۔۔۔ آئیے بیٹھئے "ایس ایچ او اس کی خاطر تواضع کر رہا تھا۔۔۔ "دو چائے لانا" انسپیکٹر ملازم کو بولا سر شاہد کرسی پر آکے بیٹھے "کیا بنا اسکا" "سر آپ پریشان مت ہو ایسا دھویا ہے اسے کہ زندگی بھر یاد رکھے گا" "چلو اتنا کافی ہے اس کیلئے، چھٹی کرواسکی "شاہد اٹھ کے جانے لگا" سر چائے پی کہ جائیے" "ضرورت نہیں اسکی "وہ اسے انکار کیا" چلیں ٹھیک ہے۔۔۔ آوئے !اس لڑکے کو رہا کرو "ایس ایچ

اونے پولیس کو آرڈر دیا شہیریار کو رہا کیا گیا اس کی حالت اتنی خراب تھی کہ اس سے چلنے بھی نہیں ہو رہا تھا پولیس نے اسے مار مار کر حالت خراب کر دی مگر وہ ہمت کر کے اٹھا لنگڑاتا ہوا چل رہا تھا اپنا سامان پولیس اسٹیشن سے وصول کر کے وہاں سے نکل گیا اور گاڑی لیکر گھر چلا گیا۔

ثمینہ بیگم لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی انسو بہا رہی تھی اور حماد صاحب بھی سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے "صاحب میں نے ہر جگہ چھان مارا مگر شہیریار کا پتا نہیں ملا """اگر وہ اس زمین پر نہیں ہے تو کہاں گیا ہے وہ جو تمہیں نہیں مل رہا" حماد صاحب غصہ ہو رہے تھے تبھی شہریار دروازے سے لنگڑاتا ہوا اندر ایا دروازے کی آواز سن کر حماد صاحب فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں اور شہیریار کو سہارا دینے چلے جاتے ہیں "شہیریار!" وہ گھبراہٹ سے بولی وہ دونوں شہریار کو سہارا دے کر صوفے پر بٹھا لیتے ہیں "بیٹا یہ کس نے کیا تمہارے ساتھ ""کچھ نہیں مما بس پولیس نے پکڑ لیا تھا تھانے میں تھا" تھانہ!!! تھانے کیسے پہنچ گئے "" ثمینہ مجھے

پوچھنے دو تم چپ کرو" حماد صاحب نے ثمینہ بیگم کو روکا مجھے سب بتاؤ کیا ہوا ہے تمھارے ساتھ "اس نے اطمینان سے پوچھا" بابا ایک بات تو سمجھ اگئی ہے مجھے کہ حق باطل سے لڑتے لڑتے زخمی اور چلنی ہو جاتے ہیں مگر باطل ظلم کرنے میں جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو ایک دم ختم ہو جاتا ہے اس دنیا میں حق پر چلنا مشکل ہے مگر آخر میں صلہ ملتا ہے جبکہ ظلم دنیا میں توراج کرتا ہے مگر آخر میں اسکا کوئی سہارا نہیں ہوتا میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے بابا وہ نایاب کو تنگ کر رہا تھا اسے خوب مارا میں نے پھر بدلہ لیا اس نے مجھ سے مجھے اس حال پر پہنچا دیا ہے "" چلو ڈاکٹر کے پاس چلو یہ باتیں بعد میں ہوتی رہی گی "" ابو میں ٹھیک ہوں ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہیں مجھے اتنی چوٹ بھی نہیں ائی" بہانے مت بناؤ دیکھو سر سے اتنا خون بہہ رہا ہے چلو اٹھو" اسے لے جاتے ہیں ہسپتال

ڈاکٹر اسے نصیحت کر رہے تھے مگر وہ بس چپ چاپ سن رہا تھا" یہ تین دن تک ریسٹ کریں زخموں پر پٹی کر دی ہیں میں نے باقی اس کو جوس پلایے ہے کھانا شانہ کھلائے اس کا

خون بہت چکا ہے خطرے کی بات نہیں ہے کافی مضبوط body ہے ماشاء اللہ سے اتنا خون

بہنے کے بعد تو بندہ بے ہوش ہو جاتا ہے مگر یہ بالکل صحیح سلامت میرے سامنے بیٹھے ہیں

۔۔۔bandage ہو گئی ہے اب آپ جاسکتے ہیں" وہ گھر لوٹ آتے ہیں" کیا کہا ہے

ڈاکٹر نے " ثمینہ فکر سے کہہ رہی تھی" کچھ نہیں خیریت ہے بس کہہ رہے تھے کھلاؤ پلاؤ اور

ریسٹ کراؤ" وہ اسے روم میں لے کر جاتا ہے اور ثمینہ اس کے لیے جوس بنانے جاتی ہے "

ارام سے بیٹھو بیٹا" کچھ چاہیے ہو تو کال کرنا خود آنے کی ضرورت نہیں ہے اور میں ملازم کو

بھی خاص ہدایت کر دوں گا کہ وہ تمہارے ساتھ رہے تمہارا خیال رکھے "" اوکے تھنک یو ابو"

حماد اس کو ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے چلا جاتا ہے

" زیمل شہریار کہاں ہے دو دن سے کالج نہیں ایا"

" بھئی میں تو خود تم سے پوچھنے والی تھی"

" اچھا ایسا کرو اسے کال کر لو کہ وہ کہاں ہے "

"ہاں ابھی کرتی ہوں"وہ شہیر یار کو کال ملاتی ہے

"ہیلو شہیری یار"

"میں اس کے ابو بات کر رہا ہوں"

السلام علیکم کیسے ہیں اپ"

"وعلیکم السلام۔۔الحمدللہ

"انکل وہ میں شہیر کی کالج کی دوست ہو وہ نہیں آرہا کالج خیریت ہے"

"نہیں اس کی طبیعت تھوڑی خراب ہے اجائے گا کل پرسوں۔۔۔لوشیر یار سے بات کرو"وہ شہیر یار کو فون پکڑاتے ہوئے"کون ہے ابو"شہیر یار نے اپنے ابو سے پوچھا"نایاب ہے شاید"شہیر یار واش روم میں تھا اس لیے اس کے ابو نے کال اٹھائی جو اس وقت کمرے میں تھے

"اب طبیعت کیسی ہے شہریار"

"پہلے سے بہتر ہوں"

کب اؤں گے کالج"

"پرسوں آنو نگا انشاء اللہ"

"چلو ٹھیک ہے اللہ حافظ"

"یہ وہی نایاب ہے میں جسے تم پسند کرتے ہو"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے""اپنے باپ سے جھوٹ بول رہے ہو اور ایک منٹ تم شرما رہے ہو تمہیں شرم کب سے انے لگی بھلا"

"ابو آپ اب جائیں میں اب ٹھیک ہو گیا ہوں"

"جاؤں میں"

"جائے ناں"

"جارہا ہوں"

"زیمل وہ پرسوں آرہا ہے اس کے پاس میرے نوٹس ہیں اور میری کل پریزینٹیشن ہے کیا کروں اسے آنے کا بھی نہیں بول سکتی کیونکہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک""نایاب اس کے

گھر کا پتا ہے تمہیں""ہاں !!""چلو اس کے گھر چلیں۔۔ نٹس بھی لے آنا اور حال بھی پوچھا لینا""اچھا آئیڈیا ہے لیکن تم ساتھ چلو گی""او کے"

"کون ہے ملک" ثمینہ نے پوچھا

"شہیر یار صاحب سے ملنے یونیورسٹی سے ان کے دوست ائے ہیں""اچھا بلا لو انھیں""السلام علیکم آنٹی"نایاب اندر آکر انھیں سلام کرتی ہے""وعلیکم السلام تم نایاب ہو ناں""جی آنٹی میں شہیر یار کی کالج کی فرینڈ ہوں،اس کی طبیعت معلوم کرنے ائی تھی اور میرے کچھ نوٹس بھی اس کے پاس ہیں تو وہ لینے ائی تھی""اچھا او بیٹھو وہ اوپر اپنے کمرے میں ہو گا میں اسے بلا کر لاتی ہوں""انٹی اگر اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو ہم چلے جاتے ہیں اوپر اسے بلانے کی ضرورت نہیں ہے"" نہیں وہ بہتر ہو گیا ہے کالج بھی جوائن کرے گا انشاء اللہ""اسے کیا ہوا تھا ایسے تو کبھی اس کی طبیعت اتنی زیادہ خراب نہیں ہوئی"" تمہیں کچھ نہیں معلوم کیا"" مجھے تو صبح ہی اس کی طبیعت کا پتہ چلا"" تمہارے اس پروفیسر شاہد کا یہ کارنامہ ہے""نایاب تم کب آئی"شہیر یار سیڑھیوں سے نیچے اتا ہوا"بس ابھی ابھی آئی ہو""تم

لوگ باتیں کرو میں چائے بنا کراتی ہوں" ثمینہ بولی "ارے نہیں امی اپ بیٹھے نا ہمارے ساتھ۔۔۔ ملک جا کر چائے بنا دیں"" تمھارے ساتھ یہ لڑکی کون ہے نایاب"" آنٹی یہ میری دوست ہے زیمل" ثمینہ اسے دیکھ کر مسکرائی" شہیریار آنٹی بتا رہی تھی سر شاہد کے بارے میں انھوں نے کیا تمہارے ساتھ یہ سب کیا کیا ہے انھوں نے"" کچھ نہیں نایاب وہ میرا مسئلہ ہے تم پریشان نہ ہو"" کیسے پریشان نا ہوں میری وجہ سے ہوا ہے ناں یہ سب""

نایاب۔۔نایاب۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اج کلاس میں نایاب نظر نہیں ارہی"

"سر وہ کہہ رہی تھی کسی دوست کی طبیعت خراب ہے اس کے گھر جا رہی ہوں اس کی طبیت پوچھنے کے لیے"" وہ ضرور شہیریار کے گھر گئی ہو گی اس کو مار پڑھنے کی وجہ سے طبیعت خراب ہوئی تھی" وہ کلاس چھوڑ کر چلے گئے اور اپنے گارڈز کو ساتھ لے کر کہیں نکل گئے" یہ کیا انھوں نے کلاس کیوں چھوڑ دیں کیا ہوا ہے انھیں" پوری کلاس حیران ہو گئی انہوں

نے شہیریار کے گھر کے پاس گارڈز کھڑے کیے ہوئے تھے اور خود بھی ان پر نظر رکھ رہا تھا ۔۔۔"سنو! ان پر کھڑی نظر رکھو کہاں جاتے ہیں کیا کرتے ہیں میں جا رہا ہوں مجھے کچھ کام ہے""وہ اپنے ایک گارڈ کو بولا" ٹھیک ہے بوس"

"نایاب جب میں جیل میں تھا تب وہاں سر شاہد ائے تھے وہ میرے پاس ائے اور مجھ سے کہا کہ اگر نایاب میری نہ ہوئی تو کسی کا بھی نہیں ہونے دوں گا اس کی انکھوں میں مجھے وحشت نظر ائی وہ بہت خطرناک انسان ہے مجھے اس رات اندازہ ہو گیا تھا جو بندہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے مجھے جیل بھیج سکتا ہے مجھے جانے سے مارنے تک کا پلین بنا سکتا ہے مجھ پر جھوٹا الزام لگا سکتا ہے تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔نایاب ایک بات پوچھوں تم سے "نایاب کی طرف متوجہ ہوا وہ بھی اس کے بات غور سے سن رہی تھی" مجھ سے نکاح کرو گی"وہ یہ سن کر شاک میں چلی گئی" شیریار یہ تم کیا کہہ رہے ہو "ثمینہ نے حیرانی سے پوچھا "امی پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں""بیٹا وہ تو ٹھیک ہے لیکن ابھی تم لوگ بچے ہو""

امی صرف نکاح کریں گے تو میں اس کی حفاظت کر سکوں گا میں نایاب سے پیار کرتا ہوں آج نہیں تو کل مجھے اس سے شادی کرنی تھی بتایا تھانا میں نے آپ کو "لیکن اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا" "مما میں نے اس کی انکھوں میں جو وحشت دیکھی ہے نا اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی" "شہیریار دیکھو میں نایاب کی امی سے بات کرنے جاؤں گی ٹھیک ہے ابھی فلحال اس بات کو چھوڑو اور ان گھر جانے دو" "ٹھیک ہے بس مجھے نایاب سے پوچھنا ہے کہ اسے کوئی اعتراض تو نہیں ہے" "جو فیصلہ میرے ابو کریں گے مجھے منظور ہو گا۔۔۔یہ سن کر شہیریار کو سکون ملا۔۔ شہیریار میرے نوٹس تمہارے پاس ہے وہ مجھے دے دو تا کہ میں جاؤں" "لاتا ہوں"

سر شاہد کو وہ سب بار بار یاد ارہا تھا جب شہریار نایاب کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر گھر چھوڑنے جا رہا تھا وہ سب اس کے غصے کی تپش میں اضافہ کر رہا تھا اس کا کمرہ سگریٹ کے دھویں سے بھرا پڑا تھا "اخر اس میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں ہے مجھ میں ایسا کیا کمی ہے جو اس نے

مجھے چھوڑ کر اسے چنا۔۔۔میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں نا تمہیں اور نا ہی اس شہیر یار کو "وہ اس ٹیبل پر پڑی تمام چیزوں کو گراتا ہے۔

"حماد صاحب شہریار نے تو ہمیں دودھ میں سے مکھی کی طرح باہر پھینک دیا"" کیوں کیا ہوا"" نایاب ائی تھی شہیر یار نے اسے پروپوز کر دیا"" کیا؟؟؟!!! میں نے اسے سمجھایا تھا پہلے تو پڑھائی مکمل کرے گا پھر یہ سب چلتا رہے گا"" یہ تو میں نے بھی شہیر یار کو بولا تھا مگر وہ کہہ رہا تھا کہ نایاب کے پیچھے کالج میں کوئی پروفیسر پڑے ہوئے ہیں اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے اس وجہ سے نایاب کو بچانے کے لیے شہیر یار کے پاس کوئی وجہ ہونی چاہیے تو اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ نکاح کرے گا شادی بعد میں"" حفاظت اس کا باپ بھی کر سکتا ہے"" یونیورسٹی اپنے باپ کو لے کر ائی گی؟ اس دن بھی شاہد نے نایاب کو اپنے افس میں بلا کر الٹی سیدھی باتیں کی تھی"" لیکن میں اپنے بیٹے کی زندگی خراب نہیں کر سکتا وہ پہلے اپنی پڑھائی مکمل کرے گا پھر اس کے بعد جو چاہے وہ کرے"" دیکھیں اب اس

نے اتنی ضد کی ہے تو ماننا پڑے گا جوان خون کے کل کو بھگا کر لے آیا تو۔۔۔ایسے اس کی

بات کو منع نہیں کر سکتے اور وہ شوق سے تو نہیں کر رہا اپنی محبت کو بچانے کیلئے کر رہا ہے""

مطلب تم بھی مان گئی صرف میں ہی بے چارہ راباقی رہ گیا جس کو منانا تمھاری زمہ داری لگادی

ہے""ارے نہیں اپ کی بات بھی بہت اہمیت کے حامل ہیں اس لئے تو آپ سے مشورہ

کرنے آئی ہو کیا ہو گیا ہے""مجھے سب پتہ ہے اپ سب ملے ہوئے ہو""چھوڑیں ناں

حماد صاحب ضد نہیں کریں""ویسے محبت بڑی بری چیز ہے ایک دفعہ ہو جائے تو محبوب کو

کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی""آپ بھی ایسے ہی تھے کیا""نہیں بیگم ہمارے تو ارینج

میرج ہوئی تھی""میں نے شیریار کو کہہ دیا کہ کل جائیں گے ان کے گھر اس کے پیرنٹس

سے بات کرنے کے لیے""اوہ!! تو یہ فیصلہ بھی کر لیا تم لوگوں نے بھئی میں نہیں جارہا""کیا

کر رہے ہیں چھوٹے بچے ہیں کیا""چلو تم لوگوں کی بات مان لیتے ہیں لیکن یہ اچھا نہیں کیا

خود فیصلہ کیا اور مجھے اکے بتایا مجھ سے پوچھنا تک گوارا نہیں کیا""نہیں حماد صاحب آج ہی

سب طے ہوا ہے اور ابھی آپ آئے ہیں آفس سے اس لئے آپ کو اب بتارہی ہوں"

آج کا دن بہت خاص تھا شہیر یار شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیدھے کر رہا تھا اس کے امی ابو بھی تیار ہو گئے تھے اب بس جانے کی دیری تھی "شہیر یار اجاؤ چلیں"" ارہا ہوں ابو" وہ تیزی سے سڑھیاں اترتے ارہا تھا" دیکھو ذرا کتنا خوش ہے کل تک تو اس سے چلنے بھی نہیں ہو رہا تھا" حماد صاحب بولے ثمینہ مسکرائی۔

"امی کل میں شہریار سے ملنے گئی تھی"" شیریار کون"" امی وہ مجھے لینے کے لیے آیا تھا نا اس دن"" اچھا وہ۔۔۔۔ کیوں گئی تھی تم اس کے گھر"" مما وہ اس کی طبیعت خراب تھی پوچھنے گئی تھی اور میرے کچھ نوٹس بھی اس کے پاس تھے وہ بھی لینے گئی تھی"" ایسے کیسے بنا بتائے چلی گئی اتنی بڑی ہو گئی ہوں ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ بنا بتائے کسی کے گھر نہیں جاتے بچپن سے سمجھاتے آرہے ہیں"" امی ابھی تو آپ نے کہا بڑی ہو گئی ہو اور اوپر سے ڈانٹ بھی رہی ہے۔۔۔ اچھا آیندہ بتا کے جاؤ گی۔۔۔ مما ایک بات بتاؤں"" بتاؤ"" اس کی امی رشتہ لیکر آئے گی"" ہائے اللہ تم وہاں اپنا رشتہ لینے گئی تھی"" ارے مما کیا ہو گیا"

وہ غصے ہو گئی "وہ اپنی مرضی سے لیکر آرہے ہیں رشتہ اب اس میں میری کیا غلطی"" کب آرہے ہیں وہ لوگ"" آج"" آج!!!!اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔ میں نے کچھ تیار بھی نہیں کیا"" مما تو کیا آپ لوگ ہاں کر دیں گے"" ایسے رشتے بار بار نہیں ملتے "نایاب بھی دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی وہ بھی کہی نہ کہی شہیر یار کو پسند کرتی تھی" میں جا رہی ہوں کچن میں کچھ بنا لوں"" دھیان سے امی گر جائیں گی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"افتخار صاحب"" جی بیگم صاحبہ"" آپ سے ایک بات کرنی ہے"" سن رہا ہوں"" وہ لڑکا یاد ہے جو اس دن نایاب کو لینے آیا تھا""ہاں یاد ہے کیوں کیا ہوا پھر سے آ گیا ہے کیا نایاب کو لینے""ہاں یہی سمجھ لے"" کیا مطلب"" آیا نہیں ہے آنے والا ہے اپنے گھر والوں کو لیکر نایاب کے رشتے کیلئے"" لیکن نایاب تو ابھی پڑھ رہی ہے""نایاب کہہ رہی تھی صرف نکاح کیلئے آرہے ہیں شادی بعد میں""نایاب راضی ہے""اسی نے بتایا ہے تو ظاہر ہے راضی ہو گی""اچھا"" تو پھر آپ نے کیا سوچا کیا جواب دینا ہے"" پہلے مل لیں کیسے لوگ

ہیں یہ پتا چل جائے تو پھر دیکھیں گے ""اچھا background ہے ہماری بیٹھی راج کرے گی"" دیکھتے ہیں"

بیل بجی" لگتا ہے وہ لوگ آ گئے"" کون آ گئے "افتخار صاحب چونک گئے "شہیر یار کے گھر والے اور کون"" آج آنا تھا انھوں نے"" کیا بے وقوفی والی باتیں کر رہے ہیں افتخار صاحب اٹھے تیار ہو صاف کپڑے پہنے"" تو پہلے بتاتی نا آدھی بات کہہ کہ چھوڑ دیا تم نے" وہ اٹھ گئے اور صاف کپڑے نکال کے پہننے لگے ستارہ سر پر دوپٹہ لئے باہر چلی گئی "السّلام علیکم"" وعلیکم السلام۔۔۔ آئیے "ستارہ نے انھیں اندر بلایا" گھر تو بڑا پیارا ہے "ثمینہ بولی افتخار صاحب نے بڑی محنت سے بنایا ہے مہمانوں کو لاؤنج میں بٹھا کر ثمینہ اور افتخار بھی ساتھ بیٹھ گئے

"ہمارے نکاح کی ڈیٹ بھی طے ہو گئی تھی آنکل اور آنٹی کو بھی اعتراض نہی تھا ہمارے

نکاح پر۔۔۔اگلے جمعہ کو ہمارا نکاح تھا میں نے نایاب کو سختی سے منع کیا تھا کہ وہ گھر سے نا نکلے جب ہمارا نکاح ہو جائے گا تو میں خود اسے لینے آونگا اور کالج میں بھی ساتھ رہوں گا تا کہ اسے کوئی تنگ نہ کرے بہر حال ہمارا نکاح ہو گیا تھا تمہیں پتا ہے شاویز وہ اس ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی جو اس نے نکاح والے دن پہنا تھا طے تو یہی ہوا تھا کہ صرف نکاح کریں گے لیکن بعد میں میرے بار بار آنے جانے سے محلے والوں نے فساد کھڑا کر دیا تھا جس سے مجھے نایاب کو اپنے گھر لانا پڑا ار خصتی دھوم دھام سے تو نہیں ہوئی تھی بس میرے اور اسکے گھر والے آیے تھے لیکن میں نے اپنا وعدہ نہیں تھوڑا میں نے اس کیلئے ایک الگ کمرہ تیار کر دیا تھا تا کہ وہ وہاں آرام سے رہیں اور پڑھ سکے اور میں بھی اپنے کمرے میں پڑھ سکوں"شاویز اس کی باتوں کو غور سے سن رہا تھا

"

"شہیر یار تم کیا لینے آئے ہو یہاں""لینے نہیں دینے آیا ہوں""جلدی دو اور پھر جاؤ مجھے پڑھنا ہے""ایسے بولو گی تو نہیں دونگا""اچھا۔۔۔دیجیئے اور جائیے"وہ طنز سے بولی"ٹاڈاااا

۔۔۔۔"وہ چاکلیٹ کا ڈبہ سامنے کیا"ارے واہ!چاکلیٹ۔۔۔۔ تھینک یو""ویلکم میری جان"

""اب جاؤ۔۔۔چلو جاؤ""استغفراللہ۔۔ایسے بھی کوئی اپنے شوہر کو کمرے سے نکالتا ہے""

زیادہ باتیں مت بناؤ اور جاؤ""جا رہا ہوں بھئی دھکے تو نا دو"

وہ سنسان کمرہ جس سے ہاکی ہاکی روشنیاں جھلک رہی تھی وہاں ایک ٹیبل اور ایک کرسی تھی

جس پر کالے سوٹ میں ایک آدمی بیٹھا تھا جس نے دونوں پاؤں ٹیبل کے اوپر لادے

ہوئے تھے سگریٹ سجاتے ہوئے وہ شیطانی خیالوں میں کھویا ہوا تھا تبھی وہاں اسکا گارڈ آتا

ہے "کیا خبر ہے "اس نے گارڈ سے پوچھا"سر شہیر یار اسے گھر لے آیا"اور وہ شاہد کے ڈر

کی وجہ سے نیچے دیکھ رہا تھا"چلو اچھا ہے کچھ دن خوشیوں سے گزارنے دو"وہ اٹھا اور ساتھ

پڑی بندوق اٹھائی"آپ سوچ کیا رہے ہیں سر"اس نے حیرت سے پوچھا" کہتے ہیں جو جتنا

خوش ہوتا ہے وہ اتنا روتا ہے کیوں سہی کہاناں"وہ گارڈ کی طرف دیکھا"جی سر بالکل ٹھیک

کہا""بس اتنا ہی۔۔۔وہ جتنی خوشیاں دیکھیں گے اتنے دکھ دیکھنے پڑیں گے وہ بھی میرے

ہاتھوں"" سر پر آپ نے سوچا کیا ہے کیا کرنا ہے اب""اس کی خبریں لاؤ میری پاس وقت آنے پر بتاؤنگا کیا کرنا ہے"" ٹھیک ہے سر"

نایاب۔۔۔شاہد نے اسے آواز دی"جی سر"وہ دوستوں کے ساتھ باتیں کر رہی تھی آواز سن کر پیچھے مڑی"تمھاری شادی ہو گئی ہے سنا ہے"اس کے اوسان خطا تھے شاہد کو دیکھ کر اسے لگا اب یہ کچھ کرنے والے ہیں"مبارکباد دینے آیا تھاcongratulations"" تھینکس" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلے گئے"کیا کہہ رہے تھے""مبارک باد دے رہے تھے شادی کی زیمل""حیرت ہے انھیں کس بات کی خوشی ہے کل تک تو آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا" "خوشی نہیں ہے زیمل۔۔۔کچھ اور ہی ہے""کیا ہے""پتا نہیں لیکن بہت عجیب""چھوڑو وہ تو ہے ہی عجیب۔۔۔آو چلیں کینٹین چلے"

"نایابexamختمyeeeaaahhhh"شہیریار اس کے پاس کھودتا پھلانگتا ہوا آیا"

"ایسے کہہ رہے ہو جیسے پہلی بار ختم ہوئے ہیں"" ہر لمحے کو خوشی سے enjoy کرنے چاہئے "" آج ختم ہوئے ہیں کل کو پھر سے آجئیں گے exams تمہیں تو پتا ہی ہے یونیورسٹی کا"" نایاب چلو ناں long drive پر چلیں"" نہیں میں نہیں جارہی"" نہیں جاؤگی"" نہیں"وہ اسے گود میں اٹھا کے لے جانے لگا"شہیر یار اتاروں مجھے سب دیکھ رہے ہیں"" تو کیا ہوا اپنی بیوی کو اٹھایا ہے ناں کوئی غیر تو نہیں ہے"" شہیر یار لیکن موقع تو دیکھو"" پیار میں کوئی موقع نہیں ہوتا"" شہیر یار میں بہت ماروں نگی"" سیدھے ہاتھ سے یا الٹے ہاتھ سے"" جو توں سے"جس مرضی سے مارو اتاروں گا میں پھر بھی نہیں"" کتنے کمینے ہو"" شکریہ بیگم اتنی تعریف کیلئے"

وہ دروازہ کھول کر آیا اپنا کوٹ اتار کر ٹیبل پر بٹھا،اپنی ٹانگ پہ ٹانک دھرے کرسی پر بیٹھ گئے"گارڈ۔۔۔گارڈ"وہ غصے سے چلایا"جی سر"گارڈ وہاں آیا"جن آدمیوں کو یونیورسٹی کے پاس کھڑا کیا تھا وہ آن کی گاڑی کا پیچھا کر رہے ہیں ناں"" کر رہے ہیں سر"بس مقع ملتے

ہی انھیں قید کر لو کسی ایسی جگہ جہاں کوئی CCTV کیمرہ نا ہوں اور سنسان جگہ ہو"" جی سر میں نے آرڈر دے دیا ہے"" اچھی بات وہ قبضے میں آجائے تو مجھے اطلاع کرنا میں بھی پہنچوں گا"" جی سر ان کی یہ خوشی آخری خوشی ہو گی"

"شہیریار گول گپے تو دلادو" وہ گاڑی سے گول گپوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے،اس نے گاڑی روکی" ایک تو لڑکیوں کو گول گپے اتنے پسند کیوں ہوتے ہیں"" تم نے کبھی کھائے ہیں جو بول رہے ہو"" ہاں بدقسمتی سے"" اتنے مزے کے تو ہوتے پتا نہیں تمہیں کیوں نہیں پسند"" کیا خاک مزے کے ہوتے ہیں،ایک ٹوکرہ اٹھاؤ،اس میں چھید کر کے اندر گھاس پھوس ڈالو اور نالی کے پانی میں ڈبو کر کھاجاؤ اور پھر چڑیل جیسی شکلیں بنا کر ہائے ہوئی کرتی رہو۔۔ہائے اللہ اتنا تھیکا،اتنی مرچی" وہ لڑکیوں کی طرح شکلیں بناتا ہوا بولا" آف اللہ کیسی باتیں کر رہے ہو شہیریار۔۔۔جاؤ لے کے آو ناں"" جارہا ہوں" وہ گاڑی سے اترا" اس کے پیچھے کب سے گاڑی لگی ہوئی تھی ان میں سے ایک بندہ اتر کر آیا اور

گارڈی کادروازہ کھول کر ڈرائیور والی سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی چلانے لگانایاب کو یوں محسوس ہوا جیسے شہیریار گول گپے لیکر آگیا ہو "لے آئے ہو گول گپے شہیریار۔۔۔وہ اس بندے کو دیکھ کر چونک گئی۔۔۔تم کون ہو۔۔۔۔۔شہیریار شہیریار وہ چلانے لگی مگر اس آدمی اس کے منہ پر رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا شہیریار گول گپوں کی ٹرے لئے پیچھے مڑا تو اس نے دیکھا کہ اس کی گاڑی کوئی لے کے جارہا ہے اس کے ہاتھوں سے ٹرے گر گئی وہ چلاتے ہوئے بولا "نایاب "اور گاڑی کے پیچھے اندھادھن بھاگنے لگا مگر وہ گاڑی اس کے پکڑ سے باہر تھی وہ ٹیکسی پکڑا اور اس گاڑی کا پیچھا کرنے لگا۔۔پیچھا کرتے کرتے ایک ایسامقام ایا جہاں دور دور تک آبادی کاذکر نہیں تھا ایک دم سنسان اس جگہ گاڑی نے بریک لیں "روکو روکو "شہیریار ٹیکسی ڈرائیور کو بولا اور گاڑی سے اتر کر نایاب کے پاس آگیا "نایاب۔۔۔ نایاب۔۔۔وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر دروازہ لاک تھا دوسری طرف کے دروازے سے گارڈ نکل کر آیا شہیریار اس کے پاس بھاگ کر غصے میں گیا اور اسے دو تین مکے مار کر نیچے گرایا "ایسی گھٹیا حرکت کرنے تم سے پہلے سو دفعہ سوچنا تبھی اس نے گن

نکال کر شہیر یار پر تانی تا کہ اپنا دفاع کر سکے چونکہ اس وقت ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نا تھا تبھی وہاں کچھ گاڑیاں پہنچ گئی ایک گاڑی سے پروفیسر شاہد شاہد نکل کر آئے شہیر یار کا غصہ دیکھنے والا تھا وہ اسے مارنے اس کے پاس جانے لگا تبھی اس کے بندوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر روک لیا اور زبردستی اسے مارنے لگے "ایک منٹ روک جاؤ" شاہد نے انھیں روکا "اس کو وہاں درخت کیساتھ باندھ دو یہ ہلنے نا پائے اور اس لڑکی کو جھگا کر میرے پاس لے آو" شہیر یار زمین پہ بے حال پڑا تڑپ سے اٹھا اپنی محبت کو بچانے اپنا سب وارنے کو تیار تھا مگر وہ اکیلا آدمی ان دس لوگوں سے ہلکا تھا انھوں نے اسے باندھ کر درخت کے ساتھ باندھا وہ شیر کی طرح داڑھ رہا تھا اس کی چیخوں سے تنگ آ کر پروفیسر نے اس کے سر پر بندوق سے مارا جس سے وہ بے ہوش ہو گیا "اس لڑکی کو جھگاؤ اور میرے پاس لے آو" "جی سر"

شہیر یار کو چند گھنٹوں بعد ہوش آیا صبح ہونے والی تھی آسمان کی نیلی نیلی روشنی چمک رہی

تھی اسکی آنکھیں دھندلا رہی تھی اس کو اپنے جسم میں جان محسوس نہیں ہو رہی تھی سر میں شدت سے درد محسوس ہو رہا تھا وہ اپنے سر کو سلجھانے ہاتھ بڑھایا تو یاد آیا اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اسے رات والا واقعہ یاد آنے لگا وہ ہوش میں آیا "نایاب۔۔ وہ ہاتھوں کو کھولتے ہوئے دائیں بائیں دیکھنے لگا پھر اس نے دیکھا کہ ایک طرف کوئی زمین پر پڑا سو رہا تھا وہ غور کیا تو اسے وہ نایاب لگی اب وہ کے اس کے پاس جانے کیلیے تڑپ اٹھا اس نے اپنی پوری جان لگا دی اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو کھولنے کی بالآخر وہ کامیاب ہوا اور نایاب کے پاس گیا اس نے نایاب کو گود میں رکھا "نایاب اٹھو نایاب میں آ گیا ہوا اٹھ جاؤ تمہیں کچھ نہیں ہو گا" پھر اس نے دیکھا نایاب کے ماتھے پر ایک چھوٹا سا نشان نظر آیا وہ گولی چلنے کی نشان تھا" نہیں ایسا نہیں ہو سکتا نایاب تم مجھے چھوڑ کے نہیں جا سکتی "وہ اس کو پکار رہا تھا چلا رہا تھا کہ اسکا درد کسی طرح کم ہو جائے مگر اس کی کرچیخ سے اسکا درد کم ہونے کے بجائے بڑھ رہا تھا وہ نایاب کو سینے سے لگائے ہوئے تو رہا تھا" مجھے کیوں چھوڑ دیا تم لوگوں نے مجھے بھی مار ہی دیتے۔۔ کیوں زندہ رکھا مجھے۔مار دیتے مجھے بھی، کیوں آخر کیوں؟؟؟"اس رات میں

نایاب کو گود میں آٹھاتے ہوئے لے آیا اس کے باپ سے معافی مانگی مگر وہ مجھے معاف نا کر سکے اور کرنا بھی نہیں چاہئے میں اسی لائق ہوں میرے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا میں اسکی حفاظت کیلئے اس سے جڑا تھا مگر میں ایک بزدل انسان ہوں جس سے اس کی حفاظت نا ہوئی۔۔۔شاویز کی انکھوں میں بھی آنسو تیر رہے تھے وہ خود پر سے کنٹرول کھو بیٹھا اور پلکوں کی قید سے انسو کو چڑا لیا"ارے میرے بھائی تم کیوں رو رہے ہو"شہیر یار اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا"تم اس کے بعد خاموشی سے بیٹھ گئے نایاب کا بدلہ بھی نہیں لیا"" میں گیا تھا پولیس اسٹیشن مگر وہ لوگ بھی ملے ہوئے تھے سب کی سوچی ساچی پلیننگ تھی میں کچھ نا کر سکا مگر میں اسے چھوڑوں گا نہیں بدلہ ضرور لونگا نایاب کا تم دیکھنا اس کو میں کتنی بے دردی سے مارتا ہوں"" شہیر یار تم پریشان نہیں ہوں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"" نایاب واپس آجائے گی""کوئی واپس نہیں آتا شہیر یار"" تو سب ٹھیک کیسے ہو گا"" محبت کبھی پچھڑتی نہیں ہے یہ تو جسم ہے جو بچھڑ جاتے ہیں اس کی محبت تمھارا آنتظار کر رہی ہے شہیر یار تم اس کی محبت کی حقدار ہو تو وہ تمہیں ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا"" مر جاؤ میں مجھ

سے انتظار نہیں ہوتا"" اگر اس سے ملنا ہے حلال موت کی آرزو رکھو"" میرے لئے دعا کرو کہ میں مر جاؤ"" کیا تم اتنے کمزور ہو شہیریار"" ایک عورت مضبوط ترین آدمی کو توڑنے کا حوصلہ رکھتی ہے"ایسے کیسے تم ٹوٹ سکتے ہو مرد بنو مرد"" کیا مرد کے پاس دل نہیں ہوتا"" مرد کا دل مضبوط ہوتا ہے"" مضبوط ہوتا پتھر نہیں"" دو سال ہو گئے ہیں شہیریار"" دو سال بعد محبت ختم ہو جاتی ہے"" محبت نہیں درد ختم ہو جاتا ہے"" تمہیں کبھی محبت نہیں ہوئی ناں اس لئے کہہ رہے ہوں"" نہیں بھائی محبت کھونے کا دکھ تو ہوتا ہی نہیں کیوں کہ وہ کھویا نہیں کرتی وجود کے بچھڑنے کا دکھ ہوتا جو وقت کیساتھ بھر جاتا ہے سمجھنے کی کوشش کرو" شہیریار اس کی ہاں میں ہاں ملایا" چلو اب تم آرام کرو بہت رات ہو گئی ہے کب سے باتیں کر رہے پتا ہی نہیں چلا کہ اتنی دیر ہو گئی ہے"" ٹھیک ہے سو جاؤ"

یہ لیں آپکی چائے" سنجیدہ تیمور صاحب کے پاس چائے لائی" سنو ایک منٹ بیٹھو ادھر" سنجیدہ بیٹھی" کیا سوچ رہے ہیں آپ تیمور اتنی دیر سے"" کچھ نہیں۔۔۔ بچے کیا کر رہے ہیں"" ارم

اور ثانیہ سو گئی ہے اور عدنان پڑھ رہا ہے "" اور زیمل "وہ زیمل کا نام کہہ کر خاموش ہو گئے "آپ ابھی تک اس کے بارے میں سوچ رہے تھے "" نہیں منہ سے نکل گیا "" لفظ بلاوجہ زبان پر نہیں آتے اب بھی آپ کے دل میں اس کیلیے محبت ہے ناں "" عزت نا ہو تو محبت کی کوئی معنی نہیں رہتی "وہ آپنی چائے لیکر جانے لگا" وہ کہاں گئی ہے کچھ بتایا اس نے " پھر رہی ہو گی کہی دربدر مجھے کیا پتا اس کا" سنجیدہ یہ بولی کی تھی کہ تیمور کمرے میں چلا گیا

"ثانیہ ویسے اچھا ہوا زیمل کو نکال دیا گھر سے "وہ سکون بھرے لہجے میں بولی" کیوں ایسی بھی کیا خوشی والی بات ہے اس میں ارم " بھئی دیکھو، ہر وقت وہ حکم چلاتی رہتی تھی، مجھے تو بہت غصہ چڑھتا تھا اس پر، ماں بنتی تھی ہماری، کبھی کمرے سے نکال دیا تو کبھی رعب جماتی اچھا ہوا چلی گئی اب اسکی ہر چیز ہماری "" ہاں یہ تو ہے "ثانیہ نے بجھ حامی بھری۔۔ سنجیدہ کمرے میں آئی "مما ادھر ائیں بیٹھے زیمل کے جانے کے بعد بہت خاموشی ہو گئی ہے ناں گھر میں ورنہ تو ہر وقت چیخنے چلانے کی آوازیں آتی رہتی"

"چیخنے چلانے کی آوازیں اس کی نہیں تمھاری چلتی رہتی تھی وہ بیچاری تو ایک کونے میں بیٹھی رہتی تھی اور کسی بھی گھر میں جب فوتگی ہوتی ہے تو وہاں خاموشی ہی ہوتی ہے قہقہے نہیں لگائے جاتے زیمل کے جانے سے ہمارے گھر میں فوتگی والا ماحول نا ہوں تو کیا جشن منائے""مما آپ زیمل کی کچھ زیادہ ہی سائیڈ نہیں لے رہی"میرے لیے سب برابر ہے ارم اپنی زبان کو قابو میں رکھو""سارا موڈ خراب کر دیا"ارم چلی جاتی ہے تمہارا موڈ چائنہ کا مال ہے کیا جو بات بات پہ خراب ہو جائے""پاکستان والے ڈیمانڈ ہی ایسی چیز کی کرتے ہیں اس میں چائنہ کا کیا قصور""مجھے لگتا نہیں ہے کہ تم لوگوں کو ذرا سا بھی دکھ ہے اس کے جانے کا"مما بس کر دے دو تین دن ہو گئے ہیں اسے گئے ہوئے""تین دن ہی ہوئے ہیں نا تین سال تو نہیں ہوئے"ہم سنجیدہ بھی پیٹھ دکھا کر چلی گئی پیچھے بچی ثانیہ"لو بھئی ان کے جھگڑے ختم ہوتے ہی نہیں ہے"

"کچھ بھی ہو جائے زمل ہے تو ہماری بیٹی ہی ناں آپ جا کر لے آئیں پتا نہیں کہاں بیٹھک

رہی ہو گی"

"اولاد کی محبت تبھی ختم ہو جاتی ہے جب وہ ہمارا اعتبار تھوڑ کرنا فرمانی کرنے پہ اتر آتی ہے اور میرے لئے وہ اسی دن مر گئی تھی جس دن اسے باہر نکال دیا تھا اب اور کوئی بات نہیں کرنا اس کے بارے میں"

وہ دو دن سے بھوکی تھی کھانے کی تلاش میں بھیک مانگ رہی تھی بلاخر مایوس ہو گئی بے سہارا و لاوارث چلی جا رہی تھی کوئی ہوش نہیں تھا کس طرف جا رہی ہے کہاں مڑ رہی ہے بال بکھرے زرد چہرہ ایسی زندگی کا کیا فائدہ میں مر ہی جاؤں تو اچھا ہے اسے خبر نہیں تھی کہ وہ سڑک پر چل رہی تھی اور ایک گاڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھی کوئی ایا اور اسے اپنی طرف کھینچ کر بچا لیا وہ لڑکی کوئی اور نہیں زیمل تھی اور وہ لڑکا کوئی اور نہیں شاویز تھا" آپ ٹھیک ہے ایسے سڑک پر نہیں چلتے"" کھانا "اس کا جواب بس یہی تھا"شاویز کو وہ بات سمجھ میں نہ ائے "کیا"" کھانا چاہیے "وہ نیچے ہی دیکھ رہی تھی اسے کوئی ہوش نہیں تھا اس کا منہ

نیچھے لٹکا ہوا تھا" کھانا چاہیے۔۔۔!! ٹھیک ہے اپ یہاں بیٹھے میں لاتا ہوں کہیں جائیے گا نہیں"وہ سائیڈ پر بیٹھ جاتی ہے "کیا میڈم کئی دنوں سے کچھ کھایا نہیں ہے کیا" کچھ لوفر لڑکے اسے چڑھتے ہیں "ابے میں نے اسے کہیں دیکھا ہے "وہ فون نکالتا ہے "یہ تو وہی لڑکی ہے "یہ دیکھ ""ارے بھائی یہ تو بہت مست ویڈیو ہے ""کیوں میڈم گھر سے نکال دیا گیا""ایسی حرکتیں ہوگی تو گھر سے نا نکالیں تو اور کیا کرے "وہ دونوں لڑکے ہنستے ہوئے زیمل لاچار پڑی تھی۔

"کیا کر رہے ہو تم لوگ، کیوں تنگ کر رہے ہو اسے "شاویز کھانا پکڑ کر لایا "ہم تو بس دیکھنے آئے تھے کیا کو رہا ہے ""جاؤ اور کہیں اور جا کر دیکھو "وہ دونوں بھاگ جاتے ہیں "یہ لو اپ کا کھانا" بھوک کے مارے جلدی سے پکڑ کر کھانے لگتی ہے شاویز وہاں سے جانے لگتا ہے پھر پیچھے مڑ کر اسے کچھ پیسے نکال کر دیتا ہے "یہ رکھ لو "زیمل نے سر ہلا کر انکار کر دیا شاویز نے اس کے ہاتھ میں تھما دیئے تو زیمل نے اس کی طرف پہلی بار دیکھا اسکی ہاکی رنگ کی آنکھیں ہلکی ہلکی داڑھی اور ہلکی سی مسکراہٹ "رکھ لو کام ائیں گے "زیمل نے اس کے

چہرے سے نظریں ہٹالی اسے پرانے وقتوں کی یاد آنے لگی "یہ لو زمل بیٹا "اس کے ابوا سے پیسے پکڑاتے ہوئے "" نہیں ابو میرے پاس پیسے ہیں اپ نے کل ہی دیے تھے "" تمہارے پاس ہو یا نہیں دینا میرا فرض ہے "" مجھے بھوک لگی ہے "ایک بچہ رو رہا تھا اپنی امی سے کھانا مانگ رہا تھا "میرے پاس پیسے نہیں ہیں بیٹا کیسے کھانا کھلاؤ "اس کی امی بھی پریشانی سے رو رہی تھی شاویز تین چار ڈبے کھانے کے لایا تھا "انٹی یہ لے کھانا کھالے " زیمل آنٹی اور اس کے بچے کو ایک ایک ڈبہ پکڑاتے ہوئے " شکریہ بیٹا اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دیں "وہ اپنی جگہ پر واپس اگئی اور اپنا کھانا کھانے لگے

دروازے کی بیل بجی سنجیدہ بیگم کھولنے گئی "انٹی زیمل گھر پر ہے "ماہنور دروازے پر کھڑی تھی " نہیں وہ گھر پر نہیں ہے تم مانور ہو اس کی دوست "جی میں اسکی دوست ہوں اس سے ملنے ائی تھی وہ کب تک ائے گی ""اؤ اندر اؤ "" نہیں انٹی بہت شکریہ میں ابھی چلوں گی ویسے بھی زیمل گھر پر نہیں ہے ""چائے تو پی کے جاؤ "" پھر اوں گی انٹی زیمل

فون نہیں اٹھا رہی ہے اس لیے بنا بتائے اگئی میم نے اسے کالج سے بھی نکال دیا وہ بری لڑکی نہیں ہے اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہو گا"" مجھے بھی ایسے ہی لگتا ہے" سنجیدہ دھیرے سے بولی" مجھے مارکیٹ سے چیزیں بھی لینی ہیں اور اج غریبوں میں کھانا بھی تقسیم کرنا ہے"" اللہ تمہارا صدقہ قبول کرے""او کے انٹی اللہ حافظ"

"بھائی اپ سارا سامان لے ائے ہیں ناماہ نور گاڑی میں بیٹھی تھی"ہاں لے ایا ہوں"وہ سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہتے ہیں" بھائی راجہ بازار میں پہلے جاتے ہیں وہیں سے بانٹنا شروع کرتے ہیں"اور وہ گاڑی چلاتا ہوا راجہ بازار پہنچ جاتے ہیں وہ گاڑی سے کھانے کا سارا سامان نکال لیتے ہیں اور غریبوں میں تقسیم کرتے ہیں سب لوگ انھیں ڈھیروں دعائیں دیتے ہیں "بھائی کھانا ختم ہونے والا ہے اور ابھی بہت سارے لوگ رہتے ہیں""میں کرتا ہوں کچھ منگواتا ہوں اور کھانا"وہ کسی کو کال کرتا ہے مجھے تین دیگ چاول کے اور بیجو جلدی"ماہ نور کو محسوس ہوا اس کی شرٹ کوئی کھینچ رہا ہے اس نے نیچے دیکھا ایک بچہ کھڑا ہوا تھا اس

بچے نے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے ماہ نور سمجھ گئی کہ اسے بھی کھانا چاہیے اس نے اسے ابھی ایک پلیٹ دی اس بچے نے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کیا ماہ نور اس کے پاس گئی" آپ کو پلیٹ مل گئی" جیسے ہی اس نے اس کا چہرہ دیکھا اس کو دھچکا لگا" زیمل تم یہاں کیا کر رہی ہو "وہ اس کی طرف دیکھ کے بولی" تمہاری یہ حالت تم یہاں کیا کر رہے ہو میرے ساتھ چلو"" نہیں جا سکتی تمہارے ساتھ، گھر سے بھی نکال دیا مجھے"" کیا مطلب گھر سے نکال۔۔۔اچھا میرے ساتھ چلوں"" ایسے کیسے میں تمہارے گھر جا سکتے ہوں" زیمل نے انکار کر دیا" میرے ساتھ چلو اٹھو" ماہ نور اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھا رہی تھی" چھوڑو مجھے، نہیں جانا مجھے"" دیکھ سکتی ہوں میں کتنی ضدی ہو تم ابھی تک۔۔۔کوئی بات نہیں مانتی۔۔۔۔کچھ کھایا تم نے" "کل کھایا تھا یہ لو کھا لو اور یہ موبائل رکھ لو کچھ چاہیے ہو تو بتانا کال کرنا"" نہیں میں نہیں لے سکتی" وہ اس مو موبائل پکڑاتے ہوئے" واپس کر دینا جب تم اپنے گھر چلی جاؤ"" گھر تو واپس جانا حرام ہے مجھ پہ" میں آنٹی کو منانے کی کوشش کروں گی اج صبح میں گئی تھی تمہارے گھر تم سے ملنے انٹی نے کہا تم گھر پر نہیں ہو"" ایسا کہاں کیا انہوں نے ایسا

کیوں نہیں کہا ہے کہ میں مر گئی ہوں""یار تم میری بات مان جاؤ نا چلو میرے ساتھ میرے گھر""ماہ نور یار میں نے نہیں جانا تمہارے گھر میں نہیں جا سکتی"

"ماہ نور"اسکا بھائی زاوین اسے آواز دیتا ہے جو اس وقت زیمل کو دیکھ کر غصے میں تھا"تم کیا کر رہی ہو ماہ نور بلوچ یہاں سے""بھائی زیمل کو ساتھ لے چلیں""تمہارا دماغ خراب ہے جب اس بے حیا کو اس کے گھر والے نہیں رکھ رہے تو تم کون ہوتی اس پہ مہربانی کرنے والی، چلو یہاں سے آیندہ اس سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"ماہ نور خاموش ہو کر زاوین کے ساتھ چلی گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس دنیا میں کتنے ہی لاچار لوگ ہیں جن کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں ہو تا اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اتنا نوازا"کام ختم کرنے کے بعد ماہ نور اور زاوین گھر جا رہے تھے"شکر ہے اس رب کا""صرف شکر سے کام نہیں چلتا زاوین""دے تو دیا ہے صدقہ اب اور کیسا شکر""اپنوں کی مدد جب بے سہارا ہوں"" کہنے کیا چاہ رہی ہو تم ماہ نور""کچھ نہیں

گاڑی چلاؤ آگے دیکھو"" دوست بھی تو اپنے ہوتے ہیں ناں زاوین"" دوست سے بڑھ کر ہوتے ہیں"" جب کوئی دوست مشکل میں ہو تو تم کیا کرو گے"" اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کروں گا"" اپ نے مجھے وہ بھی کرنے نہیں دیا بھائی"وہ تھوڑی دیر سوچ میں پڑ گیا"ماہ نور اسے ہم اپنے گھر کیسے لا سکتے تھے وہ ایک بدنام لڑکی ہے اگر اسے گھر لاتے تو ہم بدنام ہو جاتے""" کہیں اور رکھ لیتے ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے اسے چھوٹا سا گھر دے دیتے کچھ تو کرتے"" یہ بحث اپنے ابو سے کرو، ایسے کوئی چیز نہیں ہے اس دنیا میں جو ہمیشہ کے لیے چھپی رہ سکے کبھی نہ کبھی اس چیز نے سامنے انا ہی ہے ایسے اگر ہم زمل کو رکھیں گے تو ذلت تو ہماری ہی ہو گی نا اگر وہ کبھی سامنے اگئی"" سچ کہتے ہیں لوگ دنیا بہت مطلبی ہے اپنے بارے میں ہی سوچتی ہیں ہمیشہ "

" کہاں جارہے ہیں اپ تیمور صاحب "وہ تیزی سے باہر نکل رہے تھے "وہ ایک ضروری کام ہے وہ کرنے جارہا ہوں"" ایسا کون سا کام ہے جو اتنی رات کو یاد ایا اور جارہے ہیں"" تم سو

جانا انتظار نہ کرنا میں اجاؤں گا" اور وہ نکل جاتا ہے "مجھے بے چین کر کے کہہ رہے ہیں سو جانا

"سنجیدہ خود سے بنھبنائی تیمور رستوں اور گلیوں میں پھرنے لگے وہ بے چین چہرہ لیے یہاں

وہاں گھوم رہے تھے ایک ہاتھ میں فون لیے چہرے پر پریشانی لئے وہ کبھی ادھر کبھی ادھر

چل رہے تھے جیسے وہ اپنی کھوئی ہوئی چیز ڈھونڈ رہے ہو. بہت چلنے کی وجہ سے تھک گئے

گھٹنے پہ ہاتھ رکھے کھڑے تھے مگر وہ ہار ماننے والے نا تھے وہ پھر بھی چلے جا رہے تھے جیسے

انھوں نے ٹھان لی ہو جو کرنا ہے آج ہی کرنا ہے " کہاں ہو تم بیٹا تمہیں لینے ایا ہوں چلو

گھر جانے کا وقت ہے. بہت بھگت لی تم نے سزا میں نے معاف کر دیا ہے تمہیں چلو گھر

چلو اب اجاؤ سامنے اجاؤ نہ کرو مجھے اتنا تنگ اجاؤ بیٹا تم خیریت سے ہوں نا تممیں کچھ ہوا تو

نہیں نا دیکھو تمہارے بابا کتنے پریشان ہیں تمہارے لیے اور نہ ستاؤ مجھے وہ چلتے چلتے انہیں

سوچوں میں گم تھے "ابو" کوئی انہیں اواز دیتا ہے وہ پیچھے مڑ کر دیکھا پیچھے زیمل دکھائی دی "

زندگی بھی کتنی عجیب شے ہے ناں بابا جو نا چاہتے ہوئے بھی ایسے مقام پر لا کر رکھ دیتی ہے

جہاں اندھیرا بھی پناہ مانگتا ہے ہو سکتا ہے غلطی میری ہوں لیکن گناہ میں نے نہیں

کیا۔۔۔۔ ہو سکتا ہے میں ہی بری ہوں لیکن برا بنانے والے کون ہیں اپ لوگ نا۔۔۔ غصہ

اتا ہے مجھے اپ لوگوں پر کہ مجھے وہ محبت اور رتبہ کیوں نہیں دیا جس کا ہر بچہ برابر کا حقدار

ہوتا ہے کیوں ہمیشہ چھوٹوں کو محبت دیتے رہے اور بڑوں پر ذمہ داریاں ڈالتے رہے اخر

کیوں۔۔۔ بڑوں کا دل نہیں ہوتا وہ اپ کی اولاد نہیں ہوتی یا پھر وہ اسی لیے پیدا کی جاتی ہے

کہ اس کے کندھوں پہ ساری ذمہ داریاں لادھ دی جائے اور خود ارام سے دنیا سے جا سکے

کیوں ہمیشہ بڑے چھوٹے کی لڑائی میں ڈانٹ بڑے کو پڑتی ہے کیا چھوٹے دودھ کے دلے

ہوتے ہیں ہر لڑائی میں بھی انہیں ہی پیار کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ بگڑتے جاتے ہیں

اور گھر کے بڑے کچھ کر نہیں پاتے اولاد چھوٹی بڑی نہیں ہوتی ابو اولاد اولاد ہوتی ہے سب

کو برابر رکھا جاتا ہے لیکن نہیں بڑے سے محبت کرنے میں تو ماں باپ کو شرم اتی ہے نا""

کیا یہ بات غلط ہے کہ بڑوں کی عزت اور چھوٹے سے محبت کرنی چاہیے"" خدا گواہ ہے کہ

مجھے اپنی بہنوں سے بے انتہا پیار ہے مگر اس بے عزتی کا کیا جو وہ میری کرتی ہیں"" چلو

تمہاری بہنیں تمہاری عزت نہیں کرتی لیکن ہم۔۔۔۔ ہمارا کیا ہم نے تم سے محبت میں کوئی

لاپرواہی نہیں کی"" زبان سے کہنا بہت اسان ہے ابو۔۔۔مجھے بتائیں اپ، اگر اپ کے پاس ایک ٹافی ہے تو اپ مجھے دیں گے یا میری چھوٹی بہن کو" وہ خاموشی سے کھڑے رہے "بات تو یہ ہے ابو کہ اگر اپ کے پاس ایک ٹافی ہے تو وہ اپ جیب سے نکالے ہی نہ۔۔۔۔ اگر اپ برابری نہیں کر سکتے تو زیادتی بھی نہ کریں"" ایسی بات نہیں ہے بیٹا" وہ اس کا ہاتھ پکڑنے اگے بڑھے مگر وہ بس ایک وہم تھا وہاں کوئی نہیں کھڑا تھا۔ اسی وقت تیمور نیند سے بیدار ہوئے "کیا ہوا تیمور صاحب کوئی برا خواب دیکھ لیا کیا""ہاں شاید "ثمینہ اٹھ کر انھیں ایک گلاس پانی دیتی ہے "یہ لے پانی پیئے اور پرسکون ہو جائے بس ایک خواب ہی تھا""معاف کرنا تمہیں بھی نیند سے جھگا دیا""کوئی بات نہیں آپ آرام سے سو جائیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہے بس ایک برا خواب ہی تو تھا"

"شہیر یار کیا کر رہے ہو؟"شاویز اس کے پاس آیا"تم کیا الّو کی طرح رات بھر جاگتے رہتے ہو""اچھا جی۔۔۔پھر تو تم ایک چمگاڈر ہو تم بھی تو جاگ رہے ہوں""استغفرُللہ الّو تو پھر

بھی اتنا cute ہوتا ہے۔۔۔ میں تمہیں چمگاڈر جیسا لگتا ہوں کیا""ہاں دیکھو اتنے لمبے لمبے کان ہے تمھارے""ویسے مجھے تمہیں ایک گوریلا کہنا چاہئے تھا اتنے بڑے بڑے بازوں ۔۔۔لگتا ہے اٹلی میں پڑھنے کے بجائے سارا سارا دن جیم میں رہتے تھے""کافی دنوں سے جیم نہیں گیا میری اتنے عرصے کی محنت ضائع نا ہو جائے""ابھی دو دن ہی ہوئے ہیں پاکستان آئے ہوئے"شاویز اسے گور رہا تھا"ایسے کیا دیکھ رہے ہو کچھ غلط کہا کیا""تم خود ایک بہت بڑی غلطی ہو""میرے گھر میں بیٹھ کے میرا ہی مزاق اڑا رہے ہو گھر سے نکال دونگا سمجھے""آو ہووو۔۔۔دیکھو تو ذرا، کیا کیا سننے کو مل رہا ہے۔۔۔یہ بھی سننا تھا مجھے۔۔۔میں شرم سے ڈوب نا مر جاؤں""ارے میرے بھائی۔۔۔اتنا ڈرامہ کیوں کر رہے ہو""تم نے تو مجھے ایموشنل کر کے میرا گردہ تھوڑی دیا""گردہ"شہیر یار زور زور سے ہسنے لگا

"اچھا بتاؤ نا کیا کر رہے ہو تم""اسائنمنٹ کر رہا ہوں۔۔۔دو دن سے یونیورسٹی نہیں گیا اور اسے جمع کروانی ہے کل اس لیے کل صبح جلدی نکلوں گا تا کہ وقت پہ پہنچ سکوں""رات کے

تین بج رہے ہیں۔۔۔ صبح ہونے میں دو گھنٹے ہی رہتے ہیں۔۔۔ کتنارہ گیاہے کام""رہتا ہے بہت ساری یہ سب اسے type بھی کرنا ہے""ابھی تک جتنا کیا ہے اسے مجھے دو میں ٹائپ کردونگا""پکی بات ہے کرلوگے""ہاں ہاں دے دو""لیکن تم نے سونا نہیں ہے"" مجھے نیند ویسے بھی نہیں آرہی""اچھایہ لو اسے ٹائپ کردو"

"ملک میرا سارا سامان رکھ دیا ہے گاڑی میں"

"جی صاحب سب رکھ دیا"

"شہیر یار۔۔شاویز اسے آواز دیتا ہے۔۔۔اپنی اسائنمٹ تو لے جاؤ،اسے کیسے بھول سکتے ہو تم""آو۔۔۔ تھینکس یار۔۔۔بچالیا تم نے۔۔۔چلو ملک چلتے ہیں۔۔۔چلتا ہوں شاویز خیال رکھنا""میں چھوڑ آوں ائیر پورٹ""نہیں آسکی ضرورت نہیں I will manage"" انکل آنٹی سے ملنے آونگا میں""ضرور وہ پوچھ رہے تھے تمھارا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایسے کب تک میں سڑکوں پہ پھرتی رہوں گی اگر ابو کو مجھ پہ ترس آنا ہوتا تو وہ اب تک لینے آجاتے، مجھے اپنا بندوبست کرنا ہوگا" وہ اپنے بیگ سے ماہ نور کا دیا ہوا موبائل نکالی" گھر میں نے نہیں جانا،ماہ نور کا کسی اور کا احسان نہیں لے سکتی بس اب ایک ہی راستہ رہ گیا ہے وہ کسی کا نمبر ڈائیل کرتی ہے"

"بوس کسی unknown نمبر سے کال آرہی ہے آپ کے موبائل پہ""اٹھالو۔۔اور دیکھو کون ہے" جیسے ہی اس نے کال اٹھائی"ہیلو زین""کون بول رہا ہے""زیمل بول رہی ہوں""بھائی زیمل کی کال ہے"حمزہ نے زین کو موبائل دیا"صدقے۔۔۔۔۔ایسے کیسے یاد کیا مجھے"اس کے بے زار جسم میں جیسے جان ہی آگئی ہوں"مجھے ملنا ہے تم سے"زیمل نے سیدھی بات کی"سو بار مل لوں میں۔۔اس کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا"حمزہ۔۔۔چلو ہمیں ملنے جانا ہے"کس سے ملنے جانا ہے۔۔۔۔زیمل سے""بالکل صحیح۔۔۔۔۔سنو سارے سب زین کی طرف متوجہ ہوئے"ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں تب تک تم لوگ دھیان رکھنا"زین حمزہ کے کندھے پر ہاتھ ڈال کر بولا"

"اوہ ہو۔۔یہ کیا حال بن گیا بیچارہ کا" زین اسکا مزاق اڑاتے ہوئے " بکواس بندر کھو اپنی۔۔ بات سننی ہے تو سن ورنہ بھاڑ میں جاؤ" وہ پیٹھ دکھا کر جانے لگی زین نے اسکا بازو پکڑ کر روکا "کدھر جا رہی ہو یہاں تمھاری بات ہی تو سننے آئے ہیں"" تو پھر آرام سے سن اور بکچہ *** نہ کر"" بول، ورنہ ہم جا رہے ہیں"" تمھارے پاس کتنے بندے ہیں"" کیوں جاننا ہے"" نہیں بتانا"" بیس تیس ہونگے ""کم ہے۔۔۔""ابھی کیلئے اتنے سے کام چلا لیں گے بعد میں سو دو سو اور خرید لیں گے"" آخر کرنا کیا چاہ رہی ہو میری ماں"" مجھ سے ہاتھ ملاؤ گے، فایدہ ہو گا تمہیں"" کیسا فایدہ اور اسکی کیا گیرینٹی ہے کہ مجھے فایدہ ہو گا""100٪ گیرینٹی ہے تمہیں فایدہ ہو گا بس میرے ساتھ قدم ملا کر چلنا ہو گا"" ویسے بھروسہ کر لیتا ہوں تم پر اگر دھوکہ دیا تو پھر یہ سڑک بھی چھین لوں گا تم سے"" وہ گھٹیا حرکت کرنے کے بعد تم پہ یہ بات بہت جچ رہی ہے"" تمھارا یہ حولیہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا اب ہم ٹیم بن گئے ہے تو چلو تمھارا حولیہ درست کریں"" میں ایسے ہی ٹھیک ہوں"وہ جانے لگی" آخر کرنا کیا چاہتی ہو

تم "" پتا چل جائے گا" وہ اونچی آواز میں بولی۔۔۔زیمل ان لوگوں کے ساتھ چلی گئی

"اوئے سنو!۔۔۔"زیمل نے زین کو آواز دی" مجھے کوئی صاف کپڑے دے دو پہننے کیلئے،

کچھ بھی چلے گا بس مجھے نہانا ہے"" میرے پہن لوگی"" پہن لونگی"" حمزہ میرے کچھ

کپڑے نکال دو اس کیلئے" وہ حمزہ کو بولا" جی بھائی"

"ابو مجھے آپ سے بات کرنی ہے" ارم اپنے ابو کے پاس آئی" بولو بیٹھا! بیٹھو ادھر" وہ پاس

بیٹھ گئی" ابو میرا 12 کا ریزلٹ بھی آگیا ہے اور اچھا آیا ہے مجھے اچھی خاصی سکالرشپ مل

سکتی ہے کیا آپ مجھے باہر پڑھنے کیلئے بیج سکتے مجھے باہر پڑھنا ہے"" بیٹھا اتنے پیسے کہاں

سے آئیں گے"" ابو مجھے بس آپلائی کرنا ہے اگر میرا سیلیکشن ہو گیا تو وہ ہر چیز کے پیسے

دینگے"" اگر تمھارے ریزلٹ کم آیا تو وہ لوگ سکالرشپ تو نہیں دینگے پھر"" ابو میں اپنی

پوری کوشش کرونگی اچھا پڑھونگی یہ موقع نہیں آئے گا اور اگر آیا بھی تو پچھلے پانچ

مہینوں سے جو savings کی ہوگی وہاں سے فیس بھر لونگی" تیمور تھوڑی دیر سوچ میں

پڑھ گئے " ٹھیک ہے بیٹا جو خواہش ہے تمھاری کر لو پوری۔۔۔ کہاں جانے کا ارادہ ہے""

کوریا"" نہیں نہیں نہیں وہاں نہیں جانے دے سکتا میں تمہیں وہ تو dangerous ملک

ہے انکے ساتھ تو کوئی ملک معاہدہ بھی نہیں کر سکتا اگر اپنے پاس بلا کر انھوں نے قید کر لیا

تو"" نہیں ابو میں south Korea جاؤ نگی north Korea نہیں"" جو بھی ہے

دونوں ہے تو کوریا کی ناں"" دونوں الگ الگ ملک ہے بس نام ایک جیسے ہیں"" ٹھیک

ہے تم آپلائی کرو میں پتا کرتا ہو اس ملک کا کہ۔۔۔ اگر مجھے خطرہ محسوس ہوا تو نہیں جانے

دونگا تمہیں"" ٹھیک ہے ابو۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے South Korea کے بارے میں

کوئی غلط information نہیں ملیں گی"" ٹھیک ہے جاؤ "ارم وہ خوشخبری ثانیہ کو سنانے

چلی گئی

"تیمور صاحب "سنجیدہ غصہ سے تیمور کی طرف دیکھی "جب زیمل نے اپ سے اٹلی جانے کے

فرمائش کی تھی تو اسے اپ نے منع کر دیا تھا اب اپنے دوسری بیٹی کے لیے کیسے مان رہے

ہیں اپ"" میں دوسرے بیٹی کھونا نہیں چاہتا"" یہ نا انصافی ہے اگر تب اسے اپ اجازت

دے دیتے تو اس کے دل میں اپ کے لیے عزت اور بھڑتی ہم سے نفرت نہ کرتی وہ ہم سے نفرت کیوں کرتی ہیں اسی وجہ سے نا"" تو میں کیا کروں سنجیدہ کل کو اگر یہ بیٹی بھی بغاوت پر اتر ائی تو کیا کروں گا"" اگر سب کو برابری نہیں دے سکتے تھے سب کی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکتے تھے تو نا دیتے انھیں اتنی ڈھیل نا پڑھاتے انھیں اعلی سکولوں میں"" سنجیدہ مجھے taunt کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو جو تم اپنی دوسری بیٹیوں کو اس پر فوقیت دیتی تھی اسکا کیا"" گھر سے تو اسے آپ نے نکالا نا"" بس مردوں سنجیدہ میں پہلے ہی شرمندہ ہوں اور شرمندہ مت کرو پلیز"" ٹھیک ہے جو کرنا ہے اپ کو کریں میں نہیں بولوں گی کچھ"" شکر ہے تم کچھ بولنے سے رہیں ورنہ تو لڑائیوں اور دوسروں میں نقص نکالنے کے سواء کان کی کیا ہے تمھارا اپنی غلطی تو نظر ہی نہیں آتی ب س دوسروں کو نیچا دیکھاتی رہو، زیمل مجھ سے زیادہ تم سے نفرت کرتی ہے "وہ غصے سے باہر نکل گئے

"زمل نظر نہیں ارہی ہیں "زین اسے ہر جگہ دیکھتا ہے مگر وہ نظر نہیں اتی "وہ کہہ رہی تھی

تھوڑی کیلئے باہر جا رہی ہوں آجاؤ نگی واپس" تبھی زیمل کچھ چیزیں آٹھا کر اندر آئی" کہاں گئی تھی تم اور یہ سب کیا گند اٹھا کر لائی ہو""بازار گئی تھی کچھ سامان لینے""یہ سب کیسے لائی تم پیسے کہاں سے آئے تمھارے پاس""اپنے پیسوں سے لائی ہو یہ سامان""اپنے پیسوں سے۔۔۔ تمھارے پاس کیسے آئے بولو۔۔۔اگر ہوتے تو اسپرے سڑکوں پہ در بدر نا پھر رہی ہوتی۔۔۔بولو کدھر سے آئے یہ کیسے"یہ وہی پیسے تھے جو شاویز نے اسے دیئے تھے" میں نے چوری کیے تھے کسی سے"کاسے کئے تھے، مجھ سے تو نہیں بتائے"" نہیں باہر سے چوری کیے ہیں تمھارے نہیں بتائے"اگر میرے پیسوں میں کچھ کمی ہوئی ناں تو تمھارا کیا حشر کرتا ہوں دیکھنا"وہ اپنے پیسے گنتا ہے اس کے پیسے پورے ہوتے ہیں"اب یقین آیا تمھارے نہیں نہیں بتائے"وہ شرمندہ کے مارے آنکھیں چرا رہا تھا" آخر یہ سب لائی کیوں ہوں کیا کرنا چاہ رہی ہو""میں جو بھی کرو میرا ساتھ دینا ہو گا ورنہ سارا کام بگھڑ سکتا ہے"" ہاں ٹھیک ہے کیا کرنا ہے""میرے پاس جتنے بھی پیسے تھے وہ سب اس سامان کر خرچ ہو گئے اب جس چیز کی بھی ضرورت ہو گی تمہیں لانے ہو گے""ایسے کیسے میں لیکر آوں

جسطرح پہلے چوری کیے اسی طرح چوری کر کے خرید لوں جو بھی چاہیئے"" تو یہ کام تم کرو کو

ناں۔۔۔میں کیا کیا کروں۔۔۔۔تم لوگ بھی مدد کرو میری ٹیم ورک کرنا ہے ہم نے

ساتھ تو دو میرا"" ٹھیک ہے کیا لان ہے ہم بندوبست کرتے ہیں"" میں کچھ کیمیکلز لکھ کر

دے رہی ہو وہ کی کر آو جیسے بھی کر کے"" کیمیکلز کیوں چاہیئے "لگتا ہے اس کو بتائے بغیر

گزارا نہیں ہو گا زیمل خود سے بولی"میں ڈرگز کا فارمولا جانتی ہوں اس کیلئے کیمیکلز چاہیئے""

تم ڈرگز کی بارے میں کیسے جانتی ہو""medicine کی student تھی میں تمھاری وجہ

سے کالج سے نکالی گئی تھی"وہ کچھ کہے بغیر وہاں سے چلا گیا

"ڈاڈ مجھ سے آپکا بزنس نہیں سنبھل رہا مجھے لگتا ہے سب خراب ہو جائے گا""شاویز بیٹا خود پہ

بھروسہ رکھو،اور سب سے بڑھ کر مجھے تم پر بھروسہ ہے مجھے پتا ہے تم کر لو گی اور بہت

اچھے سے کر کو گے مجھے تم پر پورا یقین ہے۔۔۔بالآخر تم نے ہی سنبھالنا ہے میرا سب کچھ

ابھی نہیں سیکھو گے تو کب سیکھو گے، گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا"" شکریہ ابو آپ کی

باتوں سے بہت حوصلہ ملا"" اور بتاؤ کیا حال چال کے "" ابو بہت اکیلا ہوں ۔۔۔ شہیریار بھی کل چلا گیا ہے میں بور ہوتا ہوں بہت "" عادت ہو جائے گی خود کو مصروف رکھنے کی کوشش کرو اور باہر نکلا کرو دوست بناؤ شہیریار سے بھی ملنے جایا کرو کہ جی کبھی "" ہم میں بھی سوچ رہا تھا انکل آنٹی سے ملنا آؤں وہ پوچھ رہے تھے میرا "" یہ تو اچھی بات ہے "" ڈاڈ آپ کو میری یاد نہیں آتی "" اب ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے آپکی یاد نا آئے ۔۔۔۔ یہ لو اپی مما سے بات کرو وہ بہت مست کر رہی ہے تمہیں "شاویز مسکرایا ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زیمل ابو سے باتیں کر رہی تھی ۔ "ابو میرا میٹرک اور انٹر کی degree کی ساتھ ساتھ میرا Birth certificate، اپنا اور امی کا I'd card بھی attest کرا لینا"" کب تک چاہیئے "" جتنا جلدی ہو سکے "" لگتا ہے بہت excited ہو ہے ناں "" ہاں "" چلو پھر کل ہی چلتے ہیں attestation کیلئے "" ابو اگر passport بھی بن جائے تو اچھا ہو گا "" اس میں تو

بہت وقت لگے گاpassport دینے میں وہ لوگ بہت دیر کرتے ہیں"" دیکھ لے ناں

ابو میراapplication مضبوط ہو جائے گا"" پہلے یہattestationوالا معاملہ نپٹا لے

پھر دیکھتے ہیں"

زیمل ڈرگ فارمولا تیار کرنے میں مصروف تھی زین گنگناتے ہوئے آیا"بڑی محنت سے

کام کر رہی ہو، کہاں تک پہنچا کام"" کر چیز فٹ چل رہی ہے بس ایک چیز کی کمی ہے""وہ

ایک چھوٹی سی بوتل اٹھا کر اسکا ایک ڈراپ فارمولا میں ڈالتی ہے جس کی وجہ سے ایک چھوٹا

سا بلاسٹ ہوتا ہے اور ہر طرف وجواب اٹھنے لگا، زیمل نے ماسکو پہنا ہوا تھا مگر زین نے

نہیں پہنا تھا اسے بہیت بری کھانسی لگی"یہ کیا کر دیا تم کن ** کہی کی"" یہ لو ماسکو لگا لو"

زیمل نے اسے ایک ماسک دیا اب زین کی کھانسی تھوڑی سنبھلی "اب یہ پرفیکٹ ہے"

زیمل نے ڈرگز تیار کر لیا"ارے واہ تم تو بہت کمال کی لڑکی ہو۔۔۔شاباش برو"وہ زیمل

کو تھپکی دیتے ہوا"ویسے یہ ڈرگ کا کام آتی ہے"وہ بوتل اٹھا کر بولا"یہ جسم کے دردوں کو

آرام پہنچانے میں بہت کام آتا ہے۔۔۔یہ وقتی آرام تو دیگی لیکن اس کے سائیڈ ایفیکٹ

بھی بہت ہے""ہمیں کیا ہمیں تو بس پیسا سے مطلب ہے""تم سچ میں بہت حر***ہو""

بولو مت اس حر***نے ہی تمہیں پناہ دی ہے""اس کا بدلہ ملے گا تمہیں""دیکھتے ہیں کیا

ملے گا""ہر چیز کا بدلہ دونگی میں تمہیں""مجھے لگتا ہے کہ تم بہت کام کی چیز ہو""اچھا یہ

سب تیار ہو چکا ہے کل سے اپنے بندے لگادو کام پہ یہ جتنا جلدی بھکیں گی اتنا جلد فایدہ دے

گی""ایک پیکٹ کی قیمت کیا لگاو گی""بتاتی ہوں پہلے مجھے سونا ہے آرام کرنے دو مجھے

۔۔۔""میرے ساتھ""لگتا ہے تمہارا کمی**پن سر چڑھ گیا ہے""تو خرچ ہی کیا ہے""

وہ ویڈیو دیکھ کہ خوش ہو جایا کرناں۔۔۔سا**بات کرتا ہے"

"ارم بیٹا چلو پھر بہت رش ہو جائے گا""آرہی ہوا بو بس یہ پیپر زاکھٹے کر لوں""دونوں

پاسپورٹ آفس کیلئے نکل گئے"وہاں پہنچ کر ارم کو حیرانگی ہوئی"ابویہاں تو اتنی صبح صبح بھی

رخ ہے""کوئی بات نہیں بیٹھا انتظار کر لیتے ہیں ان لوگوں کا سوچو جو بعد میں آکر لائن میں

کھڑے ہونگے" جیسے تیسے ان کی باری آئی کچھ ضروری کاغذات جمع کروائے اور پاسپورٹ آفس سے باہر نکل آئے ""ابو یہ کچھ چیزیں attest بھی کروانی ہے"" یہ ibcc سے attested ہے ؟"" جی ابو۔۔۔یہ دیکھیں سٹیمپ"" چلو گڈ ہو گیا اب بس اسے mofa سے attest کروانا ہے۔۔۔۔ایسا کرو تم گھر جاؤ میں یہ کر کے لے آونگا۔۔۔اکیلی کا سکتی ہو نا گھر "" جی ابو آپ کی بہادر بیٹی ہوں۔۔۔"" ٹھیک ہے جاؤ دھیان سے جانا" ارم گھر جانے کیلیے گاڑی کا انتظار کرتی ہے تبھی ایک کار اسکے سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور شیشہ کھول کر ارم کو کوئی آواز دیتا ہے وہ ماہ نور ہوتی زیمل کی دوست "کہاں جا رہی ہو ارم "" گھر جا رہی ہو"" آو میں چھوڑ آوں" وہ اس کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے "کیا کر رہی تم یہاں پر "" اپنا پاسپورٹ بنوانے آئی تھی"" پاسپورٹ کیوں ؟... عمرے پہ جا رہی ہو کیا؟"" نہیں۔۔۔ میں کورین سکالرشپ کیلئے apply کیا ہے پڑھنے کا رہی ہوں"" تیمور انکل نے اجازت دے دی"" ہاں میں تو بہت خوش ہوں"" حیرت ہے زیمل کو اتنا شوق تھا اٹلی جانے کا مگر انکل کی ضد تھی کہ اس بیچارہ کو جانے کی نہیں دیا حالانکہ پڑھنے کا رہی تھی سیر کرنے نہیں اور

تمھارے بارے میں ایک دم سے مان گئے" شکر ہے ناں کچھ نا بولے اگر نا مانتے تو میں زور زبردستی منوا لیتی۔زیمل تو بول نا سکی جیسے گونگی ہو لیکن میں اتنی آسانی سے پار نا مانتی"" تم لوگوں کو پتا ہے کہ زیمل کہاں ہے اور کیسی ہے"" ماہ نور آپی تیز گاڑی چلائے ناں مجھے ضروری کام ہے گھر پہ"" اب سمجھ آئی کیوں کر وقت اداس رہتی تھی" ماہ نور دل میں بولی

وہ کالی رنگ کی hoddie پہنی چہرہ رومال سے ڈھکا ہوا آئی، کچھ مرد حضرات بیٹھے سگریٹ سجھا رہے تھی زیمل ان کے پاس آئی" تم کون ہو" ان مردوں میں سے کوئی ایک بولا" یہ لینا چاہوں گے" وہ ایک پیکٹ انھیں دکھاتی ہوئی" یہ کیا ہے" ان میں سے ایک اس پیکٹ کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا زیمل نے پیکٹ پیچھے کر دیا" فری میں دینے نہیں آیا" زیمل نے اپنی آواز کو لڑکوں کی طرح کرر کھا تھا تا کہ کوئی لڑکی سمجھ کر کمزور نا سمجھے اور ہا تھا پائی نا شروع کر دے" پہلے بتاؤ یہ ہے کیا"" تمہیں کیا لگ رہا ہے یہ کیا ہے"" جو میں سمجھ رہا ہوں وہ تو نہیں ہے"" مجھے کیا پتا تم کیا سمجھ رہے ہو بس اتنا یاد رکھو جو تم پہ رہے اس

سے کہہ زیادہ طاقتور ہے اور قیمت بھی مناسب ہے ""اہم کیسے مان لے اگر یہ نقلی ہوا"" ایک پیکٹ میں پانچ دانے ہیں ایک پیکٹ فری میں دونگی اگر پسند آئے تو تم سب کو ایک ایک لینا پڑے گا"" ٹھیک ہے دو "زیمل ایک پیکٹ انھیں پکڑاتے ہوئے پانچ بندے بیٹھے تھے سب نے ایک ایک گولی کھائی، کھاتے ساتھ ایک دم ہی انھیں تروتازہ کر دیا"" ارے واہ یہ تو اصلی مال لگ رہا ہے ہمیں دس پیکٹ دو اور یہ پیسہ "حساب کتاب کر کے وہ وہاں سے چلی گئی وہ ایسے ہی اپنا کام کرتی رہی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے کافی سارا مال بیچ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہاں ذہن آپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھے داموں میں مال بیچ رہا تھا صبح کو نکلے تھے اور شام کو اپنے جگہ واپس لوٹے .بہت تھکے ہوئے تھے وہ کرسی پر بیٹھ گیا "اج تو سکون کی نیند ائی گی، زمل نہیں آئی ابھی تک "" اگئی ہے روم میں ہے اپنے "حمزہ بولا "بلا کر لاؤ اسے ""جی بھائی "وہ گیا اس نے زیمل کو بلایا "کیا بات کرنی ہے کیوں بلایا ہے مجھے ارام سے سونے

نہیں دے سکتے"" ہمیشہ جلی گھٹی کیوں سناتی رہتی ہو، آکے بیٹھو بات کرتے ہیں"" وہ بیٹھ گئی جلدی سے بولو کیابات ہے"" دل کرتا ہے تمہاراہاتھ چوم لوں اتنا اچھا کام کیا تم نے راتو رات مالامال ہو گئے"" ہاتھ نہیں پاؤں چوم میرے"" اچھا مذاق کرلیتی ہو اور اگے کا کیا پلین ہے اور بناؤں گی مال یا پھر بس"" ابھی ارام تو کرنے دو کل جاکر سامان لے انا ختم ہو گیاہے کل دوبارہ کام شروع کریں گے ابھی مجھے ارام کرنا ہے اوکے" اور وہ چلی گئی

"السلام علیکم ابو" ارم نے سلام کیا" وعلیکم السلام! کیسی ہو بیٹا" ٹھیک ہوں"" یہ لو تمہارے ڈاکو منٹس ہو گئے ہیں attest"" تھینک یو ابو" وہ ابو سے ڈاکیو مینٹس لیتی ہے" ابو آپ کیا لیئے گے چائے یا جوس وغیرہ"" جوس بنادو"" اوکے" ارم امی کی پاس چلی گئی" امی ابو کے لیے جوس بنادے"" خود بھی تھوڑا کام کرلیا کرو نالائق" ارم منہ بنائی

" میرے لیے کچھ چیزیں فوٹو کاپی کرالو گے" ارم عدنان سے بولی" میں ابھی بزی ہوں جب فری ہوں گا تب کرالینا کیا کروانا ہے ویسے"" میں تمہیں سینڈ کرتی ہوں"" ٹھیک ہے بعد

میں جاؤں گا تو کرا لوں گا"" ٹھیک ہے فوٹو کاپی ہو جائیں پھر میرا پاسپورٹ اجائے تو سارا کام ہو جائے گا اور سارے ڈاکومنٹس ریڈی ہو جائیں گے ""پاسپورٹ کب ائے گا تمہارا"" کہہ رہے تھے ایک ہفتہ لگے گا کم از کم "" تمہارے پاس نہ TOEFL ہے اور نہ IELTS اور نا تمہیں کورین آتی ہے تمہیں یقین ہے تمہارا سلیکشن ہو جائے گا"" کالج سے انگلش پرا فیجنسی سرٹیفکیٹ لے لیا ہے میں نے اور کورین میں نے تھوڑی تھوڑی سیکھ لی ہے تو مجھے اتی ہے تھوڑی تھوڑی"" چلو یہ تو اچھا ہو گیا"" کب وہ وقت ائے گا جب میں کوریا کی سڑکوں پہ میں گھوم رہی ہوں گی"" تم پڑھنے جا رہی ہو یا گھومنے پھرنے "" پڑھوں گی بھی اور گھومونگی گی بھی"" دھیان سے گھومنا کہیں سکالرشپ نہ ختم ہو جائے گھومتے گھومتے"" ایسا نہیں ہو گا انشاء اللہ میں دل لگا کے پڑھوں گی"

دن گزرتے گئے وہ لوگ ڈرگز بناتے گئے اور امیر ہوتے گئے ہر مارکیٹ ہر شہر میں ان کا دھندا چل رہا تھا ان کا بنایا ہوا ڈرگ ہر کوئی استعمال کر رہا تھا پولیس اس وقت کے بنانے

والے کے پیچھے تھی مگر کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا یہ ڈرگ مارکٹ میں کیسے ائی اور کون ہے جو

اس کے پیچھے ہے زیمل جو عام سے بولیے میں رہا کرتی تھی اب وہ پر اپر کالا سوٹ کلے بال

اونچی ہیل ریڈ لپسٹک بلیک میل نیل پالش کالا چشمہ انکھوں پر لگائے رکھتی تھی اور اپنی

گاڑی جو کالی رنگت کی تھی خرید لی جس سے اسے اسانی سے اتی جاتی رہے صرف زمل کو نہیں

بلکہ اس سے نڑے ہر شخص کو بے پناہ فائدہ پہنچا خاص طور پر خاص طور پر زین کو

"اخر ہے کون یہ جو چوہے کی طرح چپ کر منشیات پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے میری تو سمجھ

میں یہ نہیں ارہا" انسپیکٹر کو تب چلی تھی "انسپیکٹر ہم پورے کوشش کر رہے ہیں اسے

پکڑنے کی" Isub انسپیکٹر بولا "کیا خاک کوشش کر رہے ہو اگر کر رہے ہوتے نا تو اج

وہ سلاخوں میں ہوتا" Isub انسپیکٹر خاموش ہو گیا "لیکن سر ہم انہیں پکڑیں گے کیسے ان

کے خلاف نہ کوئی ثبوت ہے اور نہ کوئی گواہ وہ ایسے چپ کر بیٹھے ہیں جیسے کوئی چوہا بل میں

گھس گیا ہو اور پتہ ہی نہ چل رہا ہو وہ اپنی نشان تک نہیں چھوڑتے اتنے شاطر لوگ ہیں

تمہیں میں ہم کیسے ان کا پتہ لگائیں گے"" تو تم کس بات کے پولیس ہو کس بات کے انسپیکٹر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہو اپنی ڈیٹیکٹو میں سے پتہ لگاؤ نار نگے ہاتھوں پکڑوا نہیں"" جی سر میں پوری کوشش کر رہا ہوں اپنی ان کا سراغ لگانے کی مگر ہم کیا کریں کوئی سراغ نہیں مل رہا ایسے میں ہم کیا ہی کر سکتے ہیں"" بڑے بڑے فار میسٹکلز کمپنی کے بوس ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ان کی فار مسٹیکلز کمپنی کو اس چھوٹے سے ڈرگ مافیا نے اتنا نقصان پہنچایا ہے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے اسی لیے وہ ہم کال کر کر کے پتہ کرواتے ہیں کہ انہیں پکڑوں انہیں پکڑو لیکن ہماری ٹیم ہے جو ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹے کچھ کر ہی نہیں رہی ہے اگر ایسے ہی چلتا رہا نا تو ہماری نوکریاں چلی جائیں گی پھر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا"

"شاویز افس میں پریزنٹیشن دے رہا تھا سامنے کرسیوں کر آفیسرز بیٹھے تھے "حال ہی میں مارکیٹ میں ایک ایسی چیز کا چرچہ ہے جس کا مالک کا ہمیں تو نہیں پتا لیکن اس سے ہماری فارماسٹیکل کمپنی نقصان کا شکار ہے اگر اس سے نہ روکا گیا تو ہمارے کمپنی کو بہت بڑا نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہمیں کسی بھی حال میں یہ نہیں ہونے دینا اس بندے کو جیسے بھی روکنا ہو گا اب اپ لوگ جا سکتے ہیں"

"ہمیں اپنا ٹھکانہ بدلنا ہو گا زین"" پچھلے ہفتے ہی تو کیا تھا"" تم بے وقوف ہو کیا"" ہمیں اپنی جگہ بدلنی ہو گی ورنہ پولیس ہمیں ڈھونڈ لیں گے" کہاجائینگے کوئی جگہ ہے اس کو بھی میں سوچوں کس چیز کی خبر نہیں رکھتے تم لوگ اس لیے پیچھے بات بھی مرتے مرتے بچھے تھے" زیمل غصے میں بولی" تیری تو۔۔۔"زین اس کی طرف بڑا حمزہ نے اسے روکا" بھائی ٹھہر جائے غصے میں ہے وہ"" غصے میں ہے تو کیا سارا غصہ ہم پہ نکالے گی ہم ایک ٹیم ہیں ٹیم کی طرح رہو باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے"" بھائی وہی تو میں کہہ رہا ہوں شانت ہو جائے غصے سے معاملہ بگڑ سکتا ہے"" چلو ایک جگہ ہے جہاں ہم جاسکتے ہیں سامان اٹھاؤ جو ضروری ہو"زی نے حکم دیا" دیکھ رہے ہو حمزہ کیسے اچھل رہی ہے اس کا تو دماغ ٹھکانہ لانا ہو گا"" بھائی اس کی وجہ سے ہمارا کام چل رہا ہے تھوڑا سا تو قابو میں رہے"" چھوڑو مجھے"

"انسپیکٹر ان کی شناخت مل گئی ہے،یہ دیکھیں یہ لڑکی ہے جو اس پورے گینگ کی انچارج

ہے یہ وہ لڑکی ہے جو ڈر گز بناتی ہے اس نے حال ہی میں میڈیسن کی پڑھائی کی ہے لاسٹ سمسٹر میں تھی مگر کسی بدنامی کے سزا میں اسے کالج سے باہر نکال دیا تھا اور اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا ماں باپ نے گھر سے باہر نکال دیا اور پھر اخر میں اس نے یہ راستے اختیار کیا اب وہ مالا مال ہے اور یہ دوسرا لڑکا اس کا نام زین ہے یہ اس لڑکی کے ساتھ ہی ہوتا ہے اس کے سارے ڈر گز کو پہنچنے میں ں مدد کرتا ہے ہر جگہ تک اس کو پہنچاتا ہے اور یہ باقی ٹیم ممبرز اتنے اہم نہیں جب سربراہ پکڑا جائے گا تو ٹیم خود ہی ختم کو جائے گی تو یہ کچھ جو خاص لوگ ہے ان کا پتہ ہم نے لگالیا ہے اور ان کے ٹھکانہ بھی مل گیا ہے" Isub نسپیکٹر نے ساری معلومات نکال لی" اچھا۔۔۔ کہاں ہے ان کا ٹھکان پہلی فرصت میں نکلتے ہیں چلو انہیں رنگے ہاتھوں پکڑے Isub نسپیکٹر غلطی نہیں ہونی چاہیے"" جی سر نہیں ہوگی" پولیس کی گاڑیاں ان کے اڈے پر حملہ کرنے گئے پورے فضا میں پولیس کی گاڑیوں کی سائرن کی اوازیں گونج رہی تھی جیسے ان کے ٹکانے پر پہنچے دروازہ توڑ کے اندر گئے مگر اندر خاموشی سی روا تھی بلڈنگ چان ماری پر کچھ نہ ملا" سر لگتا ہے انہیں ہماری اطلاع پہلے ہی ہو

گئی تھی وہ بھاگ گئے ہیں""لعنت کو کوئی ثبوت تو ملا ہو گا"" نہیں سر اتنے چالاکی سے سب کرتے ہیں بھنک بھی نہیں پڑتی""چلو واپس کچھ نہیں ہو سکتا اب تاریخ میں ایسے چکمہ دینے والے کریمنل پہلی بار ملے ہیں"

"سر میرے پاس ایک پلان ہے ان کو پکڑنے کی"شاویز اس کی طرف متوجہ ہوا" کیسا پلین ""ہمیں کسی ہیکر کی ضرورت ہو گی کمپنی سے لے لو کوئی ایسا جو بھروسہ مند ہو"" سمجھو ہو گیا بندوبست اگے پلین بتاؤ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاویز انسپیکٹر کو کال ملاتا ہے"ہیلو "انسپیکٹر بولا"پتا چلا ہے تم لوگ ان کو پکڑنے میں ناکام ہو گئے ہو ایک بار پھر سے""سر وہ لوگ ہم سے دو قدم آگے ہیں پھر سے بھاگ گئے"" معلوم تھا تم لوگ کسی کام کے نہیں ہو۔۔۔اس بار ان کا پتہ خفیہ طریقے سے لگانا ان کو ذرا بھی خبر ہوئی تو تمھاری خیر نہیں خبر نہیں""سر ہم پوری کوشش کریں گے""

کوشش نہیں کرنی انہیں پکڑنا ہے ہر حال میں۔۔۔اور ویسے بھی وہ لوگ اتنی جلدی اپنی جگہ تبدیل نہیں کریں گے"وہ کال بند کیا اب وہ شہریار کو کال کرتا ہے"شہیریار تمہاری ضرورت ہے اسلام اباد آجاو""اتا ہوں"

ارم لیپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھ رہی تھی اور اچانک خوشی کے مارے چلا اٹھی"کیوں چلا رہی ہو"سنجیدہ چھڑ گئی"امی میرا سلیکشن ہو گیا ہے"وہ منہ پر ہاتھ رکھے بولی یہ تو سچ میں خوشی کی بات ہے"سنجیدہ بھی بہت خوش ہو گئی اپنی بیٹی کی کامیابی پر اسے خوشی سے گلے ملی"امی میرا خواب پورا ہونے جارہا ہے وہ اچھلی جارہی تھی"اچھا ارام سے بیٹھو لگ جائے گی""نہیں امی اج مجھے اچھلنے دیں اج میں بہت خوش ہوں"سنجیدہ تیمور کو کال ملائی"تیمور صاحب ارم کا سکالرشپ میں سلیکشن ہو گیا ہے""ارے واہ۔۔۔مبارک ہو ارم کو بھی مبارک باد دینا""جی جی میں دیتی ہوں ارم ابو مبارکباد کہہ رہے ہیں"تیمور اسی وقت گھر ائے اور اپنے ساتھ مٹھیاں لے کرائے اور فورا ارم کے کمرے میں گئے"ارم بیٹا مبارک ہو"تھینک یو""یہ

دیکھو میں کیا لے کر ایا"" اتنی ساری مٹھائی اپ کو اتنی زیادہ لانے کی کیا ضرورت تھی""

ارے میری بیٹی اتنی بڑی خوشی لے کر ائی ہے مٹھائی کیوں نہ بنتی" وہ اپنی بیٹی کے ماتھے

پر بوسہ لینے کے بعد باہر چلے گئے

"زین کلیکٹر انک ڈیوائسز خیریت سے ہے ناہاں""ہاں اس کی حفاظت میں خود کر رہا تھا""

اپنے اس چمچے حمزہ کو بولو ناں ان چیزوں کی حفاظت کریں ہمارا بہت اہم ڈیٹا ہے اس میں

اگر وہ پولیس کے ہاتھ لگ گئی نا تو سمجھو ہمارا کام تمام اسے کہو کہ خاص توجہ رکھے کمپیوٹرز

کی میموری پر لیک نہ ہونے دینا اسے، ہیکر ہے تو ہیکر والے کام بھی تو کرے""ہاں وہ دن

رات اس کی حفاظت میں لگا رہتا ہے"" جیسے دن رات تم لوگ میرے موبائل کے پیچھے

پڑے تھے نا""کم آن زمل اب بھول جاؤ پرانی بات ہو گئی ہے""یہ بات تو زندگی بھر یاد

رہے گی"" ٹھیک ہے تمہاری مرضی""اس کا بدلہ تو میں لے کر رہوں گی تم لوگوں سے"وہ

دل میں بولی اور شیطانی نظروں سے زین کی طرف دیکھی

"خیریت ہے شاویز اتنا ارجنٹ بلایا مجھے "" مارکیٹ میں ایسے ڈرگز کے چرچے ہو رہے ہیں جس سے ہماری فارمیسٹکل کمپنی کو بہت نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس ڈرگ کو بنانے والے کا اب تک تو کچھ بتانا تھا لیکن پولیس نے حال ہی میں پتہ لگا لیا ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتے تھے ان پر حملہ کرنے پولیس گئی مگر وہاں پر انہیں کچھ نہ ملا ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے جب انھیں بھنک پڑتی ہے تو وہ لگ غائب ہو جاتے ہے اس بار مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے ""شاویز پولیس کا معاملہ ہے انہیں دیکھنے دو تم کیوں الجھ رہے ہو اور ویسے بھی تم یہ بزنس کمپائل کر کے اٹلی چلے جاؤ وہاں تو تمہارے بزنس خوب چلے گا نا "" اگر مجھے اٹلی جانا ہوتا تو میں پاکستان اتا کیوں اس کمپنی کو سنبھالنا میری ذمہ داری ہے ایسے مقام پر لے کر جانا ہے جہاں تک میرے ابو کی خواہش ہے تو میں اپنے ابو کی خواہش کو کیسے مٹھی میں ملتا ہوا دیکھ سکتا ہوں اس لیے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے کرو گے میری مدد "" ہاں ٹھیک ہے کروں گا کو۔ نہیں کرو نگا کرنا کیا ہے "" تھینکس برو "" کوئی بات نہیں"

انسپیکٹر بازار سے سامان لے رہا تھا تبھی اس نے کسی کو دیکھا وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے تیزی سے جا رہا تھا انسپیکٹر کو وہ مشکوک لگا وہ اس کا پیچھا کرنے لگا اس شخص کو لگا جیسے کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر کوئی نہ تھا پھر وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا وہ چلتے چلتے کچھ لوگوں کے پاس پہنچ گیا ان سے پیسے وصول کیے اور کچھ چیزیں دے کر وہاں سے روانہ ہو گیا پھر انسپیکٹر کو پتا لگا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس گینگ میں سے ہی تھا وہ sub انسپکٹر کو کال کرتا ہے "ہیلو انسپیکٹر !!!ایک ادھی پکڑا گیا ہے فورا یہاں آو میں انکی پیچھا کر رہا ہوں" انسپیکٹر اس کا پیچھے کرتے کرتے بالاخر اسے پکڑ لیتا ہے اسی وقت پولیس کی گاڑی بھی اجاتی ہے اور اسے اریسٹ کر کے لے جاتی ہے وہ بندہ بہت شور مچاتا ہے مگر کچھ فرق نہیں پڑتا پولیس اسٹیشن پہنچ گئے "آخر اپ مجھے کس جرم میں پکڑ کر لائے ہیں میں تو ایک عام سا بندہ ہوں اخر ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ""نام بتاؤ" انسپیکٹر دباؤ ڈالا مگر وہ کوئی جواب نہیں دیتا "میں نے کہا اپنا نام بتاؤ" اب انسپیکٹر غصے میں بولا "مظہر "وہ اپنا نام بتایا" جو میں تم سے

سوال کروں اس کا جواب سچ سچ دینا" سب انسپیکٹر غصے میں ہی تھا" ٹھکانا کہاں ہے تم

لوگوں کا"" سر کا ٹھکانے کی بات کر رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا اپ کیا کہہ رہے ہیں"

sub انسپیکٹر ہتھوڑا اور کھینچی ہاتھوں میں اٹھا کر" لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ میں نہ ائی

کوئی بات نہیں اب یہ ہتھوڑا اچھی طرح سمجھا دیں گا" وہ جیسے ہی اسے مارنے لگا" ایک منٹ

ایک منٹ بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔۔۔ phase 5 اسلام اباد میں ہے" وہ اپنا پول کھول

گیا" انسپیکٹر ہمارا کام ہو گیا ہے۔۔۔ sub انسپیکٹر بولا۔۔۔ ٹھکانے کا پتہ چل گیا ہے"

انسپیکٹر شاویز کو کال ملایا" سر انکام پتا چل گیا ہے"" فوراً نکلو میں بھی نکل رہا ہوں"

"شیریار کتنے وقت میں ان کا ڈیٹا ہیک کر لو گے" شہیریار اس کے ساتھ تھا"۔ 15 منٹ یا

پھر دس منٹ مگر اس کے لیے ڈیوائس کا ایکسس ضروری ہو گا"" ٹھیک ہے میں وہاں

پولیس کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اس دوران ان کا سارا ڈیٹا لے لینا اگر وہ کسی طرح بھاگ گئے

تو ہمارے پاس ان کا ڈیٹا ہو گا اور ہم ان کا پتا اسانی سے لگا پائیں گے میں تمہارے ساتھ باڈی

گارڈ بیچ دوں گا بھاگ جانے میں اور ثبوت مٹانے میں وہ ہوگ ماہر ہے تمہیں جو کرنا ہے

جلدی سے جلدی کرنا ہو گا میرے باڈی گارڈ کسی کو تم پر حملہ نہیں کرنے دیں گے تم اپنا کام تسلی سے کرنا انہیں ہر حال میں پکڑنا ہے"

"سب اگئے ہیں"زمل زین سے پوچھا"مظہر کو کام سے بھیجا تھا وہ اتا ہی ہو گا""رات کا کھانا سب مل کر کھاتے ہیں نا نہیں پتہ تمہیں""اسے کافی دیر ہو گئی اب تک تو اجانا چاہیے تھا""میں پتہ کرتی ہوں تم سب کھانا کھاؤ"وہ مظہر کو فون کرنے لگی مظہر کا فون پولیس کے قبضے میں تھا اسسٹنٹ اسپیکٹر نے فون لایا مظہر کو دیا"تمہارے باس کی کال ہے اٹھاؤ میرے سامنے بات کروا نہیں یہ مت بتانا ہے کہ تم پولیس کے قبضے میں ہو سمجھے اگر انہیں ذرا بھی بھنک پڑی تو پھر دیکھنا تمھارے ساتھ کیا ہو گا"وہ اسے زبردستی سمجھایا"ہیلو"مظہر فون اٹھا"فون کیوں نہیں اٹھا رہے ہو ایک بل پہ تو اٹھا لیتے ہو تم اپنی وے کب اؤ گے"وہ کچھ بول نہیں رہا تھا"بولو گے کچھ"زمل غصہ ہوئی مظہر نے گلے سے عجیب اواز نکالی"جب کوئی خطرہ ہو تو ہمارا کوڈ یاد رکھنا اسے پتہ چلے گا کہ تم کسی مصیبت میں ہو"زیمل کو وہ بات یاد ائی

ہے جو اس نے سب ممبرز کو بتائی تھی "لگتا ہے مظہر مصیبت میں ہے "وہ دل میں بولی پھر فون بند کر دیا اپنے فون سے ایک سم نکال کر دوسرے ڈالی اس سے کسی اور کو کال ملائی "ہیلو!!! اٹلی کی سب سے پہلی فلائٹ کب ہے بک کرو میری سیٹ ""اگلے دو گھنٹے بعد" اگے سے کوئی بولا" ٹھیک ہے میں پہنچ رہی ہوں "اس نے فون بند کیا "پتہ چلا ہے مظہر کا" زین میں زمل سے پوچھا "ہاں وہ رستے میں کے ارہا ہے "اس نے جھوٹ بولا "زین مجھے بھوک نہیں ہے تم کھا لو کھانا میں باہر جا رہی ہوں فریش ہونے "" میں اجاؤں ساتھ "" نہیں میں سنبھال لوں گی تھینکس "پھر باہر وہ نکل گئی کہ اور بہانے سے ایئر پورٹ کیلئے نکل گئی

"انسپیکٹر جلدی چلیں لگتا ہے انہیں خبر مل گئی ہے ""لعنت کو اب تک تو وہ لوگ بھاگ چکے ہونگے "" ہمیں فوراان کے اڈے لرجانا ہو گا"" کیا فائدہ اب تک تو بھاگ بھی گئے ہونگے ""سر یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے ہمیں چلنا ہو گا جلدی "" ٹھیک ٹھیک گاڑی نکالو"

"شہیریار تم پیچھے سے جانا اور میرے گارڈز تمہارے ساتھ جائیں گے اور میں اگے سے جاؤں گا پولیس بس پہنچنے کی والی ہے "شاویز دروازے پر گیا وہاں باڈی گارڈز کھڑے تھے "مجھے بوس سے ملنا ہے "شاویز انکا دھیان بھٹکانے کے لیے "" کیا کام ہے ان سے "اور وہ مار پیٹ کر انہیں بے ہوش کر دیتا ہے شاویز اندر جاتا ہے "کون ہو تم اور اندر کیسے ائے" حمزہ بولا" تمہارے بوس سے ملنے ایا ہوں"شاویز بولا"ہمارے بوس ایسے کسی سے نہیں ملتے "اور وہ اس پر حملہ کرتا ہے ایسے شاویز لڑتے لڑتے کافی بندوں کو گرا دیتا ہے زین وہاں بے خبر پڑا ہوتا ہے دوسری طرف سے شہیریار وہاں کا سارا ڈیٹا نکال لیتا ہے جب زین کو خبر لگتی ہے تب تک وہاں پولیس اجاتی ہیں اور ان کو arrest کر کے لے جاتی ہیں ۔۔۔۔پولیس سٹیشن میں ۔۔۔۔"جہاں تک ہمیں پتہ چلا ہے تمہارے گینگ کا سربراہ کوئی لڑکی ہے تم سب وہاں موجود تھے تو وہ کہاں ہے "انسپیکٹر بولا" مجھے نہیں پتا"زین بولا" کیسے نہیں پتہ تمہیں""اگر یقین نہیں ارہا تو سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرو نا""سر وہ لڑکی دو گھنٹے پہلے ایئر پورٹ کیلئے نکل گئی تھی اٹلی کو""سالی کہیں کی دھوکہ دیا مجھے میں تمہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چھوڑوں گا نہیں ایک بار ہاتھ تو لگ جا" زین دل میں ہی غصہ نکال رہا تھا"" فلائٹ کب کی ہے"" اب تک تو فلائٹ نکل چکی ہو گی"" صحیح ہے اسے لاک اپ میں ڈالو کوئی ضمانت نہیں ہو گی اس کی اگر یہ چاہے تو اپنا وکیل کر سکتا ہے تب تک میں باقی سب دیکھ لوں"

انسپیکٹر شاویز کے پاس آیا وہ لڑکی اٹلی نکل چکی ہے اسے پکڑے یا جانے دیں"" اسے پکڑنا ہو گا جب تک وہ ازاد ہے تب تک میں قید میں ہوں اور اسے میں دیکھتا ہوں تم یہاں سب دیکھو اسے کوٹ تک لیکے جاؤ کیسے یہ معصوم لوگوں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شہریار میں اٹلی جا رہا ہوں میرا بزنس تم دیکھ لینا"" میں بھی ساتھ آجاؤ" نہیں تو ادھر رکھو اور میرا بزنس دیکھو"

اٹلی پہنچ کر"۔۔۔علی شاہ۔۔۔۔۔مجھے اس ہفتے کی تمام لوگوں کی ڈیٹیل چاہیے جو اٹلی ائے ہیں اور یہاں سے گئے ہیں جی سر مل جائے گی"شاویز افس میں بیٹھا تھا وہ اب اٹلی پہنچ چکا تھا

"امی کیسی ہیں اپ "ارم نے کوریا سے ویڈیو کال کی تھی "ٹھیک ہے سب تم کیسی ہو وہاں سب ٹھیک ہے نا""ہاں ممایہاں کے لوگ بہت اچھے ہیں، خیال کرتے ہیں""یہ تو بہت اچھی بات ہے""اور امی ثانیہ کیسی ہے بھائی اور ابو ٹھیک ہے""خیریت سے ہیں سب تمہارے پڑھائی کیسی چل رہی ہیں""جی اچھی چل رہی ہے میں یہاں ہر چیز میں بہت آسانی ہے اکیلے بھی چلے جاؤ کہیں تو کسی کو کوئی خطرہ ہی نہیں""یہ لو ابو سے بات کرو" کیسی ہو ارم بیٹا "ایسی ہی بات چیت چلتی رہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شہریار سر شاہد کے گھر کے پاس ہی گاڑی کھڑی کیے ہوا تھا اور اس گھر کے پر نظر رکھ رہا تھا کافی دیر سے وہ وہاں کھڑا تھا تبھی وہاں سے سر شاید نکلتے ہیں اور گاڑی میں بیٹھ گئے ساتھ نہ ان کے کچھ گارڈز بھی تھے شہریار اس کا پیچھا کرنے لگا "سر لگتا ہے وہ گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی ہے "شاہد پیچھے مڑ کر دیکھا "چلتے رہو دیکھتے ہیں کون ہے""پر سر""جیسا کہا ویسا کرو "اس

نے ڈرائیور کو ڈانٹ کر بولا "اخر یہ کرنا کیا چاہتے ہیں کہاں جا رہے ہیں لگتا ہے انہیں خبر ہو گئی ہیں کہ میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں "شہر یار کو وہ لمحہ یاد ایا جب وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر نایاب کو بچانے جا رہا تھا "اس بار تمہارے پیچھے اندھا دھند نہیں باگوں گا میں سوچ سمجھ کر تمہیں جان سے ماروں گا تڑپ تڑپ کر ماروں گا "وہ وہاں سے اپنی گاڑی نکالتا ہے "سر وہ گاڑی تو غائب ہو گئی "وہ پھر سے پیچھے مڑا اپر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا "لگتا ہے وہ سمجھ گیا کہ ہم اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر یہ ان سب مسافروں کی لسٹ ہے جو جو اس ہفتے اٹلی ائے ہیں "اس نے شاویز حیدر کو فائل پکڑائی "ٹھیک ہے تم جاؤ علی شاہ "وہ چلا گیا شاویز سارے پیپرز چیک کرتا ہے "اس میں تو اس لڑکی کا نام ہی نہیں زیمل "علی شاہ واپس اندر آیا "سر ایک بری خبر ہے "" کیسی خبر اتنی گھبراہٹ کیا ہوا ہے "" سر اپ کے پاس ای میل نہیں ائی "" کسی ای میل "وہ فون چیک کرتا ہے "سر ہماری کمپنی کا سارا بینک بیلنس ہیک ہو گیا ہے سب ختم "شاویز کے

رونگٹے کھڑے ہو گئے "کس نے کیا ہے یہ "وہ غصے سے اگ بگولا ہو گیا "تم لوگ کہاں سوئے رہتے ہو ہماری ایتھیکل ہیکرز کیا کرتے ہیں ان کو کس نام سے پیسے ملتے ہیں "علی شا سر جھکا کر کھڑا ہوا تھا "اب یہاں کھڑے میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو جاؤ پتہ لگاؤ کس نے کیا ہے کون ہے ""جی سر۔۔۔پتہ لگا رہے ہیں ہمارے ہیکرز لگے ہوئے ہیں"

" نہیں پلیز مجھے مت مارو میں نے کچھ نہیں کیا میں نے تمہارے ساتھ دیا اور تم مجھے ہی مار رہی ہو"" میں کوئی ثبوت نہیں چھوڑنا چاہتی معاف کرنا "اور وہ شوٹ کرتی ہیں "اس کی لاش ٹھکانے لگاؤ "وہ پیچھے مڑی سن گلاسز لگائی، کھلے بال کالا سوٹ اور اونچی ہیلز چل کر وہ گاڑی میں بیٹھی اور وہاں سے چلی گئی "کون کہتا ہے عورت کمزور ہوتی ہے جو یہ کہتا ہے وہ ایک نظر زمل میم کو دیکھیں "لاش ٹھکانے لگانے والے اپس میں بات کر رہے تھے

"سر جس اکاؤنٹ سے یہ کام کیا گیا ہے اسکا کہیں پتا نہیں چل یا تو وہ قتل ہو چکا ہے یا پھر

بھاگ گیا ہے لگتا ہے کسی نے بڑا ہاتھ مارا ہے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا""ایک کام کرو جس اکاؤنٹ سے یہ ہمارا ڈیٹا ہیک ہوا ہے جس شخص نے کیا ہے سب کا سب معلوم کر کے مجھے دو اس کی اصلی شناخت نقلی شناخت سب"" سر ہم نے پتہ لگا لیا ہے وہ پہلے کمپنی میں ہیکر کی ملازمت کرتا تھا پھر اس نے وہ کمپنی چھوڑ دی اور اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا اس دوران اس کے بینک میں بھاری رقم بھی پائی گئی لگتا ہے کسی نے اسے خرید کر اپنے کام کے لیے استعمال کیا اور اپنا کام ہو جانے کے بعد اسے مار دیا""جہاں پر یہ قتل ہوا وہاں کی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرو""سر یہ رہی اس نے کوشش تو پوری کی کہ سراغ باقی نا رہے لیکن قسمت نے اسکا ساتھ نہیں دیا اور ہم نے وہاں کے سٹاف کو سمجھا دیا ہے کہ اگر کوئی پوچھے تو بتانا نے کہ کوئی فوٹیج دیکھنے آیا تھا"اس فوٹیج کو دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے"یہ تو وہی لڑکی ہے جو ڈر گز بناتی تھی اور یہاں یہ کام شروع کر دی ہے اس گاڑی کا نمبر پلیٹ ٹریس کرو اس تک پہنچ نہ ہو گا"

Clubb of Quality Content

"میم جہاں کر قتل ہوا وہاں ایک سی سی ٹی وی فوٹیج پائی گئی تھی"" کہا تھاناں میں نے سارے سراغ مٹا دینا"" میم آپ فکر نا کریں وہ فوٹیج ڈیلیٹ کر دی ہم نے "پولیس کے ہاتھوں تو نہیں لگی"" چان وین سے پتا لگا ہے وہاں قتل کے بعد سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرنے کوئی نہیں آیا تھا"

اس فوٹیج اور نمبر پلیٹ کے ذریعے وہ لوگ زیمل تک پہنچے وہ جہاں رہتی وہاں حملہ کر دیا وہ اسے پکڑ لیا" کسی نے کیا خوب کہا ہے نقل کے لیے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے تمہیں کیا لگا ہمارے ناک کے نیچے سے سب اڑا لے جاؤ گی اور ہمیں پتہ نہیں چلے گا" زمل خاموشی سے کڑی رہی" فلائٹ بک فراؤ پاکستان جا رہے ہیں ہم سارا پیسہ وہیں نکلوائیں گے" وہ لوگ پہلے فلائٹ سے پاکستان ائے

"سر شاہ ویز صاحب کی گاڑی ہے ناں یہ "وہ کمپیوٹر میں سے سی سی ٹی وی کیمرے کے ذریعے دیکھا"ہاں یہ تو انہی کی گاڑی ہے یہ یہاں کیا کر رہے ہیں اٹلی چلے گئے تھے ناں"" چلے دیکھتے

ہیں "وہ سب پولیس سٹیشن کے باہر ائے شاہ ویز نے گاڑی سے زمل کو نکالا اور پولیس کے حوالے کر دیا اسے ہاتھ گھڑی پہنائے ہوئے بٹھایا تھا انسپیکٹر ان سے پوچھ گاج کر رہے تھے مگر زمل کوئی جواب نہیں دے رہی تھی "کیا میں ان سے مل سکتی ہوں جو مجھے یہاں لائے ہیں "بالاخر وہ بولی انسپیکٹر اٹھا اور شاویز سے بولا "وہ تم سے ملنا چاہ رہی ہیں "شاویز زمل کے پاس ایا اور اس کے سامنے بیٹھا "تمہیں میں یاد ہوں "زیمل بولی "کون ہو تم "زمل مسکرائی "اس دن جب تم نے مجھے ایکسیڈنٹ سے بچایا تھا "شاہ ویز کو یاد انے لگا "اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم یہ ہو تو میں تمہاری مدد کبھی نہ کرتا ""تب میں یہ نہیں تھی تب میں وہی تھی جو تم نے دیکھا تمہارے دیے ہوئے پیسوں سے میں نے اپنے پاؤں کھڑے کیے ""مجھے یہ سب کیوں بتا رہی اب "وہ پھر سے مسکرائی "کیا مجھے پین اور پیپر مل سکتا ہے "شاہویز نے اس سے پین اور پیپر دیا اس نے پیپر پر کچھ لکھا "تمہارے کمپنی کے پیسے نکالے تھے نہ میں نے یہ لو اس کی ساری انفارمیشن جا کے لے لو اپنے پیسے ""یہ سب کیوں کر رہے ہو تم "حیرت ہے جب چوری کیے تب تم مجھے یہاں لے ائے اور جب دے رہی ہوں تب تمہیں یقین نہیں ارہا""

دونوں میں بہت فرق ہے خیر۔۔۔ تم مجھے اٹلی سے کیوں ادھر لے کے ائے اٹلی میں ہی پولیس کے حوالے کر دیتے تمہیں نہیں پتہ کتنی محنت کے بعد میں وہاں پہنچی تھی"" تم چاہو تو اپنا وکیل کر لو" شاہویز اسے بولا

شہریار اندر ایا" شاہویز تم نے اسے پکڑ لیا مجھے ابھی خبر ملی تو میں چلا ایا" جب شہریار نے زمل کو دیکھا" زمل تم یہاں کیا کر رہی ہو کیا کہہ۔ تم ہی وہ لڑکی تو نہیں ہو"" تم اسے جانتے ہو شہریار" شاویز پوچھا" یہ زمل ہے نایاب کی دوست تھی"" یہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں کیا" انسپیکٹر بولا جو دوسری طرف کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا" زمل تم نے ایسا کیوں کیا جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم ایسی بالکل بھی نہیں تھی"" شہریار انسان ایسا ہو یا نہ ہو مگر حالات انسان کو ایسا بنا دیتی ہیں، بھوک انسان کی تہذیب کھا جاتی ہے جب جب مجھے بھوک لگی تب تک میں نے خود میں بغاوت دیکھی"" ایسے بھی کیا حالات اگئے تھے تم پر جو تم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا"" شہریار خاموش رہو تمہیں کچھ نہیں پتا"" تو بتاؤ نا پلیز میں جاننا چاہتا ہوں تم نے ایسا کیوں کیا"" پتہ ہے شہریار نایاب کے جانے کے بعد میرے پاس کوئی

بھی ایسا نہیں تھا جو میرے ساتھ ہو سب نے مجھے استعمال کیا مجھے دوستوں سے نفرت

ہونے لگی تھی پھر مجھے ایک انجان نمبر سے ایک دن میسج ایا کہ دوست بنو گی مجھے لگا عام سی

دوستی ہو گی جو ہر کسی کے بیچ ہوتی ہے تو میں نے کہا ہاں بنوں گی میں بہت معصوم تھی کچھ

بھی نہیں پتہ تھا مجھے۔۔۔ پھر اس دوستی نے مجھے اس مقام پر لا کر کھڑا کر دیا جس کے بعد

میرے والدین کو مجھ سے نفرت ہونے لگی اور مجھے گھر سے نکال دیا" ایسا بھی کیا ہو گیا

تمہارے ساتھ زمل "" چھوڑو اس بات کو میں نے جب 12 پاس کی تھی نا تو میں نے ابو کو بولا

تھا کہ مجھے اٹلی جانا ہے مگر انھوں نے صاف صاف منا کر دیا اور اب میری بہن ارم کو بھیج دیا

کو ریا" یہ کہتے کہتے وہ رونے لگی شہریار اسے ٹیشو پکڑایا اس نے لے کر انسو صاف کیے" کہتے

ہیں بچوں کی تربیت سے پہلے والدین کو اپنی تربیت کرنی چاہیے سچ کہتے ہیں لوگ میری ماما

کو ہمیشہ غلط میں ہی لگی تھی غصہ کرتی تھی مجھ پر مارتی تھی مجھے لڑتی رہتی تھی مجھ سے غلطی ارم

کی ہو یا ثانیہ کی ڈانٹ مجھے ہی پڑتی تھی ہمیشہ میں اپنے دوستوں سے بات کروں تو وہ انکھیں

پھاڑ کر ایسی دیکھتی جیسے میں پتہ نہیں کیا کر رہی ہوں اگر میں ناراض ہوتی تو کسی کو کوئی

فرق ہی نہیں پڑتا تھا کیونکہ تب بھی غلطی میری ہی ہوتی تھی میں جب 18سال کی تھی تو میں
نے کہا تھا مجھے شادی کرنی ہے تا کہ اس گھر سے میری جان چھوٹ جائے مگر وہ بھی بات نہ
مانی انھوں نے جب انہوں نے شادی سے انکار کیا تو میرا شادی سے دل اٹھ گیا اور میں
اس کو گناہ سمجھنے لگی اب وہ میری شادی کروا رہے تھے مگر میں نہیں کر رہی تھی شادی""
زیمل دیکھو تم رونا بن کرو ہم تمہاری مدد کریں گے ہر چیز میں اگر تم وعدہ کرو ہم سے کہ
تم آئندہ غلط کام نہیں کرو گے دوبارہ تو ہم تمہاری مدد ضرور کریں گے"" نہیں شہریار مجھے
مر جانے دو مجھے نہیں جینا اس دنیا میں جہاں والدین ہی اولاد کو نہ سمجھے""زیمل ہم تمہیں
اچھی زندگی دیں گے ہم پر ٹرسٹ کر کے تو دیکھو""شہریار میرے پاس زندگی گزارنے
کے لیے بہت کچھ ہے میں ارام سے وکیل کر کے یہاں سے نکل سکتی ہوں مگر میں تھک
گئی ہوں شہریار پلیز مجھے مر جانے دو"" کوٹ کا ٹائم اج رات اٹھ بجے ہیں ملزم کو وہاں پہنچنا
ہو گا پھر وہی فیصلہ ہو گا" انسپکٹر ایا وہ یہ بول کر چلا گیا تب تک زمل لوک اپ میں ہی تھی

"شاویز ہمیں زمل کے لیے کچھ کرنا ہو گا""اس کی باتیں دل کو چھو رہی تھی وہ بری لڑکی نہیں حالات نے اسے ایسا بنا دی ہے۔۔۔۔ چلیکن ہم کیا کر سکتے ہیں شہیر یار سارے ثبوت اسکے خلاف ہے""اگر تم اپنا کیس واپس لے لو تو کچھ جو سکتا ہے""میں نے اپنا کیس واپس لے لیا ہے۔۔۔ لیکن مرڈر کے جرم اسے سزا تو سنائے گا کوٹ""اگر زیمل سب قبول کرلے تو اس کی سزا میں کمی کو سکتی ہے"" قتل کی سزا قتل کی ہوتی ہے "لیکن اگر مجرم الزامات قبول کرلے تو کم از کم عمر قید تو ہوگی اور زیمل پر مرڈر کے علاوہ بھی اور جرم ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پولیس زمل کو ہت گھڑی پہنناتے ہوئے کوٹ میں گھسیٹ کرلے کر جارہے تھے تمام گواہ اور ثبوت زیمل کے خلاف تھے جج نے سارے ثبوتوں کو مدّر کھتے ہوئے مجرم کو اپنی صفائی میں بولنے کا حق دیا زیمل کھٹیرے میں کھڑی تھی اف اٹھانے کیلئے س کے سامنے قرآن لا کر رکھ دیا"میں اللہ کے کلام کی قسم نہیں اٹھاؤنگی مگر میں اپنے اللہ کو حاضر ناظر جان کر جو بولنگی سب بولوں گی۔۔۔۔ میں مانتی میں نے اپنی زندگی میں بہت سے غلط کام کئے ہیں

لوگوں کی زندگیوں سے کھیلا معصوم لوگوں کا قتل کیا چوری کی ڈاکہ ڈالا اور آج بھی میرے پاس اتنا شہریار تھا کہ میں پولیس کے ہاتھوں سے فرار ہو سکتی تھی مگر میں نے ایسا نہیں کیا میں نے اپنا وکیل بھی نہیں کیا میں چاہتی تھی کہ مجھے سزا ملیں میرے گناہ معافی کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔ کسی ایسے انسان کا سامنے آجانا جو آپکی مدد کرے اور آپ کے ہی گھر میں ڈاکہ ڈالنے مجھ سے یہ برداشت نا ہوا۔ میں ہر برا کام کر سکتی ہوں مگر جو میرے ساتھ اچھا کریں اس کے ساتھ برا نہیں کر سکتی۔ اس لئے آج میں اس کورٹ کو اجازت دیتی ہوں کہ وہ مجھے سزائے موت دیں میرا جرم معافی لائق نہیں ہے" یہ سب سننے کے بعد جج صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا" تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ کورٹ اس نتیجہ پر پہنچی کہ ملزم زیمل کو سزائے موت دی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن میرا یہ ماننا ہے کہ جب کوئی ملزم اپنا قصور قبول کرلیں اور اسے اپنے کئے پر ندامت ہو تو اس کی سزا کم از کم سزائے موت نہیں ہونی چاہئے۔۔۔ اس لئے یہ کورٹ ملزم زیمل کو دس سال کی سزا سنائی جاتی ہے امید ہے ملزم دس سال بعد اپنی کئے گئے غلطیوں کو دہرانا نہیں چاہے گی" جج اٹھ کر جانے

لگی زیمل نے شور مچایا" نہیں جج صاحب پلیز مجھے سزائے موت دے دے میں زندہ رہ کیا

کرونگی خدا کیلئے مجھے اس زندگی سے آزاد کر دے۔۔۔۔۔۔۔"پولیس اسے ہاتھ گاں ڑی لگا کر

جیل لے گئی

شہیر یار چپکے چپکے سے سر شاہد کے گرد کھڑے باڈی گارڈز کو مارتا گیا اور دھیرے دھیرے

سر شاہد کے کمرے تک پہنچ گیا سر شاہد کو کوئی خبر نا کہ اس کے گھر میں کو کیا رہا ہے وہ

آرام سے سو رہا تھا تبھی شاہد کو آواز آئی جیسے کوئی اس کے کمرے میں پھلانگ آیا ہو شاہد نے

آنکھیں کھولیں اور دیکھا تو شہیر یار بندوق تھانے کھڑا تھا اس کے تو سارے نیارے ہو گئے

"ت۔ت۔ت۔ت تم یہاں کیسے آئے"" تو کیسے آپ شاہد صاحب مجھے پہچانا کہ نہیں"" گارڈ

۔۔۔گارڈ شاہد گارڈز کو آواز دیتا ہے" مجھے لگتا تمھارے گارڈز کو کسی نے سلام دیا ہے ہمیشہ

کیلئے"" نہیں ایسا نہیں ہو سکتا" شاہد سر کے مارے بستر سے اٹھا اور شہیر یار یار کے قدموں

میں آ گرا" مجھے مت مارو میں تم سے معافی مانگتا ہوں پلیز مجھے مت مارو"" ارے واہ

یاداشت تو بہت اچھی ہے تمھاری۔۔۔مجھے یاد رکھا ہوا ہے تمھارے جیسے غلیظ انسان کی

موت میرے ہی ہاتھوں پہ لکھی تھی اب تمہیں مجھ کوئی نہیں بچاسکتا۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔

شہیریار غصے بولا شاہد اس کے پاؤں اٹھ کر کھڑا ہوا" میں تمہیں گولی سے مار کر یہ حساب اتنا جلدی ختم نہیں کرنا چاہتا دو دو ہاتھ ہو جائے "وہ دونوں لڑتے رہے شر شاہد میں اب وہ دم نہیں رہا تھا وہ شہیریار کا مقابلہ نا کر سکا بالآخر اس نے کار مان لی "مار ڈالو مجھے "شاہد نے التجا کی" "اتنی جلدی کار مان لی"۔شاہد نے ساتھ بندوق کر نظر ڈالی اور اٹھا کر اپنے ماتھے پر چلا کر خودکشی کر لی۔اس طرح شہیریار کا حساب بھی ختم ہو گیا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842